ضوابطِ اُردو کی خصوصیات کو بالتفصیل بیان کرنا اس مختصر گزارش میں باعثِ طوالت ہوگا۔ اس لئے اجمالی طریق پر چند ایسی باتیں ذیل میں لکھتا ہوں جس سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ ضوابطِ اُردو کو موجودہ زیرِ درس قواعد پر کیوں امتیاز حاصل ہے اور اس کے ملحوظہ صحیح اور مسلّمہ اصولوں کے اتباع کے بغیر "قواعدِ اُردو" کا مفید درس ہونا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

(۱) ضوابطِ اُردو کے ہر حصّہ کو ایسی مفید ترتیب دی گئی ہے کہ اپنے پڑھنے والوں کے دماغوں پر ناقابلِ برداشت بوجھ نہیں ڈالے گی۔

(۲) عبارت ایسی سلیس اور آسان ہے جس سے بچّوں کو مضمون سمجھنے میں دقّت نہیں ہوگی۔ اور اس کو ایسا ہی دلچسپ پائیں گے جیسا کہ اپنی باہمی گفتگو کو۔

(۳) ضوابطِ اُردو میں اندھا دُھند عربی یا انگریزی صرف ونحو کی تقلید نہیں کی گئی بلکہ بطریقِ استقرار اُردو کے قواعد وضوابط کو زبانِ مروّجہ کے لحاظ سے قلمبند کیا گیا۔

(۴) کلمہ کی تقسیم پرانے قواعدِ عربی اُردو کے مُناسب نہیں تھی۔ گو دیگر قواعد زیرِ درس میں عربی کا تتبع کافی سے زیادہ کیا گیا ہے۔ مگر میں نے ان ہر سہ حصص میں اُردو زبان کو مقدم رکھ کر کلمہ کی تقسیم کی ہے۔

(۵) اسم کی قسمیں۔ اُردو کے قواعد لکھنے والوں نے عربی زبان کی تقلید میں اتنی ہی قرار دی ہیں جس قدر عربی میں ہیں۔ میں نے علم۔ لقب۔ کنیت۔ خطاب وغیرہ کو بحثِ اسم خاص اور اسم آلہ۔ اسم مکبّر۔ اسم ظرف۔ اسم صوت وغیرہ وغیرہ کو اسم عام کے تحت میں درج کر کے۔ اس نامعقول طول بیان کو ترک کر دیا کیونکہ اُردو میں اسم آلہ۔ اسم ظرف وغیرہ کیلئے عربی کی طرح اوزان معیّن نہیں۔

(۶) اسی طرح مفاعیل کی پانچ قسمیں عربی کی طرح جو اُردو میں اب تک کی جا رہی ہیں۔ غلط ہیں۔ میں نے اپنے پورے استقرا سے اُردو میں دو سے زائد مفعول تسلیم نہیں کئے۔ اور ان کے علاوہ جن کو قواعد نویسوں نے مفعول مانا ہے۔ وہ مفعول نہیں ہوتے بلکہ متعلقاتِ فعل ہوتے ہیں۔

(۷) مروّجہ قواعد میں سوکھا ہوا درخت۔ یا۔ گرا ہوا مکان۔ میں سوکھا ہوا۔ اور گرا ہوا۔ کو مفعول قرار دیا ہے جو غلط ہے۔ میں نے ایسی صورت کو حالیہ ماضی سے تعبیر کیا ہے جو ایک نئی اصطلاح ہے۔

(۸) جملہ کی بیسیوں قسم کو صرف چار قسموں میں منضبط کیا جو بالکل اُردو کے مناسب ہے۔

(۹) ترکیب کرنے کی میں نے جدید ترکیب بیان کی جو نہایت آسان اور زود فہم ہے گو پہلے اور دوسرے حصّہ میں تو ترکیب قدیم کا ذکر میں نے نہیں کیا مگر تیسرے حصّہ میں ترکیب قدیم اور جدید کو بضرورت علم شے بہ از علم شے بتا دیا ہے۔

(۱۰) امثلہ قواعد نظم میں نہیں دی گئیں۔ کیونکہ نظم میں پابندی قواعد نہیں ہو سکتی اور خلاف قواعد مثالیں گمراہ کن ہونگی نہ کہ راہ نُما۔

(۱۱) بہت سی غلطیاں جو اضافت کے یا ترکیب کے۔ یا مفعول کے۔ یا افعال مرکب کے بیان میں قواعد دانوں نے کیں۔ ان سب کو بہ تحریر وجوہ غلط ثابت کر کے صحیح قاعدے لکھے ہیں۔

(۱۲) جملہ اسمیہ۔ اُردو میں نہیں ہوتا۔ کیونکہ بلا فعل ناقص کے صرف اسم وخبر سے جملہ عربی بنتا ہے نہ کہ اُردو۔ میں نے اس جملہ کو بالکل اُڑا دیا۔

(۱۳) کتابت خوشخط۔ چھپائی صاف اور روشن کرائی گئی ہے اور کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے۔

(۱۴) باوجود کافی ضخامت صاف و روشن کتابت و عمدہ کاغذ کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔

محمد زین العابدین فرجاد

فہرست مضامین کتاب موسوم بہ ضوابط اردو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحثِ اسم

یہ تم پڑھ چکے ہو کہ کسی شخص یا چیز کے نام کو علم صرف میں "اسم" کہتے ہیں۔ جیسے حامد، سوہن، گنگا، ہمالیہ، زمین، چاندی، سورج، گرمی، لشکر اونٹ، آدمی وغیرہ۔

اَب ہم اسم کی قسمیں تمہیں بتاتے ہیں۔ اِسم کی اُردو میں پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) اِسم خاص

ذیل کے جملوں میں سے اُن ناموں کو پہچانو جو کسی اکیلی چیز یا شخص کے ہوں۔ جوہر کھیل رہا ہے۔ سوہن اور موہن باتیں کر رہے ہیں۔ دہلی بڑا شہر ہے گنگا پوِتر دریا ہے۔ ہمالیہ سر جیون پہاڑ ہے۔ سر سالار جنگ حیدر آباد میں تھے سیّد سالار ایک بزرگ گزرے ہیں۔ چھنن منن لاڈ کے نام ہیں۔ بدرو مدرسہ گیا۔ ابن بطوطہ نے سفرنامہ لکھا۔ غالب فارسی کا بڑا شاعر تھا۔ ذوق اُردو کا اُستاد تھا۔

اسم خاص کی تعریف۔ ایسا نام جس سے اکیلا خاص شخص یا اکیلی خاص چیز سمجھی جائے۔

(۲) اِسم عام

ذیل کے جملوں میں اُن ناموں کو بتاؤ، جو ایک قسم کی چیزوں یا شخصوں کے لئے مجموعی طور پر اور الگ الگ بولے جائیں۔

سب آدمی آگئے۔ کوئی لڑکا آیا۔ کسی عورت نے پُکارا۔ گائے بیائی۔ کُتیا بھُوکی ہے۔ کُرسیاں لاؤ۔ میز بچھا دو۔ بندوق چلی۔ رومال دھو ڈالو۔ یہ گانوں کونسا ہے۔ کوئی گھر کرایہ پر لیلو۔ وہ دیکھو پہاڑ نظر آنے لگا۔ اس محلّہ کا کیا نام ہے۔ آؤ باغ کی سیر کو چلیں۔ ایک گنڈاسہ کی ضرورت ہے۔ کُہاڑی کا مُنہ جھڑ گیا۔ وہ صبح و شام نہاتے ہیں۔ یہ سائیں سائیں کی کیسی آواز ہے۔ شہتوت کی لکڑی لانا۔ اس آندھی میں اکثر درخت گر پڑے۔ چڑیاں چوں چوں کر رہی ہیں۔ باز شکاری جانور ہے۔ دسپنا اُٹھا لاؤ۔ ہنڈیا پر چپنی ڈھک دو۔ دیگچیوں پر قلعی کرا دو۔ تھالی مانجھ دو۔ بٹنا چھلوا دو۔ ایک کُلھڑا لے آؤ۔

اسم عام کی تعریف۔ ایسا نام جو ایک قسم کی چیزوں اور شخصوں پر بحیثیت مجموعی بھی بولا جائے اور ایک قسم کی الگ الگ فردوں پر بھی صادق آئے۔

(۳) اِسم جمع

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں اُن ناموں کو پہچانو، جو ایک ہی قسم کی چیزوں یا شخصوں کے مجموعہ کا نام ہو۔

جنگل میں ایک قافلہ ٹھہرا ہوا ہے۔ آج میں نے ایک رسالہ جاتا ہوا دیکھا۔ یہ برات کہاں سے آئی۔ ٹون ہال میں جلسہ ہو رہا ہے۔ یہ ریوڑ کہاں کا ہے۔ کبوتروں کی ٹکڑی اُڑی۔ اس منڈلی نے اچھّا گایا۔ میرٹھ میں فوج نے پڑاؤ کیا۔

اسم جمع کی تعریف۔ ایسا اسم جو ایک سے زیادہ چیزوں یا شخصوں پر تو بولا جائے۔ مگر کسی ایک چیز یا شخص پر صادق نہ آئے۔

(۴) اسم مادّی

نیچے لکھّے ہوئے جملوں میں سے ایسے نام پہچانو، جو کسی چیز کے کُل اور جُز دونوں پر بولے جاتے ہوں۔

میرے بٹن سونے کے ہیں۔ یہ تھالی پیتل کی ہے۔ آج گرمی بہت ہے۔ ہوا تیز چل رہی ہے۔ موم بتّی خرید لاؤ۔ یہ کاغذ چکنا ہے۔ یہ مونج کی بان ہیں۔ چونا اور کتھا برابر کا لگانا۔

اسم مادّی کی تعریف۔ ایسا نام جو کُل چیز اور اس کے جزو پر یکساں صادق آئے۔

(۵) اسم ذہنی

اس کا چلن اچھّا نہیں۔ تم کس اُلجھن میں پڑے ہو۔ مجھے تم پر ہنسی آتی ہے۔ آج بھیم اور بھرت کی برات ہے۔ اس وقت گرمی زیادہ ہے۔ تم نرمی کیا کرو

سختی سے سب کام بگڑ جاتے ہیں۔ یہ تو پرانی بیماری ہے۔ اس کی تندرستی اچھی ہے۔ اس لئے چہرہ پر بھولا پن برستا ہے۔ ماں کی ممتا مشہور ہے۔ تمہاری السیدٹ سے دل گھبراتا ہے۔ مجھے زیادہ مٹھاس نہیں بھاتی۔ کپڑا گند آرہی ہے۔ کرشن گندہ ذہن ہے۔ اس کوٹ کی دھلائی خراب ہے۔

اسم ذہنی کی تعریف۔ اسم جو خارج میں تو نظر نہ آئے مگر ذہن اس کو محسوس کرے۔

مشقی جملے

ذیل کے جملوں میں ہر قسم کے اسموں کو پہچانو:۔

سوہن کا ہولڈر کھویا گیا۔ جوہر کی کرسی پر روغن ہوا۔ سیتا کا سٹول ٹوٹ گیا۔ جمنا کا گھاٹ پے آب ہو گیا۔ خواجہ صاحب کا عرس آرہا ہے۔ وقارالملک بڑے نیک تھے۔ مدار کی چھڑیاں نکل رہی ہیں۔ پرسو مزدوری کرنے گیا گبد و کھیل رہا ہے۔ انیسؔ کے مرثیے مشہور ہیں۔ حالیؔ اُردو کی نیچرل شاعری کا موجد تھا۔ جرمنی اور فرانس میں خوب تلوار چلی۔ معلوم نہیں یہ کیا جانور ہے۔ آج تم پگڑ باندھ کر کیوں آئے۔ تم نے تو ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا دیا۔ یہ گھڑ گھڑ کا ہے کی ہوئی۔ گھوڑے نے اپنی اگاڑی پچھاڑی تڑاق تڑاق توڑ ڈالی۔ میں مسطر بنا رہا ہوں۔ کسی گانوں میں آگ لگی۔ اس میلہ میں بڑی بھیڑ ہے۔ آموں کے ڈھیر لگ گئے۔ رات تم محفل میں نہیں آئے۔ آپ اس انجمن کے صدر ہیں۔ یہ پیتل کا حقہ ہے۔ یہ گلاس گندھک کا ہے۔ مٹی میں پانی ڈلوادو۔ ایلومنیم کا

رنگ سفید ہوتا ہے۔ ان تک میری پہنچ نہیں۔ تمہیں خربزہ کی پہچان ہے یا
نہیں۔ اس کا پہناوا عربی ہے۔ منڈی میں لوٹ کھسوٹ مچ گئی۔ ستلج چڑھاؤ
پر ہے۔ ان پر کسی کا دباؤ نہیں۔ اس گنبد کی گولائی ٹھیک نہیں۔ رام اور لچھمن
میں بیروں کی چھین جھپٹ ہو رہی ہے۔ اس ابرہ کی رنگائی خراب ہے۔ اس
کمرہ کی لپائی بھدّی ہے۔ تمباکو کی کٹائی خوب ہونی چاہیئے۔

کہانی

اس کہانی میں جس جس قسم کے اِسم برتے گئے ہیں۔ ان سب کو بتاؤ۔
ایک بے وقوف آدمی اپنے گدھے کی رسی پکڑے اُسے کھینچے لئے جا رہا تھا۔ دو
اُچکّوں نے اُس کو تاکا۔ اور اُس کو اُڑا لیجانے کی صلاح کی۔ اُن دونوں
اُچکّوں میں سے ایک نے بڑھ کر اس گدھے کے مالک کو باتوں میں لگایا۔ دوسرے
اُچکّے نے گدھے کے گلے سے رسی کھول کر اپنے گلے میں اُسی طرح باندھ لی
جس طرح گدھے کے گلے میں بندھی ہوئی تھی۔ جب اُچکّے نے گدھے والے کو
باتوں میں لگا رکھا تھا، اُسے معلوم ہوا کہ گدھے کی جگہ میرے ساتھی نے لیلی
وہ بہانے سے ہٹا اور گدھے کو لے اُڑا۔ جس مرد نے اپنے گلے میں رسی باندھی
ہوئی تھی۔ وہ گدھے والے کے پیچھے چلا جا رہا تھا۔ جب اس نے جان لیا کہ میرا ساتھی
گدھا لیکر دور نکل گیا۔ تو یہ آدمی کھڑا ہو گیا۔ پہلے تو گدھے والے آدمی نے
رسّی کو کھینچا۔ جب گدھے کا قایم مقام نہ کھسکا۔ تو اُس بیوقوف نے مڑ کر دیکھا اور

نہایت حیرانی اور پریشانی کی حالت میں پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس آدمی نے
جواب دیا کہ میں وہی تمہارا گدھا ہوں جس پر تم اپنی تجارت کا مال لادا کرتے تھے
میرا قصّہ عجیب وغریب ہے۔ گدھے والے نے کہا کہ جلدی بتاؤ۔ میں بہت ہی
حیران ہوں۔ اُس اچکّے نے کہا کہ میں نے ایک دن بہت شراب پی لی، اور
بدمست ہو گیا۔ عقل جاتی رہی، تن بدن کا ہوش نہیں رہا۔ میری ماں نے مجھے
نصیحت کی اور شراب پینے سے منع کیا۔ نشہ کی حالت میں میں نے اس کو مارا۔
میری ماں نے مجھے بددُعا دی۔ خدا نے میری صورت مسخ کر دی اور گدھا بنا دیا۔
پھر تم نے خرید لیا۔ اور مجھ سے کام لیتے رہے۔ شاید بہت دن گزرنے پر میری
ماں کی مامتا نے زور کیا اور میری خطا کی معافی کے لئے دعائیں مانگیں اور اللہ
نے اُس کی دعا قبول فرما کر پھر مجھے آدمی بنا دیا، جیسا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو۔ میں تمہارا
سامان لے چلوں گا کیونکہ تم میرے مالک ہو۔ بیوقوف کو اس اُچکّے کی باتوں پر یقین
آگیا اور اس نے اُچکّے سے معافی مانگی اور اُس کو چھوڑ دیا۔ جب گدھے والا اپنے
گھر آیا تو اس کی عورت اس کو غمگین اور حیران دیکھ کر بولی کہ تمہارا کیا حال ہے
اور گدھا کہاں ہے؟ اس نے اپنی بیوی کو سارا قصّہ سُنایا۔ دونوں کو بڑی حیرت
ہوئی اور اپنے اس فعل پر کہ ہم نے ایک انسان سے گدھے کا کام لیا بہت افسوس
کرتے رہے۔ جب بہت دن گزر گئے۔ اور گھر میں اناج نہ رہا۔ تو اس کی عورت نے
کہا کہ تم نکھٹو بن کر کب تک پڑے رہو گے۔ کھانے پینے کی تنگی ہو چلی۔ اب گھر سے
نکلو۔ منڈی سے کوئی گدھا خریدو اور اپنا سوداگری کا کام کرو۔ وہ مرد

منڈی گیا۔ اتفاقاً اسی دن اُچکا اُس کا گدھا بیچنے منڈی میں لایا تھا۔ اُس بیوقوف نے دیکھا اور اُس کے کان سے مُنہ لگا کر کہنے لگا کہ تو نے پھر بہت شراب پی اور اپنی ماں کو مارا جو تو پھر گدھا بن گیا۔ خدا کی قسم میں تجھے نہ خریدوں گا، اور کوئی ٹٹو خرید کر اپنا کام کروں گا۔

نوٹ:۔ جو اُردو کی کتاب تم نے پڑھی ہے اُس میں سے قسم وار اسم پہچان کر علیحدہ علیحدہ لکھو۔

اِسم کی جنس

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں سے مذکر اور مؤنث بتاؤ۔

مرد آیا۔ عورت گئی۔ لڑکا بھاگا۔ لڑکی روئی۔ مالی آم لایا۔ مالن پھول لائی۔ جُلاہا بُن رہا ہے۔ جُلاہی تانا تن رہی ہے۔ بھائی کا خط آیا۔ بہن نے گوٹا منگایا۔ چچا اور چچی دونوں اچھے ہیں۔ یہ پارسی کی دوکان ہے۔ پارسن جا رہی ہے۔ یہ ہندو ہے۔ یہ ہندنی ہے۔ ڈپٹی صاحب کے ساتھ ڈپٹن بھی آئی ہیں۔ تحصیلدار نہیں آئے۔ تحصیلدارنی آئی۔ میاں بھی لنگڑا اور بیوی بھی لنگڑی۔ پنڈت اور پنڈتانی دونوں کتھا کہہ رہے ہیں۔ یہ مُغل اپنی مُغلانی کو ڈھونڈنے آیا ہے۔ ایک پنجابی سُرمہ بیچ رہا ہے، اور پنجابن خرید رہی ہے۔

اسم کی جنس کی تعریف۔ اسم یا مذکر کے لئے بولتے ہیں یا مؤنث کے لئے اور اسم کی اس تذکیر و تانیث کو اسم کی جنس کہتے ہیں۔

تذکیر و تانیث کے قاعدے

اُردو میں اسم کی تذکیر و تانیث کے لئے کوئی کلیہ قاعدہ نہیں۔ تمام تذکیر و تانیث کا قرار دینا سُننے پر موقوف ہے۔ چند قاعدے جو زیادہ مُستعمل ہیں لکھے جاتے ہیں:۔

(۱) بعض نام تو مذکّر و مونّث کے لئے الگ الگ برتے جاتے ہیں۔ ان میں کوئی علامت مونث کے لئے مذکّر پر نہیں بڑھائی جاتی۔ جیسے مرد۔ عورت۔ میاں۔ بیوی۔ باپ۔ ماں۔ آبا۔ اماں۔ خصم۔ جورو۔ داماد۔ بہو۔ غلام۔ لونڈی وغیرہ۔

(۲) اکثر ناموں پر جو مذکّر کے لئے ہیں کوئی علامت زیادہ کرکے مؤنث بنا لیتے ہیں۔

(الف) جن ناموں کے آخر میں الف ہو یا ایسی (ہ) جو اچھی طرح نہ پڑھی جائے تو مؤنث بنانے کے لئے ان دونوں حرفوں کو ایسی (ی) سے بدل دیتے ہیں جو خوب اچھی طرح پڑھی جاوے۔ جیسے:۔

مذکر۔ بیٹا۔ لڑکا۔ اندھا۔ گھوڑا۔ مُرغا۔ چیونٹا۔ کونڈا۔ پدّہ۔

مؤنث۔ بیٹی۔ لڑکی۔ اندھی۔ گھوڑی۔ مُرغی۔ چیونٹی۔ کونڈی۔ پدّی۔

مذکر۔ نواسہ۔ بچّہ۔ بقچہ۔ پیالہ۔

مؤنث۔ نواسی۔ بچّی۔ بقچی۔ پیالی۔

(ب) بعض ایسے مذکر ناموں میں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ مؤنث بنانے

کے لئے نام کے آخر کے الف سے پہلے (ی) بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے :۔
مذکر۔ بوڑھا۔ چوہا۔ کُتا۔ چڑا۔ چولھا۔ گھڑا۔ ہنڈا۔ موڑھا۔
مؤنث۔ بُڑھیا۔ چُھیا۔ کتیا۔ چڑیا۔ چُلھیا۔ گھڑیا۔ ہنڈیا۔ مُڑھیا۔
(ج) بعض مذکر ناموں پر ایسی (ی) جو اچھی طرح پڑھی جائے بڑھا کر مونث
بنا لیتے ہیں۔ جیسے۔
مذکر۔ پٹھان۔ برہمن۔ چمار۔ کبوتر۔ مُرغ۔ ڈھیر۔ بتھّر۔
مؤنث۔ پٹھانی۔ برہمنی۔ چماری۔ کبوتری۔ مُرغی۔ ڈھیری۔ بتھّری۔
(د) بعض مذکر ناموں پر مؤنث بنانے کیلئے حروف (ن) اور (ی) زیادہ
کرتے ہیں۔ جیسے :۔
مذکر۔ فقیر۔ ڈوم۔ جاٹ۔ مور۔ اونٹ۔ شیر۔
مؤنث۔ فقیرنی۔ ڈومنی۔ جاٹنی۔ مورنی۔ اونٹنی۔ شیرنی۔
(ہ) بعض مذکر ناموں پر حروف (ا۔ ن۔ ی) بڑھا کر مؤنث بنا لیتے ہیں جیسے :۔
مذکر۔ مُغل۔ شیخ۔ پنڈت۔ مہتر۔ سیّد۔ مصر۔
مؤنث مُغلانی۔ شیخانی۔ پنڈتانی۔ مہترانی۔ سیدانی۔ مصرانی۔
(و) بعض ایسے مذکر ناموں میں جن کے آخر کا حرف الف یا (ی) یا (ہ) ہو
مؤنث بنانے میں ان حرفوں کی جگہ حرف (ن) بولتے ہیں۔ جیسے :
مذکر۔ کُنجڑا۔ بھڑبونجا۔ مالی۔ تیلی۔ داروغہ۔
مؤنث۔ کُنجڑن۔ بھڑبوجن۔ مالن۔ تیلن۔ داروغن۔

(۲) بعض مذکر ناموں پر حرف (ن) بڑھا کر مؤنث بنا لیتے ہیں ۔ جیسے:۔

مذکر ۔ ناگ ۔ سانپ ۔ گوال ۔

مؤنث ۔ ناگن ۔ سانپن ۔ گوالن ۔

(۳) اکثر مذکر اور مؤنث نام اِن قاعدوں کے علاوہ ہیں جو اوپر لکھے گئے ۔ جیسے ۔

مذکر ۔ سسرا ۔ رنڈوا ۔ بھائی ۔ بنیا ۔ ہاتھی ۔ لوٹا ۔ کونڈا ۔

مؤنث ۔ ساس ۔ رانڈ ۔ بہن ۔ بنینی ۔ ہتھنی ۔ لٹیا ۔ کنڈالی ۔

(۴) بعض نام ایسے ہیں کہ نر اور مادہ دونوں کے لئے مذکر بولے جاتے ہیں ۔ جیسے :۔

کوّا ۔ اُلّو ۔ باز ۔ گینڈا ۔ خرگوش ۔ کچھوا گھڑگھٹ ۔ گورخر وغیرہ ۔

(۵) اور بعض نام ایسے کہ نر اور مادہ دونوں کے لئے مؤنث بولے جاتے ہیں ۔ جیسے:۔

چیل ۔ قمری ۔ مینا ۔ گرسل ۔ فاختہ ۔ بہری ۔ کویل ۔ چھپکلی ۔ مچھلی ۔ مکّھی ۔ وغیرہ ۔

غرض اُردو میں کوئی ایسا قاعدہ نہیں کہ جو مذکر سے مؤنث بنانے کے لئے ہر جگہ برتا جا سکے ۔ صرف اہلِ زبان کے بولنے پر موقوف ہے ۔

پہچان

جن ناموں کے آخر میں حرف الف ہو ۔ وہ سارے کے سارے نام تو نہیں

مگر اِن میں سے اکثر مذکّر بولے جاتے ہیں۔ جیسے :۔ گنّا۔ چنا۔ پونڈا۔ بونڈا۔ کھڑا۔ کوٹھا۔ گھوڑا۔ جوڑا۔ بالا۔ تالا۔ وغیرہ۔

لیکن اسی قسم کے بہت سے نام ہیں جن کے آخر میں حرف الف ہے مگر وہ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ جیسے :۔ گنگا۔ جمنا۔ ڈبیا۔ مالا۔ سیتلا۔ دوا۔ ہَوا۔ غذا۔ بلا۔ ٹھلیا۔ دُعا۔ چھالیا۔ وغیرہ۔

اسی طرح اکثر ایسے نام جن کے آخر میں ایسا واؤ ہو کہ جو اچھّی طرح ظاہر کرکے پڑھا جائے، مذکّر بولے جاتے ہیں۔ جیسے :۔
کلّوُ۔ ملھوُ۔ چھنّوُ۔ بابوُ۔ نانوُ۔ باتوُ۔ پیروُ۔ وغیرہ۔

اور ایسے نام جن کے آخر کا حرف واؤ اچھّی طرح ظاہر کرکے نہ پڑھا جائے اُن کو مؤنث بولا جاتا ہے۔ جیسے :۔

رامو۔ چمپو۔ بدھو۔ بارو۔ کرمو۔ باتو۔ وغیرہ۔

جن ناموں کے آخر میں ایسی (ی) ہو۔ جو خوب ظاہر کرکے پڑھی جائے ان میں سے اکثر مؤنث برتے جاتے ہیں۔ جیسے :۔
روڑی۔ کوڑی۔ بوری۔ موری۔ کوری۔ رکابی۔ اوڑھنی۔ پٹی۔ کرُسی۔ ملّی۔ وغیرہ۔

یہ پہچان سب اسموں کے لئے نہیں کیونکہ ایسے اسم بھی ہیں کہ ان کے آخر میں اسی قسم کی (ی) ہوتی ہے جس کا ذکر کیا گیا۔ مگر ان کو مذکر بولا جاتا ہے جیسے:۔
گھی۔ پانی۔ ہاتھی۔ مالی۔ نائی۔ بھائی۔ سپاہی۔ وغیرہ۔

اسم کی تعداد

نیچے کے لکھے ہوئے جملوں میں سے ایسے اسم پہچانو جو کسی ایک شخص یا چیز یا ایک سے زیادہ شخصوں یا چیزوں پر بولے گئے ہیں۔

لڑکا کھیل رہا ہے۔ لڑکے پڑھ رہے ہیں۔ لڑکی جا رہی ہے۔ لڑکیاں آ رہی ہیں۔ گھوڑا چھوٹ گیا۔ گھوڑے گھانس کھا رہے ہیں۔ گھوڑی پیاسی ہے۔ گھوڑیوں کو دانہ چڑھا دو۔ گھڑیا میں پانی نہیں رہا۔ یہ سب گھڑیاں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ کورا گھڑا بھروالو۔ چار گھڑے خرید لاؤ۔ میری دوات لے آؤ۔ میرا ہولڈر کہاں ہے۔ سب دواتیں ایک جگہ رکھ دو۔ تمہاری کتاب میرے پاس ہے۔ تم نے میری کاپی خراب کر دی۔ خط کا کاغذ خرید لاؤ۔ انگریزی فوج کا آج کوچ ہے۔ پلٹنیں قواعد کر رہی ہیں۔ موڑھے منگوانے ہیں۔ یہ چیزیں موڑھوں پر رکھ دو۔ کرسیاں نیلام ہو رہی ہیں۔ سٹولوں کا روغن اُتر گیا۔ آموں کے درختوں میں بول آ گیا۔ نواڑ کا پلنگ بچھا دو۔ اب تو اس پھنسی میں کلن یا جلن معلوم نہیں ہوتی۔ دریا کا چڑھاؤ زوروں پر ہے۔ اس وقت سردی زوروں پر ہے۔

تعداد کی تعریف۔ جو نام کسی ایک شخص یا چیز کے لئے بولا جائے اُسے واحد کہا جاتا ہے اور جو اسم ایک سے زیادہ شخصوں یا چیزوں پر صادق آئے اسے جمع کہتے ہیں۔ اس وحدت و جمع کو علم صرف میں اسم کی تعداد کہا جاتا ہے

واحد ناموں کا ذکر تو اِسم کے بیان میں ہو چکا۔ یہاں جمع بنانے کے قاعدے لکھے جاتے ہیں:۔

(۱) جس واحد مذکر نام کے آخر میں حرف الف یا ایسی (ہ) ہو جو ظاہر ہوکر نہ پڑھی جائے۔ تو جمع بنانے کے لئے ان دونوں حرفوں میں سے جو حرف اسم میں ہو اُس کو (ے) سے بدل دیں گے اور اس کے پہلے حرف پر زبر لائیں گے۔ جیسے:۔

واحد مذکر۔ لڑکا۔ گھوڑا۔ مُرغا۔ ڈلا۔ پودا۔ گھڑا۔
جمع مذکر۔ لڑکے۔ گھوڑے۔ مُرغے۔ ڈلے۔ پودے۔ گھڑے۔
واحد مذکر۔ بندہ۔ پدّہ۔ رندہ۔ بچّہ۔ فائدہ۔ قاعدہ۔
جمع مذکر۔ بندے۔ پدّے۔ رندے۔ بچّے۔ فائدے۔ قاعدے۔

(۲) بعض مذکر ناموں کے آخر کے حرف الف) کو جمع بنانے کے لئے ایسی (ئے) سے بدل دیتے ہیں۔ جس کے مرکز پر ہمزہ ہو اور وہ کھینچ کر نہ پڑھی جائے۔
جیسے:۔ واحد مذکر۔ موا۔ کوا۔ سوا۔ جوا۔
جمع مذکر۔ موئے۔ کوئے۔ سوئے۔ جوئے۔

(۳) جن واحد مذکر ناموں کے آخر میں، یا تو حروف واؤ، الف، نون غُنّہ ہوں یا حروف یے اور الف اور نون غنّہ ہوں، ان کی جمع بنانے کیوقت حرف الف کو ایسی (ئے) سے بدل دیتے ہیں۔ جس پر ہمزہ ہو۔ جیسے:۔

واحد مذکر۔ دھواں۔ رواں۔ دایاں۔ بایاں۔

جمع مذکّر۔ دھوئیں۔ روئیں۔ دائیں۔ بائیں۔

(۴) جس واحد مؤنث نام کے آخر میں ایسی (ی) ہو جو اچھی طرح کھینچ کر پڑھی جائے اس کی جمع دو طرح بناتے ہیں،۔

(الف) اس آخر کی (ی) کو زیر دیکر اس کے بعد حروف الف اور نون غُنّہ بڑھا دیتے ہیں۔ یا

(ب) آخر کی (ی) کو زیر دے کر اس کے بعد دوسری (ی) اور نون غنّہ لاتے ہیں

واحد مؤنث۔ لڑکی۔ بچّی۔ گھوڑی۔ بچھیری۔ کُرسی۔ تھالی

جمع مؤنث۔ (الف) لڑکیاں۔ بچیاں۔ گھوڑیاں۔ بچھیریاں۔ کرسیاں۔ تھالیاں

جمع مؤنث۔ (ب) لڑکییں۔ بچییں۔ گھوڑییں۔ بچھیریں۔ کرسییں۔ تھالییں

(۵) جب مونّث ناموں کے آخر میں حروف الف اور نون غُنہ یا واؤ اور نون غُنہ ہوں تو ان دونوں صورتوں میں جمع بنانے کے لئے نون غُنہ سے پہلے ایسی (ے) جس کے مرکز پر ہمزہ ہو اور دوسری (ے) ساکن جس پر ہمزہ نہ ہو بڑھاتے ہیں اور ہمزہ والی (ے) کو زیر سے پڑھتے ہیں۔ جیسے:۔

واحد مؤنث۔ ماں۔ لوں۔ جوں۔

جمع مؤنث۔ مائیں۔ لوئیں۔ جوئیں۔

(۶) اور اگر واحد مؤنث نام کے آخر میں حروف الف اور نون صحیح ہو، جو اچھی طرح پڑھا جائے تو جمع بناتے وقت اس نون کے بعد (ے) زیر والی اور نون غنّہ بڑھا دیں گے۔ جیسے:۔

واحد مؤنث ۔جان۔ کمان۔ ران۔ زبان۔ کھان۔
جمع مؤنث ۔جانیں۔ کمانیں۔ رانیں۔ زبانیں۔ کھانیں۔

(۷) جس واحد مؤنث نام کے آخر میں حرف الف ہو۔ اس کی جمع مؤنث بنانے میں الف کے بعد حسب قاعدہ نمبر ۵ (ے) زیر والی جس پر ہمزہ ہو اور دوسری (ے) ساکن اور نون غنّہ بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے:۔

واحد مؤنث ۔ گھٹا۔ مالا۔ جٹا۔ ماتا۔ ماما۔ دوا۔ غذا۔
جمع مؤنث ۔گھٹائیں۔ مالائیں۔ جٹائیں۔ ماتائیں۔ مامائیں۔ دوائیں۔ غذائیں

(۸) اگر واحد مؤنث نام کے آخر میں نہ تو وہ حروف ہوں جن کا ذکر اوپر ہوچکا ہے۔ اور نہ ایسی (ی) ہو جو کھینچ کر پڑھی جائے۔ تو ان کی جمع کے لئے حروف (ے) ساکن اور (ن) غنّہ بڑھائے جائیں گے۔ جیسے:۔

واحد مؤنث ۔رات۔ بات۔ گاجر۔ کیل۔ سل۔ نتھ۔ چتون۔
جمع مؤنث ۔راتیں۔ باتیں۔ گاجریں۔ کیلیں۔ سلیں۔ نتھیں۔ چتونیں۔

ان قاعدوں کے علاوہ۔ مؤنث کی جمع بنانے کے اور بھی قاعدے ہیں جن کا ذکر تیسرے حصّہ میں کیا جائے گا۔

بعض مؤنث اسما، ایسے بھی اُردو میں ہیں جن کی جمع نہیں بولی جاتی جیسے
(۱) اسمائے صوت یعنی آوازوں کی نقل۔ بصورت جمع نہیں بولتے۔ جیسے:۔
چوں چوں۔ چیں چیں۔ کائیں کائیں۔ گھڑگھڑ۔ بھڑبھڑ۔ وغیرہ۔
(۲) صبح۔ دوپہر۔ دھول۔ مٹی۔ چاندی۔ سونا۔ وغیرہ۔

بعض ایسے نام بھی ہیں کہ کوئی مذکر بولتا ہے کوئی مؤنث۔ جیسے :۔
قلم۔ بلبل۔ سانس۔ گیند۔ مالا۔ کٹار۔ ہُن۔ حرف میم۔ حرف جیم وغیرہ۔

اسم کی نوعیت

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں سے اسم کی قسم اور جنس اور تعداد پہچانو :۔
زید بیٹھا ہے۔ کتا بھونک رہا ہے۔ موہن بھاگا۔ گھوڑا دوڑا۔ لڑکوں نے شور مچایا۔ کبوتروں کی ٹکڑی اُڑی۔ جاٹوں کی برات آئی۔ عورتیں آئیں۔ لڑکیاں چلی گئیں۔ دیگچیوں پر قلعی ہو گئی۔ حالی اور اکبر کی شاعری کا نیا رنگ ہے۔ خان بہادر کے میرٹھ آنے کی خبر ہے۔ تانبا مہنگا ہو گیا۔ چاندی اور سونا سستے ہیں۔ اب تک میرے پہنچنے میں دُکھن باقی ہے۔ آج گرمی بہت ہے۔ ہوا تیز چل رہی ہے۔ گھٹائیں جھوم جھوم کر آ رہی ہیں۔ زور کا پانی برس رہا ہے۔ فوجیں جا رہی ہیں۔ پیدل پلٹن بھی آ گئی۔ مُونج کی کُٹائی نہیں ہوئی۔

تعریف کی نوعیت۔ اسم کی قسم یعنی اس کا عام یا خاص وغیرہ ہونا۔ اور جنس یعنی اُس کا مذکر یا مؤنث کے لئے ہونا۔ اور تعداد یعنی اُس کا واحد یا جمع ہونا۔ بیان کرنے کو اسم کی نوعیت کہتے ہیں۔

مشقی جملے

ذیل کے جملوں میں جو اسم ہیں اُن کی نوعیت بتاؤ۔
(۱) حامد اور محمود دونوں گراموفون کمپنی کے ایجنٹ ہیں۔

(۲) گزری بازار میں عورتوں اور مردوں کا میلہ لگا ہوا ہے۔
(۳) میرے ہاتھ پیروں میں اکڑاہٹ اور سینہ میں جلن اور سر میں بھاری پن ہے۔
(۴) رول دار کاغذوں کی کاپی بنانے کے لئے سوہن کو ملٹ کی ضرورت ہے۔
(۵) اِدھر ٹڈیوں کا دل آیا، اُدھر تلیروں کے جھلر کے جھلر پہنچ گئے۔

اسمائے ضمیر

پہلے حصّہ میں ہم بتا آئے ہیں کہ جو کلمہ اسم کی جگہ بولا جائے اُس کو ضمیر کہتے ہیں یہاں ہمیں یہ بتانا ہے کہ اُردو میں چھ قسم کی ضمیریں بولی جاتی ہیں۔

(۱) ضمیر شخصی

ان جملوں میں اُن کلمات کو پہچانو۔ جو آپس میں باتیں کرنے والے اپنے ناموں کی جگہ یا اور شخصوں یا چیزوں کے ناموں کی جگہ بولیں :۔
میں نے اُس کو بُلایا۔ تم نے مجھ سے کہا۔ تو کہاں جا رہا ہے۔ ہم باغ گئے تھے۔ وہ نہیں آیا۔ وہ نہیں گئے۔ وہ کل جائیں گے۔ اُس نے مجھ سے باتیں کیں۔ اُن کو بُلاؤ۔ اُن کو سبق پڑھا دو۔ میرا جانا مشکل ہے۔ ہمارے پاس کوئی نہیں آیا۔ تیرا ہولڈر کس نے لیا۔ تمہارا مکان کتنی دور ہے۔ اس کی طبیعت اچھی نہیں۔ انہوں نے سب کو بُلایا ہے۔
تعریف ضمیر شخصی۔ ایسے کلمہ کو جو آپس میں باتیں کرتے وقت اپنے اپنے

نام کی یا جس سے بات کی جائے اُس کے نام کی یا اور شخصوں یا چیزوں کے نام کی جگہ بولا جائے تاکہ نام کو بار بار لینا نہ پڑے علم صرف میں ضمیر شخصی کہتے ہیں۔

طریق استعمال

اس سے پہلے کہ ضمائر شخصی کا طریق استعمال بتایا جائے۔ان اصطلاحات صرفی کو ظاہر کر دینا ضروری ہے جو ان ضمیروں کی بابت اس علم میں برتی جاتی ہیں۔

(۱) بات کرنے والے کو متکلم کہتے ہیں۔

(۲) جس سے بات کی جائے اُسے مخاطب کہتے ہیں۔

(۳) جس کے متعلق باتیں کی جائیں۔ اگر وہ سامنے موجود ہو تو اس کو حاضر کہیں گے۔ اگر سامنے موجود نہ ہو تو غائب کہلاتا ہے۔

(۴) ان ضمیروں میں سے ہر ایک اگر ایک شخص یا چیز کے لئے ہو تو اس کو واحد کہیں گے اور اگر ایک سے زیادہ کے لئے ہو تو جمع کہا جائے گا۔

اب ہم اصلی ضمائر شخصی اور ان میں جو ادل بدل ہوتی ہے اس کو لکھتے ہیں۔ یہ بات کہ اس ادل بدل کی وجہ کیا ہے آگے چل کر معلوم ہو گی۔

تفصیل	تعداد	متکلم	حاضر	غائب
اصلی ضمیریں	واحد	میں	تو	وہ
	جمع	ہم	تم	وہ یا وے
ادل بدل	واحد	مجھ میرا	تجھ تیرا	اُس
	جمع	ہمارا	تمہارا	اُن

مثالیں

واحد متکلم	میں نے کہا	مجھ کو کہا یا مجھے کہا۔	مجھ سے کہا۔	میرا گھوڑا۔
جمع متکلم۔	ہم نے کہا	ہمیں کہا یا ہم کو کہا۔	ہم سے کہا۔	ہمارا گھوڑا۔
واحد حاضر۔	تو نے کہا	تجھے کہا یا تجھ کو کہا۔	تجھ سے کہا۔	تیرا گھوڑا۔
جمع حاضر۔	تم نے کہا	تمہیں کہا یا تم کو کہا۔	تم سے کہا۔	تمہارا گھوڑا
واحد غائب۔	اُس نے کہا	اُسے کہا یا اس کو کہا۔	اُس سے کہا۔	اُس کا گھوڑا
جمع غائب۔	انہوں نے کہا	اُن کو کہا یا انہیں کہا۔	اُن سے کہا۔	اُن کا گھوڑا

گفتگو میں واحد کی ضمیر کی جگہ اکثر ضمیر جمع بولی جاتی ہے۔ ضمیر واحد کا استعمال کم کیا جاتا ہے۔

ضمائر واحد حاضر اور جمع حاضر کی جگہ لفظ آپ کا استعمال شاندار سمجھا جاتا ہے اور لفظ آپ کو بطور تعظیم واحد غائب کے لئے بھی بولتے ہیں۔ لفظ آپ۔ بعض جگہ اپنا۔ اپنی۔ اپنے سے بدل جاتا ہے۔ ان ضمائر شخصی پر تفصیلی بحث آئندہ کی جائے گی۔

ضمیر اشارہ

اِن جملوں میں اُن کلموں کو پہچانو۔ جن سے کسی شخص یا چیز کو جتایا گیا ہو۔

یہ مت کہو۔ وہ لے آؤ۔ یہ بُرا ہے۔ وہ اچھا ہے

تعریف ضمیر اشارہ۔ ایسا کلمہ جو اُس شخص یا چیز کے نام کی جگہ بولا جائے جس شخص یا چیز کا جتانا مقصود ہو ایسے کلمہ کو علم صرف میں ضمیر اشارہ کہتے ہیں۔
اشارہ کے لئے اُردو میں دو لفظ ہیں۔
(۱) یہ۔ اشارہ قریب کے لئے۔ جیسے:۔ یہ آیا۔ یہ بھاگا۔ یہ رویا۔ یہ ہنسا۔ یہ کودا۔ یہ بولا۔ یہ سویا وغیرہ۔
(۲) وہ۔ اشارہ بعید کے لئے۔ جیسے:۔ وہ نکلا۔ وہ گیا۔ وہ آئے۔ وہ کاٹا۔ وہ اُگا۔ وہ کھُلا۔ وہ نہیں بِکے وغیرہ۔
وحدت اور جمع اور تذکیر و تانیث سے ان ضمیروں میں ادل بدل نہیں ہوتی۔ یہ جوں کی توں استعمال ہوتی ہیں۔
جس شخص یا شے کی طرف اشارہ کیا جائے اُس کو مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔

ضمیر موصولہ

ذیل کے جملوں میں اس کلمہ کو بتاؤ جو کسی اسم یا ضمیر کی جگہ کسی شخص یا چیز کا پتہ بتانے کے لئے بولا گیا ہے۔ اور نیز اس سے جملے کے دونوں فقروں میں ربط پیدا کیا گیا ہے۔
جو تم کہو سو میں کروں۔ جو کل کھویا گیا تھا۔ وہ آج مل گیا۔ جونسا تم پسند کرو۔ وہ منگا لیا جائے۔ جو شی اُن چیزوں میں اچھی ہو۔ وہ لے آؤ۔ جو لڑکے پڑھنے سے بھاگتے تھے۔ اب وہی شوق سے پڑھ رہے ہیں۔ جس کو کہو بُلا لاؤں

جن کو بُلایا تھا وہ سب آ گئے۔ جنہیں پالا پرورش کیا وہی دشمن ہو گئے جسے پکارا وہی نہ بولا جن کی دعوت کی تھی وہ نہیں آئے۔ جس نے چوری کی اُس نے سزا پائی۔

ضمیر موصولہ کی تعریف۔ ایسا کلمہ جو کسی اسم یا ضمیر کی جگہ بیان جملہ پر آئے۔ اور دونوں فقروں میں ربط پیدا کرے۔ ایسے کلمہ کو ضمیر موصولہ کہتے ہیں ضمیر موصولہ کے بعد کے فقرہ کو صلہ کہتے ہیں۔

زبان اُردو میں اس ضمیر کے لئے اگرچہ دو لفظ ہیں۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں بتایا گیا ہے۔ مگر جونسا اور اس کی بدلی ہوئی صورتیں فصاحت کے خلاف سمجھی جاتی ہیں۔ اور بجائے اس کے ضمیر جو کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہم بھی صرف اس ضمیر کا ذکر کرتے ہیں۔

(۱) **جو۔** یہ ضمیر وحدت و جمع اور تذکیر و تانیث میں یکساں استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے۔ جو سویا۔ سو چوکا۔ جو پڑھنے آئے تھے وہ چلے گئے۔ جو میز ٹوٹ گئی تھی وہ درستی کے لئے دیدی۔ جو کرسیاں میلی ہو گئی تھیں ان پر روغن کرا لیا۔

بعض صورتوں میں ضمیر جو۔ واحد کے لئے لفظ جس اور جمع کے لئے لفظ جن سے بدل جاتی ہے۔ مگر بحیثیت تذکیر و تانیث کوئی فرق اس حالت میں بھی نہیں پڑتا۔ جیسے جس کو تم نے یاد کیا تھا وہ آگیا۔ جس کو تم نے بُلایا تھا وہ آگئی۔ جن سے پارسال تم نے گھوڑے خریدے تھے۔ وہی اس سال بھی آئے ہیں

ضمیر ' جس کو ' کی جگہ جسے اور ' جن کو ' کی بجائے جنہیں بھی برتتے ہیں۔ جیسے :-
تم جسے کہو بُلا لاؤں۔ جنہیں بُلانا منظور ہو اُن کی فہرست دیدو۔
جمع کی ضمیر پی بغرض تعظیم واحد کے لئے بھی بولی جاتی ہیں۔ جیسے :-
جن کا ذکر تھا وہ تشریف لے آئے۔ جنہیں آپ نے بُلایا تھا وہ آپ ہی ہیں

ضمیر استفہام

ذیل کے جملوں میں سے ان ضمیروں کو بتاؤ جن سے یا پوچھنا مقصود ہو یا سمجھنے کے لئے دوبارہ بات کہلوانا۔
کون بول رہا ہے۔ کون گئی۔ کس نے کہا۔ کنہوں نے فتنہ اُٹھایا۔ کسے دریافت کرتے ہو۔ کنہیں پڑھاتے ہو۔ کون سے ٹوٹ گئے۔ کونسی گر پڑی۔ ان میں سے کونسا پسند ہے۔ کیا ہوا۔ کیا کہہ رہی ہیں۔ اچھا پھر کیا ہوا۔ ہولڈر ملتا نہیں کاہے سے لکھوں۔ تم نے کے چوسے۔ تمہارے پاس کے ہیں۔ کتنا لائے کتنے پڑھ رہے ہیں۔ کتنوں کو پیغام دیا۔
ضمیر استفہام کی تعریف۔ جس کلمہ سے کسی امر کا سمجھنا یا دریافت کرنا مقصود ہو۔ اُس کو ضمیر استفہام کہتے ہیں۔ اُردو میں اس کے لئے پانچ کلمے ہیں۔
(۱) **کون**۔ کاف کے زبر سے۔ یہ کلمہ خاص انسان کے لئے برتا جاتا ہے۔
جیسے :- کون گیا۔ کون آیا۔ کون باتیں کرتی ہے۔
تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع میں یہ ضمیر بدستور رہتی ہے۔ البتہ بعض جگہ

واحد کے لئے۔ کِس اور جمع کے لئے کنہوں سے ضمیر کون بدل جاتی ہے۔ جیسے کس نے کہا۔ کنہوں نے دعائیں دیں۔ کس کو مارا۔ کنہیں بلایا۔ یا کسے مارا۔ کنہیں پیغام دیا۔ آخری مثالوں میں بجائے کنہوں کے کنہیں برتا گیا ہے۔

بعض جگہ واحد کی جگہ تو کس ہی رہتا ہے مگر بصورت جمع کن ہو جاتا ہے۔ جیسے کس کا مکان ہے۔ کن کی کوٹھیاں ہیں۔

انتخاب اور تمیز کے استفہام کے لئے ضمیر کون کے بعد لفظ (سا) اور زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے:۔ کونسا پسند ہے۔ کونسی آئی ہے۔ کون سے لاؤں۔ کونسی گئیں۔ کونسوں نے پڑھا۔ کونسیوں نے لکھا۔

تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع میں جو تبدیلی ہوئی وہ مثالوں سے ظاہر ہے۔

(۲) **کیا**۔ یہ ضمیر جان دار اور بے جان سب کے لئے عام ہے۔ اور دریافت خبر کے لئے بولی جاتی ہے۔ جیسے۔ کیا لائے۔ کیا ٹوٹا۔ کیا کہا۔ کیا پڑھا۔ کیا لکھا۔ کیا ہوا۔ کیا پکایا۔ کیا پیسا۔

تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع میں یہ ضمیر بدلتی نہیں۔

(۳) **کاہے**۔ یہ ضمیر مشورہ اور دریافت خبر کے لئے بولتے ہیں۔ اس میں ادل بدل نہیں ہوتی۔ جیسے:۔ کاہے سے کھاؤں۔ کاہے میں رکھوں۔ کاہے کو پکڑوں کاہے نے کاٹا۔ کاہے کا سبق پڑھوں وغیرہ۔

(۴) **کے**۔ یہ ضمیر ایک سے زیادہ کی تعداد دریافت کرنے کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:۔ کے آئے۔ کے نے کھانا کھایا۔ کے بکے۔ کے پٹے۔ کے سے

ملے۔ کئے پر روغن کیا۔ کئے میں آٹا بھرا۔ کئے کا ساجھا تھا۔

وحدت و جمع اور تذکیر و تانیث میں یہ ضمیر بھی بدستور رہتی ہے۔

(۵) کتنا۔ مقدار یا تعداد دریافت کرنے کے لئے۔ اس ضمیر کو برتا جاتا ہے۔ واحد مذکر کے لئے کتنا، اور جمع مذکر کے لئے کتنے یا کتنوں۔ اور واحد اور جمع مونث کے لئے کتنی۔ اور بعض جگہ جمع مونث کے لئے کتنیوں بولتے ہیں۔ جیسے۔ کتنا پڑھا۔ کتنے چوہے۔ کتنی کھائی۔ کتنی کھائیں۔ کتنوں سے ملے۔ کتنوں کو پڑھایا۔ کتنیوں نے گایا۔

ضمیر نکرہ

ذیل کے جملوں میں اس کلمہ کو پہچانو۔ جو غیر معین شخص یا چیز کی جگہ برتا گیا ہے۔

کوئی آیا ہے۔ کوئی آئے ہیں۔ کوئی آئی ہے۔ کوئی آئی ہیں۔ کچھ کھائے کچھ پھینکے۔ کچھ توڑا۔ کچھ گرایا۔ کچھ آئے۔ کئی اُڑ گئے۔ کئی نے دانہ چگا۔ کئی کو پکڑا۔ کئی سے ملا۔ کئی پر مار پڑی۔ کئی میں بھر دئے۔ کئی کے سر پھٹے۔ سارے لے آیا۔ ساری کھالیں۔ سارا اٹھا لایا۔ سب آگئے۔ کل رکھ دئے۔ تمام کھالئے۔ سب لکھ لیا۔ کل یاد کر لیا۔ تمام حفظ ہو گیا۔ ایک آیا۔ دو ملے تھے۔ چار لایا ہوں۔ پانچوں گھی میں ہیں۔

ضمیر نکرہ کے لئے اردو میں پانچ کلمے مستعمل ہیں۔

(۱) کوئی۔ یہ ضمیر جان دار اور بے جان سب کے لئے بولی جاتی ہے اور

بعض جگہ بجائے (کوئی) کے (کسی) بولتے ہیں۔ وحدت اور جمع اور تذکیر و تانیث کے لئے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ جیسے :۔

کوئی آیا ہے۔ کوئی ٹوٹا ہوا ہے۔ کوئی جھوجھرا ہے۔ کسی نے پکارا۔ کسی کو بلاؤ۔ کسی کا گھوڑا چھوٹ گیا۔ کوئی چیخ رہا ہے۔ کوئی پٹا۔ کوئی پکّا۔ کوئی نہیں پکّا۔

جب اس ضمیر کو انتخاب یا تمیز کے لئے برتنا مقصود ہو تو اس کے بعد لفظ (سا) بڑھا دیتے ہیں یہ لفظ واحد مذکر کے لئے (سا) اور جمع مذکر کے لئے (سے) یا (سوں) اور واحد مؤنث کے لئے (سی) اور جمع مؤنث کے لئے (سیوں) ہو جاتا ہے۔ جیسے کوئی سا منگا لو۔ کوئی سے منگا لو۔ کوئی سی پسند کر لو۔ کوئی سیوں کو بلاؤ۔ کوئی سوں کو بلاؤ۔

مگر (سوں) اور (سیوں) غیر فصیح ہیں۔

(۲) کچھ۔ یہ ضمیر غیر معیّن اور مبہم تعداد کے لئے آتی ہے۔ اور بعض جگہ الفاظ (بعض) یا (چند) سے بدل جاتی ہے۔ وحدت و جمع اور تذکیر و تانیث کے وقت اس میں کوئی ادل بدل نہیں ہوتی۔ جیسے :۔

کچھ گرا۔ کچھ ٹوٹے۔ کچھ ٹوٹی ہوئی ہے۔ کچھ میٹھی ہوئی ہیں۔ بعض نے کھانا کھایا۔ چند نے پانی پیا۔ بعض کو پڑھایا۔ بعض کے ساتھ سختی کی۔

یہ ضمیر امید اور توقع کے لئے بھی بولتے ہیں۔ جیسے کچھ ہونے والا ہے۔ یا کچھ نہ کچھ ہو رہے گا۔ کبھی بجائے ضمیر کچھ کے لفظ (کیا) استعمال کر لیتے ہیں

جیسے۔ اس کو کیا فکر ہے یعنی کچھ فکر نہیں۔

(۳) کئی۔ یہ ضمیر بھی تعداد غیر معین کے لئے آتی ہے۔ اور کبھی اس کے بعد لفظ ایک یا اِک بڑھا دیتے ہیں۔ مگر اس بڑھانے سے اس کے معنی میں کچھ فرق نہیں آتا۔ جیسے۔ کئی آئے۔ کئی اِک گئے۔ کئی پڑھے۔ کئی اِک لئے۔ کئی ایک سے باتیں کیں۔ کئی سے ملاقات ہوئی۔ کئی ہیں۔ کئی اک میں بھرے۔ کئی کا سر پھوٹا۔ کئی اک کے چوٹیں آئیں۔

تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع کے وقت اس ضمیر میں کوئی ادل بدل نہیں ہوتی۔

(۴) سارا۔ یہ ضمیر کل اور تمام اور سب کے معنی میں آتی ہے۔ کل اور تمام اور سب۔ میں تو کوئی ادل بدل نہیں ہوتی۔ مگر لفظ سارا میں ہوتی ہے۔ واحد مذکر کے لئے سارا۔ جمع مذکر کے لئے سارے۔ اور واحد اور جمع مؤنث کے لئے ساری بولتے ہیں۔ جیسے: سارا نکل آیا۔ سارے نکل آئے۔ ساری نکل آئی۔ ساری نکل آئیں۔

بعض جگہ بحالت جمع مذکر ساروں۔ اور بحالت جمع مؤنث ساریوں بھی برتا جاتا ہے۔ جیسے۔ ساروں نے مل کر یہ کام کیا۔ ساریوں نے یہ سوت کاتا۔ ساروں کو گھسیٹا۔ ساریوں کو بلایا ہے۔ ساروں کا مکان مشترک ہے۔ سب آگئے۔ سب چلی گئیں۔ تمام بیٹھے ہیں۔ کل چلے گئے۔ وغیرہ۔

(۵) ایک۔ دو۔ چار۔ چھ وغیرہ۔ یہ ضمیریں اور دوسرے اعداد تعداد کے ظاہر کرنے کے لئے آتے ہیں۔ خواہ وہ تعداد صحیح ہو یا نہ ہو۔

ایک آیا ایک گیا۔ دو آئے چار گئے۔ بیسیوں آئے بیسیوں گئے۔ ایک میں چونہ ہے دو میں کتھا۔ ایک سے دو بھلے۔ دس کچھ کہتے ہیں دس کچھ پانچ بھاگے چار بیٹھے۔

ضمیر استغراقی

نیچے کے لکھے ہوئے جملوں میں سے ان کلمات کو پہچانو جن سے غیر معین کئی شخصوں یا چیزوں میں سے ہر ایک فرد بلا تعین مقصود ہو۔

ہر کوئی میرا دشمن ہو گیا۔ ہر کسی نے میری بُرائی کرنی شروع کر دی۔ ہر ایک مجھ سے ملنے آیا۔ ہر ایک نے مجھے یہی صلاح دی۔ ہر اِک سڑا ہوا نکلا۔ ہر ایک کو میں نے جانچ لیا۔ ہر کسی کا میں نے ساتھ دیا۔ ہر کسی پر تہمت لگانی اچھی نہیں۔

تعریف ضمیر استغراقی۔ ایسا کلمہ جو متعدد شخصوں یا چیزوں پر فرداً فرداً بولا جائے۔

اس کے لئے اردو میں صرف ایک کلمہ (ہر) ہے جو ضمائر کوئی۔ یا۔ کسی۔ یا۔ ایک۔ یا۔ اک۔ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ بطور ضمیر تنہا استعمال نہیں کیا جاتا جیسے ہر ایک نے تمہیں دریافت کیا۔ ہر ایک تم سے محبت کرتا ہے۔ ہر کوئی تمہارا ثناخواں ہے۔ ہر کسی نے تمہاری تعریف کی۔ ہر ایک میں سے تھوڑا تھوڑا چکھ لیا۔ ہر ایک کی پرتال کر لی۔ وغیرہ۔

مشقی جُملے

ذیل کے جملوں میں قسم وار ضمیریں بتلاؤ۔

میں اچھا ہوں۔ ہم کل جائیں گے۔ تو ادھر پھر مت آئیو۔ تم نے میرا ساتھ کیوں نہیں دیا۔ وہ کل آیا تھا۔ وہ یا وہ آج یہیں ٹھہرینگے۔ تجھے پرائی کیا پڑی مجھے زکام ہو رہا ہے۔ ہمیں تم سے کوئی کام نہیں۔ ہمارا مکان بن گیا۔ تیرا گھر کہاں ہے۔ تمہاری سب باتیں معلوم ہیں۔ تمہارا فرمانا سر آنکھوں پر مجھ میں چلنے کی طاقت نہیں۔ تجھ پر کیا مصیبت پڑی۔ اس نے میری مخالفت کی۔ اُس نے تمہارا ساتھ دیا۔ اُن کا یہاں آنا مشکل ہے۔ ان کے جانے کا یقین نہیں۔ اِنہیں ایسی ہی سوجھا کرتی ہے۔ اُنہیں سب نے ملامت کی۔ مجھ کو کچھ خبر نہیں۔ تجھ کو یوں آنا چاہئے تھا۔ تم کو کس نے بلایا ہے اس کو کیوں ساتھ لائے۔ اُس کو وہیں چھوڑ آنا تھا۔ ان کو میں نے سمجھا دیا ان کو تم نے جھٹلایا۔ آپ کب تشریف لائے۔ اپنا کیا سامنے آیا۔ اپنی اپنی ہی ہوتی ہے۔ اپنوں نے بھی ساتھ نہیں دیا۔ اپنے جمع ہو گئے۔ یہ مت لاؤ وہ لاؤ۔ یہ لڑکا ہے وہ لڑکی ہے۔ جو کیا سو پایا۔ جس نے محنت کی وہ پاس ہوا۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ جنہوں نے چوری کی تھی وہ پکڑے گئے۔ جنہیں بلایا تھا وہ آگئے۔ جن کو حکم ہو بلا لاؤں۔ جن کی تلاش تھی وہ مل گئے۔ جونسا کہو لا دوں۔ جونسی پسند ہو لے لو۔ جونسے پسند آئے رکھ لئے۔ کون بول رہا ہے۔ کس نے آواز دی۔ کسے آواز دی۔ کس کو

بُلا رہے ہو۔ کون پٹ رہا ہے۔ کون سا ہارا۔ کون سی جیتی۔ کون سے آگے نکلے۔ کیا کہا۔ کیا کیا۔ کاہے میں رکھوں۔ کاہے کا پیوند لگاؤں کے آئے۔ کے نے کھانا کھایا۔ کتنا لائے۔ کتنے چوسے۔ کتنی کھائیں۔ کتنی کھائی۔ کتنوں نے پڑھا۔ کتنوں نے لکھا۔ کوئی نہیں پوچھتا۔ کوئی نہیں آتی کسی کو خبر نہیں۔ کسی کے پاس مت جاؤ۔ کوئی سا اٹھالو۔ کوئی سے منگالو۔ کچھ گرا۔ کچھ سڑ گئے۔ بعض بیٹھے ہیں۔ چند اُڑ گئے۔ کئی بکھرے گئے۔ کئی لڑھک گئے۔ سارا خراب ہو گیا۔ سب بگڑ گیا کل بکھر گیا۔ تمام جمع ہو گئے۔ سارے آ گئے۔ ساری جل گئی۔ ساری چلی گئی۔ ایک گیا ایک آیا۔ دو اُڑ گئے۔ چار پکڑے گئے۔ بیسیوں اکٹھے ہو گئے سیکڑوں پر نوبت پہنچی۔ ہزاروں کا جمگھٹا تھا۔ ہر کوئی ملا۔ ہر کسی نے پوچھا۔ ہر ایک سے باتیں ہوئیں۔ ہر ایک نے سلام کیا۔

کہانی

اس کہانی میں سے قسم وار ضمائر پہچانو۔

خسرو کو مچھلی بہت بھاتی تھی۔ ایک دن وہ اور اس کی بیگم شیریں برآمدے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک مچھیارے کو دیکھا کہ ان کی طرف آرہا ہے۔ اس کو دربانوں نے روکا۔ اُس نے ایک ایک کی خوشامد کی۔ کوئی خاطر میں نہ لایا۔ لاچار ہو کر بہ الگ جا بیٹھا۔ اور اس نے وہ بہت ہی خوبصورت

مچھلی نکالی جو تحفہ کے لئے لایا تھا۔ جونہیں خسرو کی نظر اُس مچھلی پر پڑی۔ فوراً اس کی حاضری کا حکم دیا۔ مچھیارے نے مچھلی پیش کی جو بہت ہی پسند آئی۔ خسرو نے حکم دیا کہ چار ہزار روپیہ انعام دیا جائے مچھیارا خوش واپس آیا۔ شیریں نے اپنے شوہر سے کہا کہ تم نے اس کو چار ہزار روپیہ دے ڈالا۔ اب اگر اتنی رقم کسی امیر یا وزیر کو دو گے تو وہ کہے گا کہ میری قدر مچھیارے کے برابر کردی۔ اور اگر زیادہ دو گے تو تمہارا خزانہ خالی ہو جائے گا۔ خسرو نے کہا کہ اب تو میں کہہ چکا۔ اب کیا کر سکتا ہوں۔ وہ بولی کہ اُس کو بُلا کر دریافت کرو کہ یہ نر ہے یا مادہ۔ اگر نر بتائے تو مادہ کی اور اگر مادہ بتائے تو نر کی فرمائش کرو۔ نہ ایسی مچھلی اُسے ملے گی۔ نہ انعام لینے آئے گا۔ خسرو نے اُسے اُلٹا بلایا۔ اور وہی سوال کیا۔ مچھیارا بڑا ہوشیار تھا۔ عرض کیا کہ جہاں پناہ یہ تو ہیجڑا ہے جو میں تحفہ لایا ہوں۔ بادشاہ خوش ہوا اور چار ہزار روپیہ انعام اور دیا۔

ضمائر کی نوعیت

ذیل کے جملوں میں نوعیت پہچانو۔ یعنی :-

(۱) **قسم**۔ جو قسمیں ہم نے بتائی ہیں۔ ان میں سے کس قسم کی ضمیر ہے۔

(۲) **جنس**۔ ضمیر مذکر کے لئے ہے یا مؤنث کے لئے یا مشترک ہے۔

(۳) **تعداد**۔ ضمیر واحد کے لئے ہے یا جمع کے لئے یا مشترک ہے۔

مشقی جملے

جو کل آئے تھے وہی آج آئے۔ میں اِن کے پاس گیا تھا۔ کوئی نہ کوئی روز آہی جاتی ہے۔ کسی سے ہم نے اپنا بھید نہیں کہا جن سے تمہیں ملنا ہو اُن سے مِل آنا۔ اُنہوں نے شام مجھے بُلایا تھا۔ کوئی ایسا نہیں جو کچھ حال بتائے کئی آئی تھیں خبر نہیں کیا کہتی تھیں۔ اُن کا خط آئے کتنے دن ہوگئے۔ تم میں سے کوئی سا بھی مجھے پوچھنے نہ آیا۔ ہر ایک نے اپنی اپنی کہانی کہی۔ ایسا نہ کرنا کہ میرا پیغام بُھلا دو۔ کیا کہوں کس سے کہوں کوئی سُنتا ہی نہیں۔ اپنی ایسی پڑی کہ کسی کی نہ سُنی۔ جو جو اس چوری میں شریک تھے سب پکڑے گئے میں تم سے کہے دیتا ہوں کہ وہ کہیں جانے نہ پائے۔ کچھ کہنا ہو تو کہدو ورنہ وہ جاتے ہیں۔ اُن کے پاس تو کئی اک ہیں۔ میرے پاس ایک بھی نہیں۔ کوئی ایسا نہیں جو اس کا حال حکیم سے جا کر کہدے۔ تم نے اسی میں سارا ڈالدیا؛ شام کو اور لانا پڑے گا۔ ان سے تو اب اپنا آپا بھی نہیں سنبھلتا۔ میں تو یہ لوں گا۔ تمہیں جونسا پسند ہو وہ لے لو۔ کسی نے باہر سے آواز دی تھی جب اندر سے کوئی نہ بولا تو وہ چلا گیا۔

کہانی

اس کہانی میں ضمائر کی نوعیت بتاؤ۔

اگلے زمانہ میں کوئی بادشاہ رات کو بھیس بدل کر اپنی رعیّت کا حال دیکھنے کے لئے جاتا تھا۔ ایک رات اپنی راجدھانی سے باہر کسی گاؤں میں جا پہونچا۔

وہاں اس نے دیکھا کہ چند لڑکے کھیل رہے ہیں۔ ان میں سے ایک لڑکا نہایت خوبصورت ہے۔ جو عمر میں بھی سب سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ وہی ان کا سردار ہے۔ لڑکوں میں صلاح ٹھہری کہ جو مقدمہ عدالت میں پیش ہے۔ اس کی نقل اُتاریں اور فیصلہ کریں۔ بادشاہ یہ سُن کر وہیں ٹھٹکا کہ دیکھیں کس مقدمہ کی نقل اُتاری جاتی ہے۔ لڑکوں نے اُسی کم عمر اور خوبصورت لڑکے کو بادشاہ بنایا۔ اور اُس کے سامنے ایک مٹی کی گھڑیا پانی سے بھری ہوئی رکھدی۔ اور کچھ لڑکے چوبدار اور نقیب بن کر اس کے گرد کھڑے ہو گئے

نقیب نے مدعی اور مدعا علیہ کو آواز دی۔ دو لڑکے حاضر ہوئے۔

مصنوعی بادشاہ نے مدعی کا دعویٰ سُنا۔ اس نے کہا کہ میں پانچ سال کا عرصہ ہوا۔ اپنے گھر سے بغرض تجارت شام کی طرف گیا تھا۔ اور مدعا علیہ کے پاس جو میرا دوست ہے۔ اس گھڑیا میں پانچسو اشرفیاں ڈال کر اور زیتون کا تیل بھر کر اور مٹی سے اس کا مُنہ خام کر کے بطور امانت رکھوا گیا تھا۔

واپسی پر جب میں نے اپنی امانت مانگی تو مدعا علیہ نے بجنسہ وہی گھڑیا مُنہ خام شدہ مجھے دیدی۔ میں نے گھر لا کر جو اس کو کھولا تو تیل سے تو بھری ہوئی تھی۔ مگر اشرفیاں ندارد تھیں۔

میں نے مدعا علیہ سے دریافت کیا تو اُس نے لاعلمی ظاہر کی اور مجھے دھمکایا کہ بہتان لگاتا ہے۔

مصنوعی بادشاہ کے سوال پر مدعی نے کہا کہ گھڑیا مستعملہ تھی اور اس میں

تیل اتنا ہی تھا جس قدر میں نے بھرا تھا۔
مدعا علیہ سے جواب طلب ہوا تو اُس نے صاف انکار کیا اور کہا کہ مدعی جس طرح گھڑیا دے گیا تھا میں نے ویسی کی ویسی اُسے دیدی اور اس میں کوئی خیانت نہیں کی۔
اس پر مصنوعی بادشاہ نے حکم دیا کہ چار ایسے شخصوں کو لاؤ جو زیتون کے تیل کی تجارت کرتے ہوں۔ اور اس کے پہچاننے میں ماہر ہوں۔ چنانچہ وہ حاضر کئے گئے۔ مصنوعی بادشاہ نے الگ الگ ہر ایک سے دریافت کیا کہ زیتون کا تیل کتنے عرصہ تک قابلِ استعمال رہتا ہے؟ سب نے کہا کہ ایک سال کے بعد اس میں ایک قسم کی بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔
پھر اس گھڑیا کا تیل ہر ایک کو دکھایا کہ یہ کس عرصہ کا رکھا ہوا ہے۔ سب نے بالاتفاق کہا کہ یہ تیل چار یا چھ مہینے سے زیادہ کا ہرگز نہیں۔
ان کو رخصت کرنے کے بعد مصنوعی بادشاہ نے مدعا علیہ سے کہا کہ تیرے پاس اس امر کی کوئی دلیل ہے کہ باوجود پانچ سال گزر جانے کے اس تیل کے رنگ اور بو میں کیوں تغیّر نہیں ہوا۔ وہ خاموش تھا۔
مصنوعی بادشاہ نے حکم دیا کہ مدعا علیہ کے گھر کی تلاشی لی جائے اور جس قدر اشرفیاں ملیں۔ وہ الگ الگ ہمارے روبرو پیش کی جائیں۔ تعمیل حکم ہوئی مدعا علیہ سے ان کی بابتہ دریافت ہوا تو اس نے اپنی ملکیت بتائیں۔ مصنوعی بادشاہ نے برتن منگوا کر اُن میں پانی بھروایا۔ اور الگ الگ برتن میں جلدی جلدی

اشرفیاں ڈلوادیں۔ اور برتنوں کا پانی تو صاف رہا۔ مگر ایک برتن کے پانی پر چکنائی کے تر مرے نظر آئے۔ ان کو الگ یک جا کر کے انہیں تیل کے ماہرین کو دکھلایا گیا۔ انہوں نے یک زبان کہا کہ یہ تیل چار یا پانچ برس سے بھی زیادہ پُرانا ہے۔ اور زیتون کا تیل ہے۔ اور اس کے مزہ میں بھی کسیلا پن ہے۔

مصنوعی بادشاہ نے حکم دیا کہ مدعا علیہ پانچسو اشرفیاں مدعی کو دے۔ اور پانچسو اشرفیاں اس پر جرمانہ کیا جائے اور اس میں سے آدھی اشرفیاں بعد وصول مدعی کو اور دی جائیں۔

حکم کے سُنتے ہی سب حاضرین نے اس انصاف کی تعریف کی۔ اور کھیل ختم کر کے غُل مچاتے ہوئے سب کے سب چلتے بنے۔

بادشاہ اس مصنوعی بادشاہ کے پیچھے پیچھے گیا۔ اور اس کے گھر کا پتہ لے کر جو ایک پُرانی اور کچّی جھونپڑی تھی واپس آگیا۔

صبح کو بادشاہ نے اپنے چوبدار کو اتا پتا بتا کر اس خوبصورت لڑکے کو بُلوا بھیجا۔ جب وہ لڑکا آیا۔ تو اسی طرح شکستہ حال۔ میلے اور پھٹے کپڑوں کے ساتھ بادشاہ نے اُسے اپنی برابر تخت پر بٹھا لیا۔ اور اصل فریقین مقدمہ کو بُلا کر اس کو حکم دیا کہ رات کے فرضی مقدمہ کی طرح اس اصلی مقدمہ کا فیصلہ کرو۔

لڑکے نے تعمیل حکم کی۔ بادشاہ نے اس کو خلعت اور بہت سا انعام دیکر اس کے گھر پُہنچا دیا۔ اور اس کا وظیفہ مقرر کر کے مکتب میں بٹھلا دیا۔

اسمائے صفت

یہ تو تم پڑھ چکے ہو کہ کسی شخص یا چیز میں کسی وصف یا عیب کا ہونا یا نہ ہونا بیان کرنے کو صفت کہتے ہیں۔

یہاں ہم صفت کی قسمیں لکھتے ہیں۔

(۱) صفت ذاتی

ایسا مفرد یا مرکب کلمہ جس سے کسی بھلائی یا برائی کا خواہ وہ بھلائی یا برائی ظاہری ہو یا باطنی۔ کسی شخص یا چیز میں ہمیشہ کے لئے ہونا یا نہ ہونا سمجھا جائے۔

جیسے:۔ (۱) مریل۔ کماؤ۔ اٹھاؤ۔ سڑیل۔ ہینسوڑ۔ کھلاڑ۔ دبیل۔ لڑاک۔ بھلیکڑ۔ گھٹیل۔ بھگوڑا۔ وغیرہ۔ یا۔

(۲) پیاسا۔ بھوکا۔ سیدھا۔ ٹیڑھا۔ بانکا۔ سچا۔ جھوٹا۔ ڈھلوان وغیرہ یا

(۳) منہ پھٹ۔ کھل اُپاڑ۔ بے لوٹ۔ کام چور۔ بل ونت۔ بلوان۔ کل جیبھا۔ کن رسیا۔ چوکنا۔ وغیرہ۔ یا

(۴) بے چین۔ لوچدار۔ جلے تن۔ قول ہار۔ سمجھدار۔ وغیرہ یا

(۵) نیک اندیش۔ دانش مند۔ خوش رو۔ راست پیشہ۔ باریک بین۔ سنگین دل۔ سخت جاں۔ وغیرہ۔ یا

(۶) ہوشیار۔ تندرست۔ بیمار۔ توانا۔ سنجیدہ۔ بہادر۔ وغیرہ یا

(۷) سعادت مند۔ نیک خلق۔ بد اطوار۔ خیر سگال۔ دقیقہ رس وغیرہ یا

(۸) جمیل۔ حسین۔ طبیب۔ حکیم۔ علیم۔ عاقل۔ کامل۔ محاسب۔ مستند وغیرہ۔

تنبیہ۔ کسی وصف کا اظہار تین طریق پر ہوتا ہے۔

(الف) صرف کسی وصف کے ہونے یا نہ ہونے کو بیان کرنا اُس کی صفت کہتے ہیں۔ اُردو میں نہ اس کے لئے کوئی وزن ہے نہ کوئی قاعدہ۔

(ب) کسی شخص یا چیز میں بمقابلہ کسی شخص یا چیز کے کسی وصف کی زیادتی کا ظاہر کرنا۔ اس کے لئے اُردو میں کوئی وزن نہیں۔ فارسی میں کلمہ (تر) سے یہ کام لیا جاتا ہے۔ جیسے نیک تر۔ بدتر۔ سبک تر۔ گراں تر وغیرہ۔ ہاں عربی میں اکثر واحد مذکر کے لئے وزن اَفعَل۔ اور واحد مؤنث کیلئے وزن فُعلیٰ آتا ہے۔ اور وہ کلمات اُردو میں بھی مُستعمل ہیں جیسے واحد مذکر کے لئے اکبر۔ اعلیٰ۔ اشرف۔ ادنیٰ وغیرہ۔ اور واحد مؤنث کے لئے کبریٰ صغریٰ۔ طوبیٰ۔ وسطیٰ وغیرہ۔

(ج) کسی صفت کی زیادتی کسی شخص یا چیز میں ظاہر کرنی۔ بلا کسی دوسری چیز یا شخص کے مقابلہ کے عربی میں اس کو مُبالغہ کہتے ہیں اور اس کے لئے اوزان معین ہیں۔ فارسی میں لفظ بسیار بڑھا کر مُبالغہ کے معنی پیدا کئے جاتے ہیں۔ اُردو میں بہت یا بہت ہی یا اس کے مترادف کلموں سے یہ کام لیتے ہیں۔

اس تفصیل سے مدعا یہ ہے کہ اُردو و فارسی میں تفصیل کی اقسام عربی کی طرح نہیں پائی جاتیں۔ یہ اور بات ہے کہ مرکبات سے کھینچ تان کر قسموار

مفہوم پیدا کیا جائے۔

یہی کہا جا سکتا ہے کہ اُردو میں صفت ذاتی کے لئے کلمات موجود ہیں اور وہ سماعی ہیں ان کے بنانے کے لئے کوئی قاعدہ نہیں۔

صفت نسبتی

کسی شخص یا چیز کا تعلق کسی دوسرے شخص یا چیز کے ساتھ ظاہر کرنا نسبت کہلاتا ہے۔ جس شے یا شخص کا تعلق ظاہر کیا جائے اس کو منسوب اور جس سے ظاہر کیا جائے اُسے منسوب الیہ کہتے ہیں۔

اُردو میں جن زبانوں کے کلمات برتے جاتے ہیں۔ اکثر اُن ہی زبانوں کے قاعدوں کے بموجب صفت نسبتی بھی لاتے ہیں۔ اور بعض جگہ یہ پابندی قائم نہیں رہتی۔ کیونکہ بجز عربی کے اور زبانوں میں صفت نسبتی سماعی آتی ہے۔ کوئی اکثریہ یا کلیہ قاعدہ نہیں۔ باقی زبانوں میں زیادہ تر عربی کا تتبع کیا جاتا ہے۔ چند ایسے قاعدے جن کا استعمال اُردو میں اکثر ہے لکھے جاتے ہیں۔

(۱) یہ کہ اسم کے آخر کے حرف کو زیر دے کر اس کے آگے یائے معروف بڑھادی جائے۔ جیسے:۔ ہلاسی دوپٹہ۔ اگری کرتہ۔ جنگلی بیر۔ بنگالی فقیر۔ میواتی مرد۔ یا آبی جانور۔ زمردی رنگ۔ آسمانی چوڑیاں۔ ناگہانی آفت یا۔ عربی سوداگر۔ عجمی زبان۔ مشرقی جانب۔ برقی تار۔ امکانی کوشش۔ اراضی پیداوار وغیرہ۔

(۲) جن اسماء کے آخر میں ہائے مختفی ہو یعنی ایسی (ہ) جو ظاہر ہو کر نہ پڑھی جائے اس (ہ) کو کھینچ کر پڑھی جانے والی (ی) سے اور اس سے پہلے حرف کی حرکت

کو زبر سے بدل دیں گے۔ جیسے:۔ مالوہ سے مالوی۔ نوشہرہ سے نوشہری۔
سرساوہ سے سرساوی۔ کوفہ سے کوفی۔ مکّہ سے مکّی وغیرہ۔ یا ایسی (ہ) کو
واؤ مکسور سے بدل کر اور اس کے پہلے حرف کو کسرہ دیکر آخر میں یائے معروف
بڑھاتے ہیں۔ جیسے:۔ گوتانہ سے گوتانوی۔ کیرانہ سے کیرانوی۔ جھنجھانہ سے
جھنجھانوی۔ سامانہ سے سامانوی۔ نگینہ سے نگینوی وغیرہ۔ یا۔
(۳) آخر کی (ہ) کو اور اس سے پہلے حرف سے پہلے اگر حرف (ی) ہو
تو اس کو گرا دیتے ہیں اور اصل اسم کے دوسرے حرف کو زبر۔ اور نسبت کیلئے
جو (ی) بڑھائی ہے اس سے پہلے حرف کو زیر دیدیتے ہیں۔ جیسے:۔
حنفیہ سے حنفی۔ اور مدینہ سے مدنی وغیرہ۔
(۴) بعض اسماء کے آخر میں واؤ مکسور اور یائے معروف نسبت کے لئے
زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے:۔ دم سے دموی۔ سودا سے سوداوی۔ بطحا سے بطحاوی
بیضا سے بیضاوی۔ وغیرہ۔
(۵) بعض ایسے ناموں میں جن کے آخر میں (ی) ہو (ی) پہلے واؤ مکسور
بڑھا دیا جاتا ہے۔ جیسے:۔ بریلی سے بریلوی۔ معنی سے معنوی۔ علی سے علوی
دہلی سے دہلوی۔ وغیرہ۔
(۶) بعض ایسے ناموں میں جن کے آخر کا حرف الف ہو نسبت کیلئے ایک مکسور
(ی) جس کے مرکز پر ہمزہ ہو۔ اور دوسری ساکن (ی) زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے:۔
صہبا سے صہبائی۔ بینا سے بینائی۔ ضیا سے ضیائی۔ مینا سے مینائی وغیرہ۔

اوران کلموں کی نسبت میں بھی یہی عمل کیا جاتا ہے جن کے آخر میں ایسی (ے) ہو جو الف کی طرح پڑھی جائے۔ مگر تحریر میں اس یے کو (ے) کی طرح لکھتے ہیں جیسے: موسیٰ سے موسائی۔ عیسیٰ سے عیسائی۔ یا۔ اصل کلمہ کی (ے) کو واو مکسور سے بدل دیں گے اور یائے معروف زیادہ کردیں گے۔ جیسے:۔

موسیٰ سے موسوی۔ عیسیٰ سے عیسوی۔ وغیرہ

جو قاعدہ لکھے گئے اُن کے علاوہ بھی اور قاعدے مستعمل ہیں۔ جن کا لکھنا طول عمل ہے۔ جیسے صنعا سے صنعانی۔ باقلا سے باقلانی۔ حق سے حقانی۔ رب سے ربانی۔ فوق سے فوقانی۔ روح سے روحانی۔ زر سے زرّیں سیم سے سیمیں۔ کمتر سے کمترین۔ بہتر سے بہترین۔

ہندی کلموں کی نسبت ان میں سے کوئی قاعدہ قابلِ عمل نہیں۔ جیسے:۔ گانوٗ سے گنوار۔ سونا سے سُنہری۔ روپا سے رُپہرا یا رُپہری۔ چچا سے چچیرا خالہ سے خلیرا۔ پیٹ سے پٹیلا۔ پیٹھ سے پچھلا۔ پانوں سے پوائی۔ کوڑی سے کوڑیالا۔ ماں سے میکا۔ ڈنگا سے ڈنگئی۔ بات سے باتونی۔ سات سے ستوانسا۔ دھواں سے دھوانسا۔ مانجھ سے منجھلا۔ سُکھ سے سُکھیا۔ دُکھ سے دُکھیا۔ پانی سے پنیل وغیرہ۔

تنبیہ۔ بعض صفات نسبتی کو بجائے اسم کے بھی استعمال کرتے ہیں جیسے:۔ پنجابی چلا گیا۔ اور بنگالی نوکر ہو گیا۔ ان فقروں میں پنجابی اور بنگالی بطریق اسم استعمال ہوئے ہیں۔ اور پنجابی لُنگی خریدنی ہے۔ یا بنگالی زردہ لانا ہے۔

یہاں یہ دونوں کلمے صفت نسبتی ہیں۔ اس تمیز کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے

(۳) صفت مقداری

صفت مقداری اُس صفت کو کہتے ہیں جس سے پیمائش یا وزن یا ڈیل ڈول کسی شخص یا چیز کا بیان کیا جائے۔
اس صفت کا اظہار دو طرح کیا جاتا ہے۔
ایک ایسے الفاظ سے جن سے ٹھیک ٹھیک مقدار کسی شخص یا چیز کی ظاہر کی جائے۔ جیسے تین گز مارکین۔ دو تولہ سونا۔ پانچ سیر آم۔ دس لیموں۔ ایک چھٹانک نمک۔ دو گھڑے پانی۔ وغیرہ
دوسرے ایسے کلمات جن سے کسی شخص یا چیز کا تخمینہ یا اندازہ بتایا جائے
اس کے لئے اُردو میں چار قسم کے کلمات ہیں
(الف) ایسے کلمات جن سے مقدار مبہم کی زیادتی ظاہر کی جائے۔ جیسے:۔
بہت محنت۔ زیادہ شرارت۔ خوب کٹائی۔ بہتیری باتیں۔ اچھی طرح دھونا۔ بہت کچھ لانا۔ اس قدر ہٹ۔ یہ موٹا سانپ۔ وہ بکواس۔
(ب) ایسے کلمات جن سے مقدار مُبہم کی کمی معلوم کرائی جائے۔ جیسے:۔
کچھ بوندیں۔ کچھ کچھ آرام۔ ذرا سا پانی۔ ذرہ ذرہ چپک۔ کم کم چیں۔ ہلکا ہلکا درد۔ تھوڑی تھوڑی بھوک۔ کم نمک۔ ہلکا چھینٹا۔ وغیرہ۔
(ج) ایسے کلمات جن سے مقدار کا دریافت کرنا مقصود ہو اور دریافت

کہنے والا مبہم کلمات سے دریافت کرے۔ جیسے :۔
کتنے پان۔ کتنا آٹا۔ جتنا گھی کہو۔ کس قدر آم۔ جس قدر امرود کہو۔ اتنا اسباب اتنی سی بات وغیرہ۔

(د) ایسے کلمات جن سے دو شخصوں یا چیزوں کا مقابلہ بطریق مبہم بیان کیا جائے۔ جیسے :۔
جتنا چھوٹا۔ اُتنا کھوٹا۔ جتنا گُڑ ڈالو اتنا ہی میٹھا ہو۔ جتنے مُنہ۔ اُتنی باتیں جتنے مرد۔ اتنی عورتیں۔ وغیرہ۔

تنبیہ۔ صفت مقداری مُبہم کے کلمات بعض کلام میں بطریق متعلقات فعل بھی برتے جاتے ہیں۔ طرزِ کلام سے یہ بات معلوم ہو جائے گی۔ (متعلقات فعل کا بیان آگے آئے گا) نوعیت بیان کرتے وقت یہ ملحوظ رکھا جائے کہ کلمہ زیر بحث صفت مقداری مبہم ہے یا متعلق فعل۔ جیسے :۔
مونج کو جتنا کوٹو گے اُتنی ہی باریک ہوگی۔ میں تھوڑا سا کام کر کے آتا ہوں۔ اِن جملوں میں جتنا اور تھوڑا سا متعلق فعل ہیں۔ اور جتنا کپڑا منگاؤ لا دوں اور تھوڑا سا نمک مجھے چاہیئے۔ یہاں یہ دونوں کلمے صفت مقداری مبہم ہیں۔

اسی طرح صفت مقداری معین اور صفت مقداری مبہم میں بھی تمیز کرنی چاہیئے مثلاً چلو بھر ہی پانی لائے مٹھی بھر ہی دانے بھنوائے۔ یہاں چلو بھر اور مٹھی بھر صفت مقداری مُبہم ہیں اور :۔
چلو بھر کر پانی لاؤ۔ مٹھی بھر کر دانے ڈالو۔ یہاں یہ دونوں کلمے صفت مقداری

معین ہیں۔

صفت عددی

جس کلمہ سے شخصوں یا چیزوں کی تعداد یا ترتیب ظاہر کی جائے اُسے صفت عددی کہتے ہیں۔

صفت عددی کی سات قسمیں اُردو میں مستعمل ہیں۔

۱۔ **صفت عددی** یعنی ایسی صفت جس سے صحیح تعداد بتائی جائے جیسے :۔ ایک ناشپاتی۔ دو امرود۔ تین آدمی۔ چار گھوڑے۔ پانچ روپیہ چھ کرسیاں۔ سات تالے۔ وغیرہ۔

۲۔ **صفت عددی مجہول**۔ ایسی صفت جس سے شخصوں یا چیزوں کا صرف اندازہ بیان کیا جائے۔ جیسے :۔ کچھ مرد۔ چند عورتیں۔ تھوڑے سے آم۔ زیادہ امرود۔ بہت سے درخت کئی موڑھے۔ وغیرہ۔

تنبیہ۔ صفت مقداری مُبہم۔ اور صفت عددی مجہول کے لئے ایک سے کلمات برتے جاتے ہیں۔ مقدار کا اگر اندازہ بیان کیا جائے تو صفت مقداری مبہم ہے۔ جیسے :۔ کچھ کھیت کٹ چکا۔ صفت مقداری مُبہم ہے اور کچھ مزدور آئے ہیں۔ صفت عددی مجہول ہے۔

اگر صفت عددی معلوم کے ساتھ ایک یا اک کا لفظ بڑھا دیں تو یہ بھی

صفت عددی مجہول ہو جاتی ہے :۔ چار ایک آم۔ دو اک بادام۔ سات سات اک آدمی۔ بیس ایک گھڑے وغیرہ۔

اعداد صحیح مختلف کی تکرار سے بھی صفت عددی مجہول کے معنی ظاہر کئے جاتے ہیں۔ جیسے :۔ چار پانچ کبوتر۔ دو تین انڈے۔ آٹھ دس مُرغیاں۔ دس بارہ مزدور وغیرہ۔

صفت عددی مجہول کے کلمات کے ساتھ لفظ (سا) اور اس کی دوسری بدلی ہوئی صورتیں بھی بولی جاتی ہیں۔ مگر اس سے مفہوم صفت عددی مجہول میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جیسے :۔

بہت سے گھوڑے۔ تھوڑے سے امرود۔ بہت سا مربّے۔ تھوڑی سی چٹنی وغیرہ۔

(۳) **صفت ترتیبی**۔ ایسی صفت جس سے کسی شخص یا چیز کی ترتیب ظاہر کی جائے۔ جیسے :۔ پہلا ورق۔ دوسری کتاب۔ چوتھا گھوڑا۔ پانچواں آدمی۔ چھٹا کمرہ۔ ساتواں گنّا۔ اس کے لئے پہلا۔ دوسرا۔ تیسرا۔ چوتھا۔ چھٹا اور پانچواں۔ ساتواں۔ آٹھواں۔ نواں۔ دسواں۔ وغیرہ برتے جاتے ہیں۔ پانچ اور سات اور اس کے بعد کے اعداد پر ترتیب کیلئے (واں) بڑھا دیا جاتا ہے۔

لفظ (واں) کا الف بدستور بھی رہتا ہے۔ اور یائے مجہول یا یائے معروف سے بدلا بھی جاتا ہے۔ جیسے :۔ پانچواں گھوڑا۔ ساتویں نارنگی۔

آٹھویں پلنگ وغیرہ۔

(۴) **صفت عددی اضعافی**۔ یعنی دُگنا یا دگنے سے زیادہ کرنیوالی۔ اس صفت سے کسی شخص یا چیز کی ضربی تعداد بیان کی جاتی ہے جیسے:۔ دُگنا نفع۔ دوہرہ کپڑا۔ تگنی سوئیاں۔ چوگنے آم۔

اس تعداد اضعافی کے ظاہر کرنے کے لئے اُردو میں دو کلمے ہیں۔

(۱) **گنا**۔ گاف کے پیش اور نون کے زبر سے۔ اس لفظ کا استعمال مختلف طریق سے اُردو زبان میں کیا جاتا ہے۔

(الف) دو گنا۔ تین گنا۔ چار گنا۔ پانچ گنا۔ چھ گنا۔ وغیرہ۔

(ب) دُگنا۔ تِگنا۔ چوگنا۔ پچگنا۔ پانچ گنا۔ پانچ کے بعد کے اعداد کے ساتھ یہ طریق استعمال مروّج نہیں۔

لفظ گنا کا الف یائے مجہول یا یائے معروف سے حسب حالت بدلا بھی جاتا ہے۔ جیسے:۔ دُگنا آٹا۔ تگنی سپائی۔ چوگنے دام وغیرہ۔

(۲) **ہرا**۔ (ہ) کے سکون (ر) کے زبر سے یہ لفظ چار کے عدد تک مستعمل ہے۔ اور پانچ کے عدد کے ساتھ غیر فصیح ہے۔ جیسے:۔ ایکہرا۔ دوہرا۔ تہرا۔ چوہرا۔

لفظ (ہرا) کا الف بھی مختلف حالتوں میں یائے معروف یا یائے مجہول سے بدل جاتا ہے۔ جیسے:۔ اکہری چادر۔ دوہرا بستہ۔ چوہرے بند وغیرہ۔

ان دو لفظوں کے سوا فارسی لفظ چند بھی اُردو میں برتا جاتا ہے۔ مگر اعداد

کے نام بھی فارسی کے ہی ہوتے ہیں۔ اور چار سے زیادہ عدد کے ساتھ نہیں لاتے
جیسے:۔ یک چند۔ دوچند۔ سہ چند۔ چہار چند۔

(۵) **صفت عددی مکسور**۔ ایسا کلمہ جس سے کسی شخص یا چیز کا حصّہ یا ٹکڑا بیان کیا جائے۔ خواہ یہ حصّہ یا ٹکڑا صحیح عدد کے ساتھ ہو یا نہ ہو۔ جیسے:۔ پاؤ روٹی۔ آدھا پونڈا۔ پونی بوتل۔ سوایا کام۔ ڈیوڑھے دام وغیرہ جب اصلی عدد یا کسر کو تعداد کیلئے مکرّر بولنا چاہیں تو شمار کے کلمے کی تکرار کرتے ہیں۔ جیسے:۔ پاؤ پاؤ بھر آٹا۔ تین تین پاؤ دانے۔ چار چار سیر آم۔ آدھ آدھ سیر دودھ وغیرہ۔

(۶) **صفت عددی مجموعی**۔ ایسا کلمہ جس سے کئی شخصوں یا چیزوں کی شرکت کسی کام میں یا کسی کام کے اثر قبول کرنے میں ظاہر کی جائے۔
جیسے:۔ چار کبوتر دو باز ہیں۔ دونوں کرسیاں بُنی گئیں۔ آٹھوں روٹیاں دیدیں۔ ساتوں مزدور آگئے۔ سب آدمی چلے گئے۔ ساری عورتیں گانے لگیں۔ وغیرہ۔

ان مثالوں سے اس صفت کی دو قسمیں سمجھی جاتی ہیں:۔

(۱) **صفت عددی مجموعی جلی**۔ ایسی صفت جس سے اُن شخصوں یا چیزوں کی صحیح تعداد معلوم ہوتی ہو جو کسی کام میں یا کسی کام کے اثر قبول کرنے میں مشترک ہوں جیسے:۔ دونوں گھوڑے پچھاڑیاں تڑا گئے۔ تینوں اونٹ چرنے گئے۔ چاروں مرغیاں کڑک ہوگئیں۔ پانچوں امرود سڑ گئے

ساتوں انار خرچ میں آگئے۔ وغیرہ۔
تنبیہ۔ اسم عدد صفتی پر علامت مجموعی کا استعمال بصورت تکرار اسم عدد دونوں طریق پر کرتے ہیں۔ یعنی۔ یا تو ہر دو اسم عدد صفتی پر علامت مجموعی بولیں گے یا صرف پہلے اسم پر۔ جیسے:۔
دونوں کے دونوں بچے سو گئے۔ یا تینوں کے تینوں کبوتر اُڑ گئے۔ یا چاروں کی چاروں کتابیں مل گئیں۔ یا پانچوں کے پانچوں نب ٹوٹ گئے۔

(ب)

بیسوں کے بیس مزدور آگئے۔ دسوں کے دس براج کام کر رہے ہیں۔ پانچوں کی پانچ چاریاں دانہ دل رہی ہیں۔ چھئوں کے چھ بیل بیمار ہو گئے وغیرہ۔
(۲) **صفت عددی مجموعی خفی**۔ ایسا کلمہ جس سے شخصوں یا چیزوں کا کسی کام کے کرنے یا کسی کام کے اثر قبول کرنے میں مشترک ہونا بطور تخمینہ یا اندازہ کے بیان کیا جائے۔ اور صحیح تعداد کا اظہار مقصود نہ ہو۔ جیسے:۔
سب لڑکے گئے۔ تمام لڑکیاں آگئیں۔ کل لوگ جمع ہو گئے۔ سارے انار توڑ لئے۔ ساری جلیبیاں کھا لیں۔ سارا کام خراب ہو گیا۔ ایک ایک دانہ چن لیا بیسیوں کبوتر اُڑ گئے۔ سیکڑوں تلیر آگئے۔ ہزاروں چیونٹیاں اکٹھی ہو گئیں سب کی سب مرغیاں کڑک ہو گئیں۔
تنبیہ۔ دہائیاں اور سیکڑے اور ہزار اور لاکھ وغیرہ پر جب علامت عددی مجموعی لاتے ہیں تو ان سے مقصود صحیح تعداد کا اظہار نہیں ہوتا

بلکہ کثرت مفہوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ امثلہ بالا سے ظاہر ہے۔ صفت عددی مجموعی خفی کے لئے جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ ان میں بجز لفظ سارا۔ ساری۔ سارے کے اور کسی لفظ میں بوجہ تذکیر و تانیث ادل بدل نہیں ہوتی

(۷) **صفت عددی استغراقی**۔ ایسا کلمہ جو شخصوں یا چیزوں کی جنس کی ہر ایک فرد کو ایک حکم میں اکٹھا کرلے۔ یعنی ایک فرد پر تو صادق نہ آئے مگر فرداً فرداً تمام جنس پر صادق آئے۔

اس صفت کے لئے ایک تو اُردو میں فارسی کا لفظ (ہر) جو ایک یا اک کے ساتھ برتا جاتا ہے۔ جیسے۔ ہر ایک آدمی نے یہی کہا۔ ہر ایک دوست کوشش کر رہا تھا۔ ہر ایک نارنگی داغدار ہے۔ ہر اک آم کھٹا ہے وغیرہ۔ اگر لفظ (ہر) کو مکرر لائیں تو ایک یا اک کے ساتھ نہیں بولتے۔ جیسے:۔

ہر ہر آدمی یہی کہہ رہا ہے۔ ہر ہر گھوڑے کے آگے گھانس ڈالدی۔

مگر بجائے ہر ہر کہنے کے ایک ایک کہنا زیادہ فصیح ہے۔ جیسے:۔

ایک ایک آدمی یہی کہہ رہا ہے۔ ایک ایک گھوڑے کے آگے گھانس ڈالدی

بعض جگہ اسم عام کی تکرار سے صفت استغراقی کے معنی پیدا کئے جاتے ہیں جیسے:۔ کلی کلی کھل گئی۔ آدمی آدمی بھاگ پڑے۔ بچہ بچہ چیخ اُٹھا۔

کبھی لفظ (کیا) سے ہر ایک کے معنی لئے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ کیا چھوٹا کیا بڑا سب کشتی دیکھ رہے تھے۔ کیا بچہ کیا بوڑھا سب خوشیاں منا رہے تھے۔

صفتِ اشارہ

ایسا کلمہ جو کسی اسم پر خصوصیت کے لئے بولا جائے۔ جیسے:۔ یہ خالد ہے وہ ولید ہے۔ یا۔ یہ درخت ہے۔ وہ جانور ہے۔

اُردو میں کلمہ (یہ) اشارہ قریب کے لئے ہے۔ جیسے:۔ یہ لڑکا ہے۔ یہ لڑکی ہے۔ یہ گھوڑیاں ہیں۔ یہ گھوڑے ہیں۔

لفظ (یہ) واحد میں (اس) اور جمع میں (ان) سے بعض حالتوں میں بدل جاتا ہے۔ جیسے:۔ اس لڑکے کو بُلاؤ۔ اِن مزدورں سے کہو۔ اس آدمی کا گھر کہاں ہے۔ اِن لڑکیوں کی اوڑھنیاں رنگ دو۔ اس کٹورے میں دودھ لے آؤ۔ اِن کلھیوں میں کھیلیں بھروں گی۔

اظہارِ توثیق کے لئے بجائے یہ کے یہی۔ اور بجائے اس کے اسی۔ اور بجائے اِن کے اِنہی بولا جاتا ہے۔ جیسے:۔ یہی آدمی کل آیا تھا۔ اسی گھوڑے کے سُم نہیں گے۔ انہی لڑکوں کو بُلایا ہے۔

اور کلمہ (وہ) اشارہ بعید کے لئے آتا ہے۔۔ وہ کبوتر اڑ رہے ہیں۔ وہ ریل جا رہی ہے۔ وہ موٹر کھڑی ہے۔ وہ مُرغیاں چُگ رہی ہیں۔

لفظ وہ بھی بعض حالتوں میں (اُس) اور (اُن) بدل جاتا ہے۔ جیسے:۔ اُس آدمی نے بندوق چلائی۔ اُن لوگوں سے جاکر دریافت کرو۔ اُس گھوڑی کا سم پھٹ گیا تھا۔ اُن جانوروں کو اُڑا دو۔ وغیرہ۔

توثیق کے لئے بجائے (اُس) کے (اُسی) اور بجائے (اُن) کے (اُنہی) برتا جاتا ہے۔ جیسے:۔ اُسی لڑکے کی شرارت ہے۔ انہی لڑکیوں کو پڑھانا تھا۔
تنبیہ۔ تمام کلمات جن کا ذکر ہوا۔ جب اسم پر آئیں گے تو صفت کہلائیں گے اور جب بلا اسم کے بولے جائیں گے تو ضمیر ہوں گے۔ جیسے:۔ یہ آیا۔ وہ گیا اس نے مارا۔ اُس نے کہا۔ اسی کا ذکر تھا۔ اُسی کو بُلایا تھا۔ اُن سے کوئی کام نہیں۔ انہی کو پڑھانا ہے۔ ہر کوئی گاتا چلا آتا ہے۔ ہر ایک سے ملا کرو۔ وغیرہ۔ یہاں یہ تمام الفاظ ضمیر ہیں۔ اور
دو مزدور لے آؤ۔ کئی آدمی آگئے۔ یہ لڑکا شریر ہے۔ وہ لڑکی ذہین ہے پنجابی لوگ آرہے ہیں۔ کتنا آٹا لاؤں وغیرہ یہ کلمات صفت ہیں۔

کہانی

ذیل کی کہانی میں سے صفات کو قسم وار بتاؤ:۔
ایک میلے میں دو ماسٹر اور اُن ماسٹروں کے ساتھ چند لڑکے تماشا دیکھ رہے تھے۔ ایک پنجابی نے ایک پیالہ پیش کیا۔ اُس پیالہ میں خشک آٹا بھرا ہوا تھا۔ اس پنجابی نے ہر ایک تماشائی کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اس پیالہ میں خشک آٹا بھرا ہوا ہے۔ اس آٹے کے نیچے آٹھ دوانیاں ہیں۔ جو لڑکا بغیر ہاتھ لگانے کے صرف اپنے مُنہ سے ان دوانیوں کو نکال لے وہ دوانیاں اسی لڑکے کو دیدی جائیں گی۔ ہر کوئی لڑکا اُن دوانیوں کے شوق میں بڑھتا اور اُس پیالہ میں مُنہ ڈالتا۔ سانس کے ساتھ اس لڑکے کی ناک اور مُنہ میں سوکھا

آٹا چڑھ جاتا اور ہر لڑکا گھبرا کر چلا آتا۔ دوسرے لڑکے کے آنے پر وہ پنجابی پھر آٹے سے پیالہ کو بھر دیتا۔ جب بہت سے لڑکے ناکام رہے تو ایک لڑکا جو ہوشیار اور سمجھدار تھا بڑھا اور اس نے اس پنجابی سے پوچھا کہ جو دوانیاں اس پیالہ میں اس آٹے کے نیچے ہیں ان دوانیوں کے لئے صرف یہی شرط ہے کہ بغیر ہاتھ پیر لگانے کے صرف مُنہ سے نکال لی جائیں۔ خواہ نکالنے والا کسی طرح نکالے۔ پنجابی نے کہا کہ ہاں۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس پیالے کو مُنہ کی حرکت سے اوندھا نہ کیا جائے۔ اس لڑکے نے پھر پوچھا کہ کوئی شرط۔ تو اُس پنجابی نے اپنی گردن ہلا کر انکار کیا۔ اس معلومات کے بعد وہ لڑکا اطمینان کے ساتھ اپنا رومال بچھا کر اس رومال پر بیٹھ گیا اور اپنی دونوں آنکھیں بند کر کے اُس پیالہ میں ترچھی پھُونکے مارنی شروع کر دیں۔ جن پھونکوں سے وہ اُڑنا شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ تمام آٹا اُڑا دیا اور اُن دوانیوں کو جو اُس پیالہ کی تہ میں تھی بآسانی مُنہ سے نکال لیا۔ سب لوگوں نے اس لڑکے کی عقلمندی کی تعریف کی۔ اور اس پنجابی نے پانچ روپیہ اور اُس لڑکے کو انعام دئے۔

صفات کی نوعیّت

ذیل کے جملوں میں صفت کے کلموں کی تفصیل بیان کرو:۔
طالب العلم کو ذیل کے جملوں میں ذیل کی باتیں بتانی چاہئیں:۔

(۱) صفت کی قسم۔
(۲) صفت کی جنس یعنی مذکر ہے یا مؤنث یا دونوں میں مشترک۔
(۳) صفت واحد ہے یا جمع یعنی تعداد۔
(۴) صفت کی حالت یعنی صفت اور موصوف کو الگ الگ بتانا۔

مشقی جملے

جوہر بہت ہوشیار ہے۔ بنگالی سپنیرا تماشا دکھارہا ہے۔ چار گرہ ململ ٹوپی کے واسطے لادو۔ کچھ دوست آئے ہیں پان بنوالاؤ۔ زید بکر سے سوایا بلکہ ڈیوڑھا ہے۔ بکر کی دونوں مرغیوں کو بلی توڑ گئی۔ ساری لڑکیاں حاضر ہوگئیں۔ ہر کسی آدمی سے دوستی اچھی نہیں۔ ہر طرف اندھیرا ہورہا ہے۔ آج چار اک میہمان آنے والے ہیں۔ اس کو اسکول جاتے ہوئے پانچواں مہینہ ہے۔ وہ تیسرا ہولڈر میں لوں گا۔ سب کے سب گھر والے کہاں چلے گئے۔ ساری کی ساری امبیاں آندھی سے جھڑ گئیں۔ ان مٹھی بھر دانوں میں کیا بھلا ہوگا۔ یہ لڑکی ہر وقت کھیلتی رہتی ہے۔ ایک پنجابن کپڑا بیچ رہی ہے۔ تمہارا بچہ توانا ہے۔ یہ لڑکی خوبصورت ہے۔ عربی زبان نہایت با قاعدہ اور وسیع ہے۔

بحث فعل یعنی علم صرف

اس سے پہلے کہ فعل کی بحث شروع کی جائے یہ بتا دینا مناسب ہے کہ

اسم کا بیان جو ابتدائے کتاب میں ہم نے کیا ہے۔ اس میں اسم مصدر، اسم فاعل اسم مفعول کا ذکر چھوڑ دیا اس لئے کہ مصدر سے افعال بنتے ہیں اور اسم فاعل اور اسم مفعول شبہ فعل میں داخل ہیں۔ اور جگہ بحث کرنے سے یہی بہتر سمجھا کہ فعل اور شبہ فعل میں ان کا ذکر کیا جائے۔

یہاں کچھ مختصر سا ذکر اسم مصدر کا کریں گے اور اسی طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کا شبہ فعل میں۔

مصدر۔ ایسے اسم کو کہتے ہیں جس سے کرنا یا سہنا یا ہونا بلا زمانہ کی قید کے پایا جائے۔ جیسے:۔ بھاگنا۔ دوڑنا۔ اُچھلنا۔ کودنا۔ اُٹھانا۔ بٹھانا۔ بجنا۔ بکنا۔ پسنا۔ پٹنا۔ لٹنا۔ وغیرہ۔

مصدر کی علامت۔ اسم مصدر کے آخر میں ہمیشہ (نا) ہوتا ہے اور اس لفظ (نا) کو اگر گرا دیا جائے تو جو باقی رہے گا وہ امر کا صیغہ ہو گا۔ جیسے:۔ بولنا۔ تولنا۔ گھولنا۔ چبانا۔ سُننا۔ لوٹنا۔ کھانا۔ پینا۔ بجانا۔ کاتنا۔ سونا جاگنا۔ وغیرہ۔

اگر مصادر بالا میں سے لفظ (نا) کو گرا دیں تو۔ بول۔ تول۔ گھول چبا۔ سُن۔ لوٹ۔ کھا۔ پی۔ بجا۔ کات۔ سو۔ جاگ۔ امر کے صیغے باقی رہ گئے۔ اگر کسی لفظ کے آخر میں (نا) ہو مگر اس کے گرا دینے سے جو لفظ باقی رہے وہ صیغہ امر نہ ہو تو ایسے لفظ کو اسم مصدر نہیں کہتے۔ جیسے۔ دانا۔ بینا۔ نانا۔ کانا۔ تانا۔ وغیرہ۔ کیونکہ (نا) گرا دینے کے بعد۔ دا۔ بی۔ نا۔ کا۔ تا۔ باقی رہے۔

جو اُردو میں نہ تو صیغہ امر ہیں نہ یہاں بامعنی لفظ ہیں. اس لئے یہ کلمات اسم مصدر نہیں ہیں۔ اُردو میں اسم مصدر کی دو قسمیں ہیں۔

(الف) **مصدر مجرد**۔ یعنی ایک ایسا کلمہ جو مصدری معنی کے لئے بنایا گیا ہو۔

(ب) **مصدر مرکب**۔ ایسے کلمے جن کو ملا کر معنی مصدری حاصل کئے جائیں جیسے:۔ دے دینا۔ کھا لینا۔ اُٹھا دینا۔ لوٹ لینا۔ نوچ لینا۔ کھا پی لینا۔

اب دونوں قسموں میں سے ہر ایک قسم کی پھر دو دو قسمیں ہیں:۔

ایک **مثبت**۔ یعنی جس سے کسی کام کا کرنا یا سہنا یا ہونا بلا قید زمانہ کے پایا جائے۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں دکھایا گیا ہے۔

دوسرے **منفی**۔ یعنی ایسا اسم مصدر جس سے کسی کام کا نہ کرنا۔ یا نہ سہنا۔ یا نہ ہونا ظاہر کیا جائے۔ جیسے:۔ نہ جانا۔ نہ دیکھنا۔ نہ رونا۔ نہ پڑھنا۔ نہ بولنا وغیرہ نفی کے لئے لفظ (نہ) برتا جاتا ہے۔ جیسے:۔ کام وہ نہیں کرتا۔ کیا تمہیں وہاں جانا نہیں۔ تم کچھ مت بولنا۔ دیکھنا سونا مت۔ مولی ہرگز نہ کھانا۔ لفظ (نہیں) اور (مت) مصدر سے پہلے اور بعد میں دونوں طرح حسب موقع بولا جاتا ہے۔ مگر لفظ (نہ) ابتدا، میں بولتے ہیں۔ بمعنی نفی یا نہی مصدر کے بعد نہیں بولتے۔

جُدا جُدا معنی کے متواتر دو مصدروں میں لفظ (نہ) کا استعمال خواہ ہر مصدر سے پہلے کیا جائے۔ یا صرف دوسرے مصدر سے پہلے دونوں طرح درست ہے۔

جیسے:۔ نہ آنا نہ جانا۔ نہ کھانا نہ پینا۔ نہ گانا نہ بجانا۔ نہ کودنا نہ اُچھلنا۔

یا

آنا نہ جانا۔ کھانا نہ پینا۔ گانا نہ بجانا۔ کودنا نہ اُچھلنا۔

دہلی کے زباندان لفظ (نا) کے الف کو بحالت تذکیر و تانیث یا وحدت و جمع یا بعض اور صورتوں میں یائے مجہول یا یائے معروف سے بدل دیتے ہیں جیسے: سبق پڑھنا ہے۔ غزلیں لکھنی ہیں۔ شعر کہنے ہیں۔ باتیں کرنی ہیں۔ قاعدے بتانے ہیں۔ خط لکھوانا ہے۔ آپ کے کہنے کی بموجب آیا ہوں۔ اُن کو بُلانے سے آپ کا مدعا کیا ہے۔ مینہ برسنے سے کھیتی ہری ہو گئی۔ آپ کے آنے پر میں جاؤں گا۔

مصدر کے متعلق اس مختصر بیان کے بعد اب فعل کی بحث شروع کی جاتی ہے

فعل کے معنی ہیں کام اور اصطلاح صرف میں فعل ایسے کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کرنا یا ہونا۔ یا سہنا۔ بقید زمانہ سمجھا جائے۔

تنبیہ۔ فعل لازم تام اور فعل متعدّی معروف سے۔ کرنا۔ یا۔ نہ کرنا۔ اور فعل لازم ناقص سے ہونا۔ یا نہ ہونا۔ اور فعل متعدّی مجہول سے خواہ وہ کسی قسم کا ہو۔ سہنا۔ یا نہ سہنا۔ پایا جاتا ہے۔ یہاں ضرورتاً یہ ذکر کر دیا ہے۔ اس کو طالب العلم اقسام فعل پڑھنے کے بعد بخوبی سمجھ لیگا۔

فعل سے کرنا یا نہ کرنا۔ اور ہونا یا نہ ہونا۔ اور سہنا یا نہ سہنا۔ ذیل کے طریقوں میں سے کسی طریق پر پایا جانا ضروری ہے۔

(الف) آیا فعل کسی کرنے یا ہونے یا نہ ہونے والے پر ختم ہو جاتا ہے

(ب) یا فعل کا اثر کرنے یا نہ کرنے یا ہونے یا نہ ہونے والے سے گزر کر کسی سہنے یا نہ سہنے والے شخص یا شخصوں یا چیزوں تک پُہنچتا ہے۔

(ج) یا فعل کے کرنے یا نہ کرنے یا ہونے یا نہ ہونے والا مذکور ہے۔ یا بجائے اس کے صرف سہنے یا نہ سہنے والے کا ذکر ہے۔

(د) یا فعل سے کرنے یا ہونے یا سہنے کا ظاہر کرنا مقصود ہو۔ یا نکرنے یا نہ ہونے یا نہ سہنے کا۔

(ہ) یا فعل سے کسی کام کا کرنا۔ یا ہونا۔ یا سہنا ظاہر ہوتا ہو۔ یا نہ کرنا یا نہ ہونا۔ یا نہ سہنا۔

(و) یا فعل سے کسی اسم یا ضمیر یا صفت کا لگاؤ کسی دوسرے اسم یا ضمیر یا صفت سے بیان کرنا مقصود ہو۔

بیان بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف مطالب و اغراض کے لئے افعال میں تغیّر و تبدّل زمانہ کے معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے۔

اسی قسم کے تغیّر و تبدّل بقید زمانہ کو اصطلاح صرف میں لوازم فعل کہا جاتا ہے ہر فعل ذیل کی چار صورتوں میں سے کسی نہ کسی صورت کے بموجب ضرور ہو گا۔

(۱) تو فعل لازم تام ہو گا یا لازم ناقص۔

(۲) یا فعل کسی قسم کا متعدّی ہو گا۔

(۳) فعل متعدی یا معروف ہو گا یا مجہول۔

(۴) ان میں سے ہر ایک قسم کا فعل یا مثبت ہوگا یا منفی۔
ان تمام باتوں کو صرف اُردو میں قرینہ فعل کہتے ہیں۔
فعل بروئے معنی۔ یا تو:۔
(۱) خبریہ ہوگا۔ یعنی کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے یا ہونے یا نہ ہونے یا سہنے یا نہ سہنے کی خبر دیتا ہو۔
(۲) یا شرطیہ ہوگا۔ یعنی کسی فعل کے کرنے یا نکرنے وغیرہ کو بطور شرط یا تمنّا ظاہر کرتا ہو۔
(۳) یا احتمالیہ ہوگا۔ یعنی اس سے کسی کام کے کرنے یا نکرنے وغیرہ میں احتمال یا شک بیان کیا جائے۔
(۴) یا امریہ ہوگا۔ یعنی جس سے کسی حکم یا التجا یا دُعا کا اظہار ہوتا ہو۔
(۵) یا مشابہ بفعل ہوگا۔ یعنی جس فعل سے کسی کام کا کرنا یا نکرنا وغیرہ بلاقید زمانہ کے پایا جائے۔
ان تمام باتوں کو علم صرف میں نوع فعل کہتے ہیں۔
یہ ہم لکھ آئے ہیں کہ فعل میں زمانہ ہوتا ہے۔ زمانہ تین ہیں۔
(۱) **ماضی**۔ یعنی گزرا ہوا۔ خواہ قریب ہو یا بعید۔
(۲) **حال**۔ یعنی موجودہ زمانہ۔
(۳) **مستقبل**۔ یعنی آنے والا زمانہ۔
علمِ صرف میں ان کو زمانہ کہتے ہیں۔

چونکہ فاعل فعل پر مقدم ہے اس لئے فعل کے بتانے سے پہلے ہم فاعل کا بیان کرتے ہیں:۔

فاعل۔ ایسا اسم یا ضمیر جس سے کسی فعل کا تینوں زمانہ میں سے کسی زمانہ میں صادر ہونا پایا جائے۔ جیسے جوہر آیا۔ طاہر گیا۔ یہ بولا وہ بھاگا۔ وغیرہ۔ ان مثالوں میں جوہر۔ طاہر۔ یہ۔ وہ فاعل ہیں۔

تنبیہ: صفت فاعل نہیں ہوتی۔ اگر بجائے فاعل صفت واقع ہو تو اس کو اسم فاعل کہیں گے۔ اسم فاعل کا بیان شبہ فعل میں آئے گا۔

فعل لازم تام۔ ایسا فعل جو اپنے فاعل کے ساتھ مل کر پورا ہو جائے اور مطلب سمجھنے کے لئے کسی اور کلمہ کی ضرورت نہ رہے۔ جیسے:۔

زید کودا۔ ولید سویا۔ یہ ہنسا۔ وہ رویا۔ ان جملوں میں کودا۔ سویا۔ ہنسا۔ رویا فعل ہیں۔ زید۔ ولید۔ یہ۔ وہ۔ فاعل ہیں۔ فعل و فاعل کے ملنے سے بات پوری ہو گئی ہے۔

تنبیہ۔ پوچھنے یا سوال کرنے یا قرینہ قایم ہونے کی حالت میں فاعل یا فعل۔ یا دونوں حذف کر دئے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ کیا موہن آیا۔ جواب۔ ہاں آیا۔ یہاں فاعل حذف ہو گیا۔ کیا زید گیا۔ جواب ہاں فعل اور فاعل دونوں حذف ہو گئے۔ کون آیا۔ جواب۔ زید۔ فعل حذف ہو گیا۔

فعل لازم ناقص۔ ایسا اسم۔ یا ضمیر یا صفت جس سے کسی صدور یا وقوع فعل کا ظاہر کرنا مقصود نہ ہو۔ بلکہ فعل کا اثبات اور قیام بیان کرنا مطلوب ہو۔ اس کو اسم کہیں گے نہ کہ فاعل۔ کیونکہ فاعل سے صدور فعل ہوتا ہے اور فاعل فعل لازم سے مل کر پورا جملہ ہوتا ہے لیکن اسم یا ضمیر یا صفت۔ اپنی خبر سے مِل کر پورا جملہ نہیں ہوتے (خبر کے متعلق ہم مفعول کے بعد بیان کریں گے) اب مثالیں دیکھو۔

جوہر ہنس مکھ ہے۔ طاہر نیک ہے۔ صالح جھوٹا ہے۔ موہن بیمار ہو گیا۔ سوہن پاگل بن گیا۔ سُندر سوتی رہی۔ کنہیا گنہگار ٹھہرا۔ وہ شریر نکلا۔ یہ دیوانہ ہو گیا۔ ڈرپوک رو پڑا۔ بہادر ہنسنے لگا۔ ان مثالوں میں جوہر۔ طاہر۔ صالح۔ موہن۔ سوہن۔ سندر۔ کنہیا۔ وہ۔ یہ۔ ڈرپوک بہادر۔ اسم ہیں نہ کہ فاعل۔ کیونکہ ان سے صدور کسی فعل کا نہیں ہوا بلکہ ان میں قیام و اثبات فعل ہے اور یہ اسم اپنی اپنی خبر یعنی ہنس مُکھ نیک۔ جھوٹا۔ بیمار۔ پاگل۔ سوتی۔ گنہگار۔ شریر۔ دیوانہ۔ رو۔ ہنسنے سے مل کر پوری بات ظاہر نہیں کرتا۔

ناقص افعال اُردو میں کلمات۔ ہے۔ ہیں۔ ہو۔ ہوں (بواو مجہول) ہوں (بواو معروف) اور تھا۔ تھے۔ تھی۔ تھیں۔ اور کلمہ سہی۔ ہمیشہ فعل ناقص لازم ہوتے ہیں۔

تنبیہ۔ یہ لفظ سہی۔ اُس واحد مؤنث صیغہ کے علاوہ ہے جو مصدر سہنا
کی ماضی کا صیغہ ہے کیونکہ سہنا مصدر متعدی ہے اور فعل ناقص فعلِ متعدی
سے نہیں آتا۔

اب ہم وہ مصدر لکھتے ہیں جو خود اور اُن کے مشتقات فعل تام لازم
اور فعل ناقص لازم۔ دونوں میں برتے جا سکتے ہیں۔

مجرد مصادر میں سے۔ نکلنا (ظاہر ہونے کے معنی میں) بننا (بے کے زبر سے)
رہنا۔ پڑنا۔ ٹھہرنا۔ لگنا۔ آنا۔ ہونا۔

مصادر مرکّب۔ بن جانا (بے کے زبر سے) دکھائی دینا۔ معلوم ہونا۔ نظر
آنا۔ ہو جانا۔

ناقص لازم کے استعمال کی مثالیں سُنو:۔

ناقص لازم۔ جوہر ذہین نکلا۔ وہ دُلہن بنی۔ موہن سوتا رہا۔ سوہن
گر پڑا۔ میں قصوروار ٹھہرا۔ ولید کے پتھر لگا۔ اُسے پھریری آئی۔ محمود جاگتا رہا۔
زید حاضر ہوا۔ ڈاکٹر پاگل بَن گیا۔ اونٹ دکھائی دیا۔ امرود میٹھا معلوم ہوا۔
عَلَم نظر آئے۔ کِشنی بیمار ہو گئی۔

تنبیہ۔ جب اسم یا ضمیر سے کسی فعل کا اثبات پایا جائے اُسے اسم کہیں گے
اور وہ فعل لازم ناقص کہلائے گا۔

فعل متعدی۔ اس فعل کے سمجھانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم مفعول
کی تعریف اوّل لکھیں۔

مفعول۔ ایسے اسم یا ضمیر کو کہتے ہیں جس پر فعل کا واقع ہونا بیان کیا جائے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:۔

(الف) ایسا مفعول جس کا فاعل لفظاً مذکور ہو۔ جیسے:۔ جوہر نے سوہن کو مارا۔ اس مثال میں جوہر فاعل ہے جو لفظاً مذکور ہے۔ اور سوہن مفعول جس پر فعل واقع ہوا۔

اُردو میں دو سے زیادہ مفعول نہیں آتے پہلے مفعول کو مفعول اوّل اور دوسرے مفعول کو مفعول ثانی کہتے ہیں۔ اور علامت مفعول بشرط ضرورت مفعول اوّل کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے:۔ طاہر نے صالح کو ہولڈر دیا۔
اس مثال میں طاہر فاعل ہے اور صالح مفعول اوّل اور ہولڈر مفعول ثانی۔

تنبیہ۔ مفعول یا تو اسم ہوگا۔ یا ضمیر ہوگی۔ اسم فعل کا بیان شبہ فعل میں آئے گا۔

مفعول اور خبر کا فرق۔ فعل لازم کا مفعول اُردو میں نہیں ہوتا۔ فعل ناقص لازم کے لئے جو کلمہ بجائے مفعول استعمال کیا جاتا ہے اُس کو خبر کہتے ہیں نہ کہ مفعول۔ کیونکہ فعل لازم ناقص میں جو اسم یا ضمیر یا صفت بجائے مفعول واقع ہوتی ہے اِس لئے قیام فعل کا اس کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے۔ نہ کہ اس پر وقوع فعل۔ جیسے:۔ محمود ہنس پڑا۔ یہاں پڑا فعل لازم ناقص ہے اور محمود اس کا اسم۔ اور ہنس خبر۔ اچھی طرح مجھے ہنسی آتی ہے میں آتی ہے فعل لازم ناقص ہے اور مجھے اسم۔ اور ہنسی خبر۔

(ب) ایسا مفعول جس پر وقوع فعل کا ہونا ظاہر کیا جائے۔ مگر اس فعل کے فاعل کا لفظاً ذکر نہ ہو۔ اس کو مفعول مالم یسمّٰی فاعلہٗ کہتے ہیں۔ جیسے:۔ ڈھول بجا۔ بشن پٹا۔ دھان کٹے۔ مونج کٹی۔ اِن مثالوں میں۔ ڈھول بشن دھان۔ مونج۔ مفعول مالم یسمّٰی فاعلہٗ ہیں۔

تنبیہ۔ اگر قرینہ قائم ہو تو مفعول۔ یا فعل۔ یا دونوں حذف بھی کر دیئے جاتے ہیں۔ جیسے۔ سوال۔ محمود نے کس کو مارا؟ جواب۔ حامد کو۔ یہاں فعل حذف ہو گیا۔ اسی طرح۔ سوال کون پٹا؟ جواب۔ سوہن۔ یہاں بھی فعل حذف ہو گیا۔ سوال کیا جوہر نے کتاب پڑھ لی؟ جواب پڑھ لی۔ یا کیا نارنگیاں بک گئیں۔ جواب بک گئیں۔ ان مثالوں میں مفعول مالم یسمّٰی فاعلہٗ حذف ہو گئے۔ سوال کیا تم نے زید کو پکارا۔ جواب ہاں۔ یا سوال۔ کیا ناج بک گیا؟ جواب۔ جی ہاں۔ ان مثالوں میں فعل اور مفعول اور مفعول مالم یسمّٰی فاعلہٗ حذف ہو گئے۔

فعل متعدی۔ ایسا فعل کہ صرف فاعل کے ظاہر کرنے سے سُننے والے کو کہنے والے کا پورا مدعا معلوم نہ ہو بلکہ فاعل کے سوا مفعول کی بھی ضرورت ہو جیسے:۔ زید نے گنّا چوسا۔ بکر نے ولید کو مٹھائی دی۔ اِن مثالوں میں اگر گنّا اور ولید مفعول اوّل اور مٹھائی ثانی کا ذکر نہ کریں تو صرف زید نے چوسا اور بکر نے دی یا بکر نے ولید کو دی۔ کہنے سے پوری بات نہیں ہوتی۔ زبان اُردو میں فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں:۔

(۱) **متعدی بنفسہ**۔ ایسا فعل جو متعدی معنی کے لئے ہی وضع کیا گیا ہو۔
جیسے:۔ لکھنا۔ پڑھنا۔ دیکھنا۔ چوسنا۔ کترنا۔ کھانا۔ پینا۔ وغیرہ۔ ان مصادر کا فعل لازم نہیں آتا۔

(۲) **لازم تام سے متعدی**۔ وہ فعل متعدّی جو فعل لازم تام سے بنایا جائے۔ جیسے:۔ رونا۔ ہنسنا۔ بیٹھنا۔ اُٹھنا۔ بھاگنا۔ دوڑنا۔ اُچھلنا۔ کودنا۔ جو لازم ہیں ان سے متعدی یوں آئیں گے۔ رُلانا۔ ہنسانا۔ بٹھانا۔ اٹھانا۔ بھگانا دوڑانا۔ اُچھالنا۔ کدانا۔

(۳) **متعدّی المتعدّی**۔ وہ فعل جو دو مفعولوں پر واقع ہو۔ جیسے:۔
تم نے مجھے روٹی کھلائی۔ بکر نے زید کو سبق پڑھایا۔

(۴) **متعدی بالواسطہ**۔ ایسا متعدّی المتعدّی فعل جس سے فاعل کے فعل کا مفعول یا مفعولوں پر براہ راست واقع ہونا ظاہر نہ ہو۔ بلکہ اس فعل کے واقع ہونے میں کوئی اور واسطہ ہو (واسطہ بیچ والا کو کہتے ہیں)۔
جیسے:۔ سوہن نے موہن سے آٹا منگوایا۔ زید نے مجھ کو کتاب دلوائی۔ محمود نے حامد سے حمید کو تار دلوایا۔

ان مثالوں میں آٹا۔ مجھ۔ کتاب۔ حمید۔ تار۔ مفعول ہیں۔ اور موہن سے اور حامد سے متعلق فعل ہیں۔ متعلّقات فعل کا بیان آگے آئے گا۔
یہ تم سمجھ گئے ہو گے کہ منگانے۔ اور دلوانے کا فعل خود فاعل سے سرزد نہیں ہوا بلکہ بیچ میں واسطہ ہے۔

فائدہ۔ افعال متعدی کے بنانے کے قاعدے اُردو میں بہت سے ہیں اور وہ بھی کلیہ نہیں۔ زیادہ سماعت پر منحصر ہیں۔ ان قاعدوں کو ہم تیسرے حصہ میں مفصّل بیان کریں گے۔ کیونکہ علم ہجا کی اصطلاحیں ان میں آئیں گی اور اس علم کا ذکر اس حصّہ میں نہیں کیا گیا۔

معروف و مجہول

فعل لازم معروف ہوتا ہے مجہول نہیں ہوتا۔ البتہ فعل متعدی معروف اور مجہول دونوں طرح برتا جاتا ہے۔

لیکن اردو میں ایسے افعال بھی ہیں جو مجہول ہی وضع کئے گئے ہیں کسی معروف سے نہیں بنائے گئے۔ جیسے :۔ ڈھول بجا۔ قافلہ لُٹا۔ کھیت کٹا۔ دھان کٹے وغیرہ۔

اب فعل معروف اور مجہول کی تعریف لکھی جاتی ہے :۔

(۱) **معروف**۔ وہ فعل متعدّی جس کا فاعل لفظاً مذکور ہو۔ اور فعل کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو۔ جیسے :۔

جوہر نے شربت پیا۔ مریم نے حمید کو مارا۔ سوہن نے کچوریاں کھائیں۔ ان مثالوں میں جوہر۔ مریم۔ سوہن۔ فاعل۔ لفظاً مذکور ہیں اور افعال پیا۔ مارا۔ کھائیں۔ کی نسبت اِن کی طرف ہے۔

(۲) **مجہول**۔ وہ متعدی فعل جس کے فاعل کا ذکر لفظاً نہ ہو۔ اور نہ کوئی قرینہ ایسا موجود ہو کہ جس سے فاعل معلوم ہو سکے۔ اور فعل اپنے مفعول کی

منسوب کیا جائے۔ جیسے: تنخواہ بٹی۔ کتاب لے لی۔ کرتہ سل گیا۔ زید پٹا۔ یہاں بانٹنے والے۔ لینے والے۔ سینے والے۔ پیٹنے والے کا جو فاعل ہیں ذکر نہیں اس لئے ان افعال متعدی کی نسبت مفعول کی طرف ہے۔ ایسے مفعول کو مفعول مالم یسمیٰ فاعلہ کہتے ہیں یعنی ایسا مفعول جس کے فاعل کا نام نہیں دھرا گیا۔

فعل متعدی مجہول دو قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) **مجہول معنوی**۔ وہ فعل متعدی جو مجہول معنی کے لئے ہی بنایا گیا ہو کسی فعل متعدی معروف سے نہ بنایا گیا ہو۔ جیسے:۔ دانے پھُنے۔ قند گھلا۔ گھنٹا بجا۔ وغیرہ۔

(۲) **مجہول وضعی**۔ وہ فعل متعدی جو معروف فعل سے مجہول بنایا جائے اُردو زبان میں مصدر متعدی معروف کی ماضی مطلق پر مصدر جانا بڑھا دینے سے فعل متعدی مجہول بن جاتا ہے۔ جیسے:۔

دیکھا جانا۔ لیا جانا۔ کھویا جانا۔ اُٹھایا جانا۔ وغیرہ۔

افعال مثبت و منفی

ہر قسم کے افعال کی دو قسمیں ہیں خواہ وہ لازم ہوں یا متعدی۔

(۱) **مثبت**۔ وہ افعال جن سے کسی کام کا کرنا یا ہونا۔ یا سہنا ظاہر کیا جائے جیسے زید سویا۔ بکر بھاگا۔ ولید نے گایا۔ خالد نے مونچ کوٹی۔

(۲) **منفی**۔ وہ افعال جن سے کسی کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا۔ یا نہ سہنا بیان کیا

جائے۔ جیسے:۔ میں نہیں گیا۔ تم مت آنا۔ وہ نہ آتا ہے نہ جاتا ہے۔ یہ نہیں پٹا۔
تنبیہ ۔ امر کے صیغوں پر جب کلمہ نفی آتا ہے تو اس کو نہی کہتے ہیں۔ نفی نہیں کہتے۔ جیسے:۔ مت کر۔ مت بول۔ نہ کر۔ نہ بول۔ وغیرہ ۔

فعلوں کا اشتقاق

اسم مصدر سے جو فعل بنائے جاتے ہیں ان سے فعل کے کسی زمانہ میں واقع ہونے کا ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے۔ زمانے تین ہیں:۔

(۱) **ماضی**۔ وہ زمانہ گزر چکا ہے۔
(۲) **حال**۔ وہ زمانہ جو گزر رہا ہے۔
(۳) **استقبال**۔ وہ زمانہ جو آنے والا ہے۔

افعال تصریحی

افعال تصریحی۔ یہ تین کلمات ہیں جو کسی مصدر سے تو مشتق نہیں مگر زمانہ کی صراحت ان سے ہوتی ہے اس لئے اوّل ان کا بیان کرتے ہیں۔

(۱) ہے ۔ یہ کلمہ اگر ماضی مطلق کے بعد لائیں تو قریب کے گزرے ہوئے زمانہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور اگر مصدر کے مادہ کے بعد لفظ (تا) بڑھا کر اس کو زیادہ کیا جائے تو موجودہ زمانہ کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے:۔ زید آیا ہے یعنی قریب گزشتہ زمانہ میں۔ اور زید آتا ہے یعنی اب موجودہ زمانہ میں۔ اس کی تبدیلی مختلف صیغوں میں حسب ذیل ہوتی ہے:۔

واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم
وہ ہے وہ ہیں تو ہے تم ہو (بواو مجہول) میں ہوں (بواو معروف) ہم ہیں
تذکیر و تانیث کے لئے ان میں کچھ ادل بدل نہیں ہوتی۔

(۲) **تھا**۔ یہ کلمہ ماضی بعید۔ یا ماضی استمراری کا زمانہ ظاہر کرتا ہے اس میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں ان کی صورت یہ ہے۔

جنس واحد غائب۔ جمع غائب واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم
مذکر۔ وہ تھا۔ وہ تھے تو تھا تم تھے۔ میں تھا ہم تھے
مؤنث۔ وہ تھی وہ تھیں تو تھی۔ تم تھیں۔ میں تھی۔ ہم تھے

(۳) **گا**۔ یہ لفظ استقبال کے زمانہ ظاہر کرنے کے لئے بولتے ہیں۔ اس میں تغیّر و تبدّل حسب ذیل ہوتا ہے:۔

جنس واحد غائب۔ جمع غائب واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم
مذکر۔ وہ لائے گا۔ وہ لائیں گے۔ تو لائے گا۔ تم لاؤ گے۔ میں لاؤں گا۔ ہم لائیں گے
مؤنث۔ وہ لائیگی۔ وہ لائیں گی۔ تو لائے گی۔ تم لاؤ گی۔ میں لاؤں گی۔ ہم لائینگے

افعال کی نوعیں

نوعوں کی تعریفیں تو تم پڑھ آئے ہو۔ اب ہم اشتقاق افعال کی بحث میں یہ بتائے دیتے ہیں کہ نوع دار افعال مشتق کون کون سے ہیں۔

نوعِ خبریہ۔ ماضی مطلق۔ ماضی قریب۔ ماضی بعید۔ ماضی استمراری۔

حال مطلق مستقبل۔ یہ چھ قسمیں نوع خبریہ کے متعلق ہیں۔

نوع احتمالی۔ ماضی احتمالی یا شکی۔ حال احتمالی۔ یہ دو قسمیں نوع احتمالی کی ہیں۔

نوع شرطیہ۔ ماضی شرطی یا تمنّی مضارع۔ یہ دو قسمیں نوع شرطیہ کی ہیں۔

نوع امریہ۔ صرف امر میں یہ نوع پائی جاتی ہے۔

نوع مشابہ بفعل۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول صفت حالیہ۔ صفت ماضیہ یہ چار قسمیں اس نوع کی ہیں۔

اب اشتقاق افعال کی بحث شروع کرتے ہیں اور پہلے مثبت افعال کو لکھیں گے۔

اشتقاق افعال

ماضی۔ ایسا فعل جو گزرے ہوئے زمانہ پر دلالت کرے اس کی چھ قسمیں ہیں ماضی مطلق۔ ماضی قریب۔ ماضی بعید۔ ماضی استمراری۔ ماضی احتمالی یا شکی یا ماضی شرطی یا تمنّی۔

تنبیہ۔ ماضی کو اکثر مصدر کے مادہ سے بناتے ہیں۔ مصدر کی علامت (نا) کو اگر گرا دیا جائے تو باقی مادہ مصدر رہ جاتا ہے جو امر کا صیغہ ہوتا ہے۔ جیسے لانا سے لا۔ آنا سے آ۔ وغیرہ۔

ماضی مطلق مثبت معروف

مادہ مصدر کے آخر حرف ساکن کو اگر وہ حرف ساکن (الف) یا (واؤ) نہ ہو۔

زبر کی حرکت دیکر الف بڑھا دیں تو یہ واحد غائب کا صیغہ ہو جائے گا۔ جیسے۔

مصدر	مادہ مصدر	صیغہ ماضی مطلق	مصدر	مادہ مصدر	صیغہ ماضی مطلق
چلنا	چل	چلا	ہلنا	ہل	ہلا
بیٹھنا	بیٹھ	بیٹھا	اٹھنا	اُٹھ	اُٹھا

یہ قاعدہ اکثریہ ہے۔ کلیہ نہیں۔ کیونکہ لینا اور دینا میں یائے مجہول کو یائے معروف سے بدل کر لیا اور دیا کہتے ہیں۔

اور ایسے ہی کرنا سے کیا اور مرنا سے مُوا۔ خلاف قاعدہ ہیں اور اگر مصدر کے مادہ کے آخر میں حرف (الف) یا (واو) ہو۔ تو مادہ مصدر پر لفظ (یا) بڑھا دینگے جیسے۔ لانا سے لایا اور کھونا سے کھویا۔ کھانا سے کھایا۔ اور بونا سے بویا وغیرہ مگر ہونا سے ہوا۔ جانا سے گیا۔ چھونا سے چھوا۔ اس قاعدہ کے بموجب نہیں۔

صیغہ مؤنث واحد غائب کے لئے اگر صیغہ مذکر واحد غائب کے لئے صرف حرف (الف) بڑھا دیا گیا ہو تو اس الف کو یائے معروف سے بدل دیں گے۔ جیسے۔ سوچا سے سوچی۔ کھینچا سے کھینچی۔ دوڑا سے دوڑی۔ چھوڑا سے چھوڑی اور اگر واحد مذکر غائب کے صیغے میں آخر کے الف سے پہلے یائے معروف مفتوح ہو تو الف کو گرا کر صرف (ے) کو ساکن کر دیں گے جیسے لیا سے لی۔ کیا سے کی۔ دیا سے دی۔ پیا سے پی۔ وغیرہ۔

مگر سینا۔ اور کھینا میں سیئی اور کھیئی خلاف قیاس ہے۔

اور اگر مادہ مصدر پر لفظ (یا) بڑھا دیا گیا ہو۔ تو بجائے (یا) کے ایسی

یائے معروف بولتے ہیں جس کے مرکز پر ہمزہ ہو۔ جیسے۔ لایا سے لائی۔ کھایا سے کھائی۔ بجایا سے بجائی۔ دکھایا سے دکھائی وغیرہ۔
مؤنث کے ہر صیغے کیلئے کچھ نہ کچھ تغیر و تبدل ہوتا ہے جو گردان سے واضح ہو جائیگا

گردان ماضی مطلق مثبت معروف

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ لایا	وہ لائے	تو لایا	تم لائے	میں لایا	ہم لائے
مؤنث	وہ لائی	وہ لائیں	تو لائی	تم لائیں	میں لائی	ہم لائے

فائدہ۔ جمع متکلم کا صیغہ مذکر و مؤنث کے لئے یکساں بولتے ہیں۔ کوئی فرق نہیں کرتے یہ بات یاد رکھنی چاہئے۔ ہرگز نہیں لکھی جائے گی۔

ماضی قریب مثبت معروف

ایسی ماضی جو قریب نہ گزرے ہوئے زمانہ کو ظاہر کرے۔ اس کو ماضی مطلق کے صیغوں کے آخر میں کلمہ (ہے) اور اس کی تبدیل شدہ صورتیں حسب موقع بڑھا دیتے ہیں۔

گردان ماضی قریب مثبت معروف

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ لایا ہے	وہ لائے ہیں	تو لایا ہے	تم لائے ہو	میں لایا ہوں	ہم لائے ہیں
مؤنث	وہ لائی ہے	وہ لائی ہیں	تو لائی ہے	تم لائی ہو	میں لائی ہوں	ہم لائے ہیں

ماضی بعید

ایسی ماضی جس سے گزرا ہوا بعید زمانہ سمجھا جائے۔ اس کو بھی ماضی مطلق کے صیغوں پر لفظ (تھا) اور اس کی بدلی ہوئی صورتیں صیغوں کے مناسب زیادہ کر دیتے ہیں۔

گردان ماضی بعید مثبت معروف

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ لایا تھا	وہ لائے تھے	تو لایا تھا	تم لائے تھے	میں لایا تھا	ہم لائے تھے
مؤنث	وہ لائی تھی	وہ لائی تھیں	تو لائی تھی	تم لائی تھیں	میں لائی تھی	ہم لائے تھے

ماضی استمراری

اس کو ماضی ناتمام کہتے ہیں۔ یہ ایسے افعال ہوتے ہیں جن سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا لگاتار ہوتے رہنا سمجھا جائے۔ یہ ماضی مادہ مصدر کے بعد لفظ (تا تھا) اور اس کی بدلی ہوئی صورتیں بڑھانے سے بناتے ہیں۔ جو گردان سے بخوبی معلوم ہو جائیں گی۔

گردان ماضی استمراری مثبت معروف

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ لاتا تھا	وہ لاتے تھے	تو لاتا تھا	تم لاتے تھے	میں لاتا تھا	ہم لاتے تھے
مؤنث	وہ لاتی تھی	وہ لاتی تھیں	تو لاتی تھی	تم لاتی تھیں	میں لاتی تھی	ہم لاتے تھے

ماضی احتمالی

اس کو ماضی شکی بھی کہتے ہیں۔ یہ ایسے افعال ہوتے ہیں جن سے گزرے ہوئے زمانہ میں کرنے یا ہونے کا احتمال یا شک ظاہر کیا جائے۔

اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر احتمال قوی کا بیان کرنا مقصود ہے تو لفظ (ہوگا) اور اس کی بدلی ہوئی صورتیں۔ اور اگر احتمال ضعیف ہو تو لفظ (ہو) اور اس کی بدلی ہوئی صورتیں۔ ہر ایک ماضی مطلق کے صیغوں پر زیادہ کی جاتی ہیں جو اس کی ہر دو گردانوں سے ظاہر ہوں گی۔

گردان ماضی احتمالی مثبت معروف

صیغہ	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر (ہوگا)	وہ لایا ہوگا	وہ لائے ہونگے	تو لایا ہوگا	تم لائے ہوگے	میں لایا ہونگا	ہم لائے ہوں گے
مؤنث	وہ لائی ہوگی	وہ لائی ہونگی	تو لائی ہوگی	تم لائی ہونگی	میں لائی ہونگی	ہم لائے ہوں گے
مذکر (ہو)	وہ لایا ہو	وہ لائے ہوں	تو لایا ہو	تم لائے ہو	میں لایا ہوں	ہم لائے ہوں
مؤنث	وہ لائی ہو	وہ لائی ہوں	تو لائی ہو	تم لائی ہو	میں لائی ہوں	ہم لائے ہوں

ماضی شرطی

اس کو ماضی تمنی بھی کہتے ہیں۔ ایسا فعل کہ جس سے زمانہ گزشتہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے وغیرہ میں شرط یا تمنا بیان کی جائے۔

اس ماضی کو یا تو مادہ مصدر بناتے ہیں اور مادہ مصدر کے بعد لفظ (تا) ہر ایک صیغہ کے لئے بعد تغیر و تبدل بڑھا دیتے ہیں۔ یا ماضی مطلق کے صیغوں پر لفظ (ہوتا) اور اس کی متغیرہ صورت ہر صیغہ کے مناسب بڑھا دیتے ہیں ان کی اول بدل گردان سے معلوم ہو جائے گی۔

گردان ماضی شرطی مثبت معروف

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر (تا)	وہ لاتا	وہ لاتے	تو لاتا	تم لاتے	میں لاتا	ہم لاتے
مؤنث	وہ لاتی	وہ لاتیں	تو لاتی	تم لاتیں	میں لاتی	ہم لاتے
مذکر (ہوتا)	وہ لایا ہوتا	وہ لائے ہوتے	تو لایا ہوتا	تم لائے ہوتے	میں لایا ہوتا	ہم لائے ہوتے
مؤنث	وہ لائی ہوتی	وہ لائی ہوتیں	تو لائی ہوتی	تم لائی ہوتیں	میں لائی ہوتی	ہم لائے ہوتے

یہ ماضی مثبت معروف کی اقسام بیان ہوئیں۔ اب ماضی مثبت مجہول کی قسمیں بیان کرتے ہیں۔

مگر یاد رکھو کہ مجہول معنوی کا چونکہ معروف نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کے بنانے کا بھی قاعدہ نہیں۔ یہ جو قاعدہ بیان کیا ہے یہ مجہول وضعی کے لئے ہے۔

واضح ہو کہ۔ ماضی مجہول کی بھی معروف کی طرح چھ قسمیں ہیں اور ہر ایک قسم کی ماضی مجہول۔ اسی قسم کی ماضی معروف سے اس طرح

بناتے ہیں۔ کہ مصدر جانا کی ماضی مطلق مثبت معروف کے صیغے بلحاظ
تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع اصل ماضی ہائے معروف کے صیغوں پر
زیادہ کر دیں۔ مذکر کے صیغوں میں تو اصل ماضی کے صیغوں کی وحدت
و جمع ملحوظ رکھی جائے گی۔ مگر مؤنث کے صیغوں میں سوائے جمع متکلم کے
جو مذکر کا ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ صرف واحد کا صیغہ لائیں گے اور
وحدت و جمع کا لحاظ مصدر جانا کے صیغے جو مجہول بنانے کے لئے بڑھائے
ہیں ان میں رکھیں گے۔ یہ عمل صرف ماضی مطلق میں ہوگا۔ اور ماضی مطلق
کے سوا باقی ماضیوں میں مصدر جانا۔ کا مناسب صیغہ ان الفاظ علامت
سے پہلے لائیں گے۔ جن سے ماضی کی قسموں میں امتیاز کیا جاتا ہے اور
مذکر میں تو مصدر جانا اور علامت امتیازی میں وحدت و جمع کا لحاظ ہوگا۔
مگر مؤنث کے صیغوں میں مصدر جانا کے صیغہ بھی واحد ہوں گے۔
سوائے جمع متکلم کے۔

گردان ماضی مطلق مجہول مثبت

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکّر	وہ لایا گیا	وہ لائے گئے	تو لایا گیا	تم لائے گئے	میں لایا گیا	ہم لائے گئے
مؤنث	وہ لائی گئی	وہ لائی گئیں	تو لائی گئی	تم لائی گئیں	میں لائی گئی	ہم لائے گئے

گردان ماضی قریب مجہول مثبت

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ لایا گیا ہے	وہ لائے گئے ہیں	تو لایا گیا ہے	تم لائے گئے ہو	میں لایا گیا ہوں	ہم لائے گئے ہیں
مؤنث	وہ لائی گئی ہے	وہ لائی گئی ہیں	تو لائی گئی ہے	تم لائی گئی ہو	میں لائی گئی ہوں	ہم لائے گئی ہیں

گردان ماضی بعید مجہول مثبت

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ لایا گیا تھا	وہ لائے گئے تھے	تو لایا گیا تھا	تم لائے گئے تھے	میں لایا گیا تھا	ہم لائے گئے تھے
مؤنث	وہ لائی گئی تھی	وہ لائی گئی تھیں	تو لائی گئی تھی	تم لائی گئی تھیں	میں لائی گئی تھی	ہم لائے گئے تھے

گردان ماضی استمراری مجہول مثبت

اس ماضی میں مصدر جانا کے بعد لفظ تھا بلحاظ وحدت وجمع اور تذکیر و تانیث کے اور زیادہ کیا جاتا ہے۔

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ لایا جاتا تھا	وہ لائے جاتے تھے	تو لایا جاتا تھا	تم لائے جاتے تھے	میں لایا جاتا تھا	ہم لائے جاتے تھی
مؤنث	وہ لائی جاتی تھی	وہ لائی جاتی تھیں	تو لائی جاتی تھی	تم لائی جاتی تھیں	میں لائی جاتی تھی	ہم لائے جاتے تھے

گردان ماضی احتمالی مجہول مُثبت

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر (ہو)	وہ لایا گیا ہو	وہ لائے گئے ہوں	تو لایا گیا ہو	تم لائے گئے ہو	میں لایا گیا ہوں	ہم لائے گئے ہوں
مؤنث	وہ لائی گئی ہو	وہ لائی گئی ہوں	تو لائی گئی ہو	تم لائی گئی ہو	میں لائی گئی ہوں	ہم لائے گئے ہوں
مذکر (ہوگا)	وہ لایا گیا ہوگا	وہ لائے گئے ہونگے	تو لایا گیا ہوگا	تم لائے گئے ہوگے	میں لایا گیا ہونگا	ہم لائے گئے ہونگے
مؤنث	وہ لائی گئی ہوگی	وہ لائی گئی ہونگی	تو لائی گئی ہوگی	تم لائی گئی ہوگی	میں لائی گئی ہونگی	ہم لائے گئے ہونگے

گردان ماضی شرطی مجہول مثبت

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر (تا)	وہ لایا جاتا	وہ لائے جاتے	تو لایا جاتا	تم لائے جاتے	میں لایا جاتا	ہم لائے جاتے
مؤنث	وہ لائی جاتی	وہ لائی جاتیں	تو لائی جاتی	تم لائی جاتیں	میں لائی جاتی	ہم لائے جاتے
مذکر (ہوتا)	وہ لایا گیا ہوتا	وہ لائے گئے ہوتے	تو لایا گیا ہوتا	تم لائے گئے ہوتے	میں لایا گیا ہوتا	ہم لائے گئے ہوتے
مؤنث	وہ لائی گئی ہوتی	وہ لائی گئی ہوتیں	تو لائی گئی ہوتی	تم لائی گئی ہوتیں	میں لائی گئی ہوتی	ہم لائے گئے ہوتے

فعل حال

اُردو میں فعل حال یا تو مُطلق ہوگا یا احتمالی ہوگا۔ حال مطلق اس طرح بناتے ہیں۔

کہ مادہ مصدر کے بعد لفظ (تا ہے) مذکر کے لئے اور لفظ (تی ہے) مؤنث کے لئے زیادہ کریں۔ مذکر کے لئے تو لفظ (تا) اور لفظ ہے میں وحدت و جمع کے لئے ادل بدل کی جائے گی۔ مگر مؤنث کے لئے سوائے صیغہ جمع متکلم کے لفظ (تی) تو واحد ہی رہے گا اور جمع کا عمل صرف لفظ ہے میں کیا جائے گا۔ جیسے :-

گردان فعل حال مطلق مثبت معروف

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ لاتا ہے	وہ لاتے ہیں	تو لاتا ہے	تم لاتے ہو	میں لاتا ہوں	ہم لاتے ہیں
مؤنث	وہ لاتی ہے	وہ لاتی ہیں	تو لاتی ہے	تم لاتی ہو	میں لاتی ہوں	ہم لاتے ہیں

اور حال احتمالی کو حال مطلق سے اس طرح بناتے ہیں کہ بجائے لفظ (ہے) اور اس کی بدلی ہوئی صورتوں کے لفظ (ہو) یا لفظ (ہوگا) لایا جائے۔ لفظ (ہو) اور اس کی بدلی ہوئی صورتوں میں وحدت و جمع کا عمل تو ہوتا ہے مگر تذکیر و تانیث میں کچھ تغیر نہیں ہوتا۔ البتہ لفظ (گا) میں بوجہ تذکیر و تانیث بھی تغیر ہوتا ہے جیسا کہ گردان سے معلوم ہو جائے گا۔

گردان فعل احتمالی مثبت معروف

(برصفحہ ۸۳)

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر (ہو)	وہ لاتا ہو	وہ لاتے ہوں	تو لاتا ہو	تم لاتے ہو	میں لاتا ہوں	ہم لاتے ہوں
مؤنث	وہ لاتی ہو	وہ لاتی ہوں	تو لاتی ہو	تم لاتی ہو	میں لاتی ہوں	ہم لاتے ہوں
مذکر (ہوگا)	وہ لاتا ہوگا	وہ لاتے ہونگے	تو لاتا ہوگا	تم لاتے ہوگے	میں لاتا ہونگا	ہم لاتے ہونگے
مؤنث	وہ لاتی ہوگی	وہ لاتی ہونگی	تو لاتی ہوگی	تم لاتی ہونگی	میں لاتی ہونگی	ہم لاتے ہونگے

فعل حال مجہول ہر دو قسم مذکورہ بالا، ماضی مُطلق سے بنائے جاتے ہیں کہ ماضی مُطلق کے بعد مصدر جانا کا مادہ (جا) ہر صیغہ میں بڑھا کر علامات فعل حال معروف ہر صیغہ کے مناسب جیسا کہ اوپر کی گردانوں میں بتایا گیا ہے زیادہ کر دیتے ہیں، اور لفظ (جا) میں کسی قسم کی ادل بدل نہیں کرتے۔

گردان فعل حال مطلق مجہول مثبت

جنس	واحد غائب	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ لایا جاتا ہے	وہ لائے جاتے ہیں	تو لایا جاتا ہے	تم لائے جاتے ہو	میں لایا جاتا ہوں	ہم لائے جاتے ہیں
مؤنث	وہ لائی جاتی ہے	وہ لائی جاتی ہیں	تو لائی جاتی ہے	تم لائی جاتی ہو	میں لائی جاتی ہوں	ہم لائے جاتے ہیں

گردان فعل حال احتمالی مجہول مثبت

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر (ہو)	وہ لایا جاتا ہو	وہ لائے جاتے ہوں	تو لایا جاتا ہو	تم لائے جاتے ہو	میں لایا جاتا ہوں	ہم لائے جاتے ہوں
مؤنث	وہ لائی جاتی ہو	وہ لائی جاتی ہوں	تو لائی جاتی ہو	تم لائی جاتی ہو	میں لائی جاتی ہوں	ہم لائے جاتے ہوں
مذکر (ہوگا)	وہ لایا جاتا ہوگا	وہ لائے جاتے ہونگے	تو لایا جاتا ہوگا	تم لائے جاتے ہوگے	میں لایا جاتا ہونگا	ہم لائے جاتے ہوں گے
مؤنث	وہ لائی جاتی ہوگی	وہ لائی جاتی ہونگی	تو لائی جاتی ہوگی	تم لائی جاتی ہوگی	میں لائی جاتی ہونگی	ہم لائے جاتے ہوں گے

فعل مُستقبل

وہ فعل جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا یا سہنا، زمانہ آیندہ میں ظاہر کیا جائے
اس کے بنانے کے پانچ قاعدہ ہیں:۔

(۱) مادہ مصدر کے آخر کا حرف اگر (الف) یا (واو) ہو تو ایسے مادّہ پر یائے مجہول ماقبل مکسور کے مرکز پر ہمزہ ہوز یادہ کرنے کے بعد لفظ (گا) اور اس کی مُبدلہ صورتیں جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ ہر صیغہ کے مُناسب بڑھادی جائیں گی جیسے:۔ آئے گا، جائے گا، دھوئے گا، روئے گا، وغیرہ۔
لیکن مصدر ہونا کا مُستقبل (ہوگا) بولتے ہیں، ہوئے گا غیر فصیح ہے۔

(۲) اگر مادّہ مصدر کے آخر میں یائے مجہول ہو تو، اس کے بعد صرف لفظ (گا)

اور اس کی بدلی ہوئی صورتیں بلحاظ تذکیر و تانیث زیادہ کر دیں گے۔ جیسے:۔
(لے) سے (لے گا)۔ (دے) سے (دے گا) وغیرہ۔
البتہ سینا، اور کھینا مصدر سے صیغہ مستقبل سیئے گا اور کھیئے گا اس قاعدہ کے خلاف ہے۔

(۳) اور اگر مصدر کے مادہ کا آخر حرف 'الف' یا 'واؤ' یا 'یائے مجہول ساکن' نہ ہو تو یائے مجہول بڑھا کر علامت (گا) اور اس کی بدلی ہوئی صورتیں بلحاظ مذکر و مؤنث زیادہ کی جائیں گی، جیسے:۔ ہٹ سے ہٹے گا، پھر سے پھرے گا، پی سے پیئے گا وغیرہ، مگر جمع غائب اور جمع متکلّم کے ہر قسم کے صیغوں میں گا، یا، گی سے پہلے نون غنّہ بعد یائے مجہول کے بڑھایا جاتا ہے۔ جیسے، وہ لائیں گے، وہ لائیں گی، ہم لائیں گے، البتہ مصدر ہونا میں چونکہ (ے) نہیں بڑھاتے اس لئے وہ ہوں گے، وہ ہوں گی، ہم ہوں گے، کہتے ہیں۔ اور صیغہ جمع حاضر مذکّر و مؤنث کے لئے اگر مادّہ مصدر کے آخر کا حرف الف، یا، واؤ، ہو تو الف یا واؤ کے بعد ایسا واؤ جس کے مرکز پر پیش والی ہمزہ ہو، گے یا گی سے پہلے لاتے ہیں، جیسے:۔ لاؤ گے، لاؤ گی، جاؤ گے، جاؤ گی، بوؤ گے، بوؤ گی وغیرہ مگر ایسا واؤ، مادہ ہو پر نہیں آتا۔ جیسے:۔ ہو گے۔ ہو گی۔

(۴) اگر مادہ مصدر کے آخر میں یائے مجہول ساکن ہو تو اُس کو واؤ مجہول ساکن سے بدل دیں گے۔ جیسے:۔ لے سے لو گے یا لو گی اور دے سے دو گے یا دو گی، مگر سینا اور کھینا کے مادّہ ہائے (سے) اور (کھے) میں یہ (ے) بدستور

رہتی ہے۔ اور اِس کے بعد واؤ مضموم جس کے مرکز پر ہمزہ ہو زیادہ کیا جاتا ہے
اور سیئوگے۔ اور کھیئو گی کہتے ہیں۔
صیغہ ہائے واحد متکلم مذکر و مؤنث میں جس مادّہ مصدر کے آخر میں الف یا واؤ
ہو تو ان کے بعد واؤ معروف جس کے مرکز پر ہمزہ مضموم ہو اور نون غنّہ لاتے ہیں جیسے:۔
لاؤں گا۔ لاؤں گی۔ پاؤں گا۔ پاؤں گی۔ سوؤں گا۔ سوؤں گی۔ وغیرہ
اور سوائے مصدر سینا اور کھینا کے جس مصدر کے آخر میں یائے مجہول
ساکن ہو اُس کو واؤ معروف سے بدل کر نُون غُنّہ زیادہ کرتے ہیں، جیسے:۔
لے سے لوں گا۔ لوں گی۔ دے سے دوں گا۔ دوں گی۔
سینا اور کھینا کے مادّہ (سے) اور (کھے) میں یہ (ے) بدستور رہے گی۔
جیسے:۔ سیئوں گا۔ سیئوں گی۔ کھیئوں گا۔ کھیئوں گی۔
(۵) جو چار صورتیں اوپر بیان کی گئیں، ان کے علاوہ مصدروں سے مُستقبل
بنانے میں مادّہ مصدر کے بعد واؤ ما قبل مضموم اور نُون غُنّہ بڑھاتے ہیں
اور پھر (گا) اور اس کی بدلی ہوئی صورتیں لاتے ہیں۔ جیسے:۔
بھاگوں گا۔ کھینچوں گا۔ جیوں گا۔ سُنوں گا۔ وغیرہ۔
اب ہم ان قاعدوں کے بموجب ہر قسم کی گردانیں لکھتے ہیں۔ جس سے
علامات مُستقبل کا تغیّر و تبدّل بھی جو ہر صیغہ میں ہوتا ہے معلوم
ہو جائے گا۔

گردان فعل مستقبل مثبت معروف

غائب	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ لائے گا	وہ لائیں گے	تو لائے گا	تم لاؤ گے	میں لاؤں گا	ہم لائیں گے
مؤنث	وہ لائے گی	وہ لائیں گی	تو لائے گی	تم لاؤ گی	میں لاؤں گی	ہم لائیں گے
مذکر	وہ بوئے گا	وہ بوئیں گے	تو بوئے گا	تم بوؤ گے	میں بوؤں گا	ہم بوئیں گے
مؤنث	وہ بوئے گی	وہ بوئیں گی	تو بوئے گی	تم بوؤ گے	میں بوؤں گی	ہم بوئیں گے
مذکر	وہ ہوگا	وہ ہوں گے	تو ہوگا	تم ہوگے	میں ہوں گا	ہم ہوں گے
مؤنث	وہ ہوگی	وہ ہوں گی	تو ہوگی	تم ہوگی	میں ہوں گی	ہم ہوں گے
مذکر	وہ دے گا	وہ دیں گے	تو دے گا	تم دو گے	میں دوں گا	ہم دیں گے
مؤنث	وہ دے گی	وہ دیں گی	تو دے گا	تم دو گی	میں دوں گی	ہم دیں گے
مذکر	وہ کہے گا	وہ کہیں گے	تو کہے گا	تم کہو گے	میں کہوں گا	ہم کہیں گے
مؤنث	وہ کہے گی	وہ کہیں گی	تو کہے گی	تم کہو گی	میں کہوں گی	ہم کہیں گے
مذکر	وہ گرے گا	وہ گریں گے	تو گرے گا	تم گرو گے	میں گروں گا	ہم گریں گے
مؤنث	وہ گرے گی	وہ گریں گی	تو گرے گی	تم گرو گی	میں گروں گی	ہم گریں گے

فعل مستقبل مجہول ماضی مطلق مثبت معروف سے بنایا جاتا ہے، کہ مذکورہ صیغوں
میں ہر صیغہ کے بعد مادہ مصدر جانا کا (جا) اور اس کے بعد لفظ (گا) بلحاظ وحدت و جمع

بڑھا دیا جائے، اور صیغہ ہائے مؤنث میں ماضی مطلق مثبت معروف ہر جگہ واحد رہے گا، اور مادّہ (جا) میں وحدت و جمع اور حاضر و غائب کا تغیّر ہوگا، اور اس کے بعد سوائے صیغہ جمع متکلم کے باقی صیغوں پر علامت گی زیادہ کی جائے گی جمع متکلّم، مؤنث اور مذکرّ ایک ہی ہوں گے۔ جیسے:۔

گردان فعل مستقبل مجہول مثبت

نمبر	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
مذکرّ	وہ پایا جائیگا	وہ پائے جائیں گے	تو پایا جائیگا	تم پائے جاؤ گے	میں پایا جاؤں گا	ہم پائے جائیں گے
مؤنث	وہ پائی جائیگی	وہ پائی جائیں گی	تو پائی جائیگی	تم پائی جاؤ گی	میں پائی جاؤنگی	ہم پائے جائیں گے

فِعل مُضارِع

یعنی ایسا فعل جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا یا سہنا حال یا استقبال کے زمانہ میں پایا جائے، یہ دونوں زمانے قرینہ کلام سے اس کے مفہوم میں داخل ہیں اس کے بنانے کا قاعدہ صرف یہی ہے کہ فعل مستقبل سے علامت گا، یا، گی گرادی جائے۔ باقی جو رہے وہ مضارع کا صیغہ ہوگا، اور ان صیغوں میں تذکیر و تانیث کا امتیاز نہیں ہوتا، مذکر و مؤنث کے لئے ایک ہی قسم کے صیغے ہوتے ہیں

گردان فعل مضارع مثبت معروف

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر و مؤنث	وہ آئے	وہ آئیں	تو آئے	تم آؤ	میں آؤں	ہم آئیں
مذکر و مؤنث	وہ بوئے	وہ بوئیں	تو بوئے	تم بوؤ	میں بوؤں	ہم بوئیں
مذکر و مؤنث	وہ ہو	وہ ہوں	تو ہو	تم ہو	میں ہوں	ہم ہوں
مذکر و مؤنث	وہ دے	وہ دیں	تو دے	تم دو	میں دوں	ہم دیں
مذکر و مؤنث	وہ کھیئے	ہم کھیئیں	تو کھیئے	تم کھیئو	میں کھیئوں	ہم کھیئیں
مذکر و مؤنث	وہ لڑے	وہ لڑیں	تو لڑے	تم لڑو	میں لڑوں	ہم لڑیں

فعل مضارع مثبت مجہول، ماضی مطلق مثبت معروف سے بناتے ہیں اس طرح کہ صیغہ ہائے ماضی مُطلق مثبت معروف کے واحد مذکر و مؤنث غائب و حاضر کے بعد (جائے) اور جمع مذکر و مؤنث غائب اور متکلم کے بعد (جائیں) اور صیغہ جمع حاضر مذکر و مؤنث کے بعد (جاؤ) اور واحد متکلم مذکر و مؤنث کے بعد (جاؤں) زیادہ کردیں، ماضی مُطلق کے مذکر صیغے تو واحد و جمع و متکلم بدستور رہیں گے لیکن مؤنث کے صیغوں میں سوائے جمع متکلم کے اصل ماضی کا صیغہ واحد استعمال کیا جائے۔ جیسے:۔

گردان فعل مضارع مجہول مثبت

صیغہ	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ کھایا جائے	وہ کھائے جائیں	تو کھایا جائے	تم کھائے جاؤ	میں کھایا جاؤں	ہم کھائے جائیں
مؤنث	وہ کھائی جائے	وہ کھائی جائیں	تو کھائی جائے	تم کھائی جاؤ	میں کھائی جاؤں	ہم کھائے جائیں

فعل امر

وہ فعل جو حکم یا التجا یا دُعا پر دلالت کرے، علامت مصدر یعنی لفظ (نا) ساقط کرنے کے بعد جو کلمہ باقی رہے وہی صیغہ امر واحد حاضر ہوتا ہے، جیسے: آ۔ جا۔ کر۔ مر۔ دیکھ۔ پڑھ۔ لکھ۔ کھا۔ وغیرہ۔

فعل امر کے صیغے جمع حاضر تین طرح آتے ہیں۔

(۱) اگر مادہ مصدر کے آخر کا حرف الف، یا واؤ ہو تو دونوں صورتوں میں حروف واؤ جس کے مرکز پر پیش والی ہمزہ ہو زیادہ کرو۔ جیسے:۔ لاؔ سے لاؤ۔ کھاؔ سے کھاؤ۔ بناؔ سے بناؤ۔ سوؔ سے سوؤ۔ دھوؔ سے دھوؤ۔ بوؔ سے بوؤ۔ وغیرہ۔ لیکن مصدر ہونا کا صیغہ امر واحد حاضر (ہو) جمع حاضر میں بھی (ہو) رہے گا۔ اس پر واؤ مذکور زیادہ نہیں کرتے، اور مصدر چھونا کے صیغہ واحد حاضر سے جمع حاضر بنانے کے لئے اِس اصلی واؤ پر ہمزہ مضموم زیادہ کرتے ہیں اور واؤ نہیں بڑھاتے اور، تم چھوؤ، کہتے ہیں۔ چھوؤ غیر فصیح ہے۔

(۲) اور اگر مادہ مصدر کے آخر میں یائے مجہول ہو تو جمع حاضر کے لئے اس (ے) کو واؤ مجہول سے بدل دیتے ہیں اور حرف اوّل پر پیش پڑھتے ہیں جیسے:- لے سے لو۔ دے سے دو، مگر کھینا کے صیغہ کھے اور سینا بہ یائے مجہول کے صیغہ سے ہیں یہ عمل نہیں ہوتا، اور (ے) کے بعد حسب قاعدہ نمبر ۱، واؤ بڑھا کر کھیئو، اور سیئو، بولتے ہیں۔

(۳) اِن دونوں صورتوں مذکورہ بالا کے علاوہ ہر صیغہ امر جمع حاضر کے لئے مادہ مصدر کے آخر کے حرف کو پیش دے کر واؤ ساکن بڑھا دیتے ہیں، جیسے:- دیکھ سے دیکھو، بھاگ سے بھاگو، رُک سے رُکو، ہٹ سے ہٹو، وغیرہ

تنبیہ:- فعل امر کے چار صیغے بولے جاتے ہیں۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر واحد غائب اور جمع غائب، آخر کے دونوں صیغوں میں مضارع کے صیغہ واحد غائب اور جمع غائب استعمال ہوتے ہیں، تذکیر و تانیث کا فرق ان صیغوں میں نہیں ہوتا، جیسے:-

گردان فعل امر معروف مثبت

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر
مذکر و مونث	وہ لائے	وہ لائیں	تو لا	تم لاؤ

فعل امر مجہول نہیں ہوتا، جہاں امر مجہول کا برتنا مقصود ہو۔ وہاں فعل مضارع کے صیغہ ہائے واحد و جمع غائب و حاضر کا استعمال کرتے ہیں۔ جیسے:-

گردان فعل امر مجہول مثبت

جنس	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر
مذکر	وہ لایا جائے	وہ لائے جائیں	تو لایا جائے	تم لائے جاؤ
مؤنث	وہ لائی جائے	وہ لائی جائیں	تو لائی جائے	تم لائی جاؤ

یہ ہم بتا آئے ہیں کہ امر کے صرف دو صیغے ہوتے ہیں۔ واحد حاضر اور جمع حاضر۔

افعال معروف و مجہول کی نفی یا نہی

جس فعل سے کسی کام کا نہ کرنا، یا نہ ہونا، یا نہ سہنا بیان کیا جائے اس کو فعل منفی کہتے ہیں، مگر فعل امر کی نفی کو نہی کہا جاتا ہے۔

نفی اور نہی کے لئے تین کلمے اردو میں مستعمل ہیں (۱) نہ (۲) نہیں (۳) مت

ان کا مفصل بیان تو تیسرے حصہ میں آئے گا، یہاں اختصار کے ساتھ ہر ایک کلمہ کے متعلق الگ الگ لکھا جاتا ہے۔

(۱) نہ، یہ لفظ ہر فعل کے ساتھ نفی یا نہی کے لئے فعل سے پہلے بولا جاتا ہے، جیسے:۔ وہ نہ آیا، وہ نہ جائیں۔ وہ نہ جاتا تھا، وہ نہ لائے گا، وہ نہ آتا تو اچھا ہوتا، وغیرہ، مگر ماضی قریب اور حال مطلق کے صیغوں پر لفظ (نہ) اکثر نہیں لاتے، خطاب کی صورت میں تو کہتے ہیں کہ نہ آتا ہے نہ جاتا ہے، وہ نہ آیا ہے نہ گیا ہے، بصورت استفہام لفظ (نہ) ابتدائے فعل پر آکر بجائے نفی کے

اثبات کے معنی دیتا ہے۔ جیسے:۔ کہا میں نہ کہتا تھا۔ کیا وہ تمہارے پاس نہ آتا ہوگا۔ یعنی میں کہتا تھا۔ اور وہ تمہارے پاس آتا ہوگا۔ وغیرہ۔

(۲) **نہیں**۔ یہ لفظ نفی کے لئے آتا ہے۔ نہی کے لئے نہیں آتا، جیسے:۔
وہ نہیں لاتا۔ وہ نہیں گاتا۔ میں نہیں بولتا۔ وہ نہیں چھوڑتا۔ وغیرہ۔
یہ لفظ نہیں، فعل سے پہلے بھی آتا ہے اور اس کے بعد بھی، اور (ہے) اور (ہو) اور (تھا) اور (ہوگا) وغیرہ علامات جو افعال پر آتی ہیں ان سے پہلے اور فعل کے بعد بھی بولتے ہیں، جیسے:۔ وہ نہیں آتا۔ وہ آتا نہیں ہے۔ وہ آتا نہیں وہ نہیں لائے گا۔ وہ بولے گا نہیں۔ وہ پڑھتا نہیں ہے۔ وغیرہ۔
مگر فصیح یہی ہے کہ فعل سے پہلے بولا جائے۔
لفظ (نہ) کی طرح لفظ نہیں بھی بموقع استفہام بجائے نفی کے اثبات کے معنی دیتا ہے۔ جیسے:۔ کیا اس نے تمہارا کہنا نہیں مانا، یعنی مانا۔ کیا وہ آوارہ نہیں پھرتا یعنی پھرتا ہے، کیا مجھ سے پڑھنا نہیں آتا، یعنی آتا ہے۔ وغیرہ۔
تنبیہ:۔ الفاظ (کیا) اور (کب) بھی نفی کے معنوں میں بعض مواقع پر استعمال ہوتے ہیں، جیسے:۔ میں نے کب کہا تھا یعنی نہیں کہا، وہ کیا جانے یعنی نہیں جانتا وغیرہ

(۳) **مت** یہ لفظ نہی کے لئے خاص ہے اور امر کے صیغہ واحد و جمع حاضر کے پہلے یا پیچھے بولا جاتا ہے، اس کی تقدیم و تاخیر سماعت پر منحصر ہے۔
کہیں لفظ (مت) کو اوّل لاتے ہیں۔ کہیں بعد میں۔ جس طرح اہل زبان استعمال کرتے ہیں وہی فصیح ہے۔ جیسے:۔ روؤ مت۔ مت روؤ۔ دیکھو مت،

مت دیکھو، دیکھ مت، مت دیکھ، مت پی، پی مت، پیؤمت، مت پیؤ وغیرہ
مصدر کو جب امر کے معنی میں بولتے ہیں تو اس پر بھی نہی کے لئے (مت) لاتے
ہیں۔ جیسے :۔ تم مت جانا۔ تم جانا مت، تم کھانا مت، تم مت کھانا، مارنا مت
مت مارنا۔ وغیرہ۔ جھوٹ مت بولنا فصیح ہے اور جھوٹ بولنا مت غیر فصیح
صیغۂ امر اور مصدر مذکور پر لفظ (نہ) بھی نہی کے لئے بولا جاتا ہے۔ جیسے:۔
نہ لیٹو، نہ لیٹنا، نہ بولو، نہ بولنا، نہ آؤ، نہ آنا، نہ لاؤ، نہ لانا، نہ کہو، نہ کہنا وغیرہ
مگر لفظ (نہ) کا آخر میں نہی کے لئے بولنا غیر فصیح ہے۔ صیغہ ہائے امر واحد غائب
اور جمع غائب کی نہی کے لئے چونکہ یہ صیغے مضارع کے ہوتے ہیں۔ لفظ
مت کا استعمال نہیں کیا جاتا۔
امر مجہول کے لئے چونکہ مضارع کے صیغے برتے جاتے ہیں، اس لئے نفی کیلئے
لفظ (مت) نہیں بولا جاتا۔ بلکہ لفظ (نہ) یا (نہیں) کا استعمال کیا جاتا ہے۔
خواہ اصل فعل کے اوّل میں خواہ علامت مجہول سے پہلے، جیسے:۔ نہ لکھا جائے
لکھا نہ جائے۔ نہ پڑھے جائیں، پڑھے نہ جائیں وغیرہ
اور اسی طرح دیگر افعال مجہول ہیں، جیسے :۔ نہیں کھایا گیا، کھایا نہیں گیا۔
نہیں بلائے گئے، بلائے نہیں گئے، نہیں بٹھائی گئیں۔ بٹھائی نہیں گئیں وغیرہ
چونکہ لفظ (نہیں) میں لفظ (ہے) موجود ہے، اس لئے ماضی قریب پر جیسے :۔
وہ نہیں آیا۔ وہ نہیں گیا۔ اس نے نہیں کھایا وغیرہ،
ماضی بعید اور ماضی استمراری، اور حال احتمالی اور مستقبل مجہول میں نفی کیلئے

لفظ نہ اور نہیں، اصل فعل کے پہلے یا پیچھے دونوں طرح برتے جاتے ہیں۔
جیسے:۔ نہ بلایا گیا تھا، بلائے نہ گئے تھے۔ نہیں بلایا گیا تھا۔ بلائے نہیں گئے
تھے، البتہ ماضی احتمالی مجہول جس میں علامت احتمال لفظ (ہو) سے ظاہر
کی جائے۔ اس پر نفی کے لئے (نہ) بولتے ہیں، (نہیں) نہیں بولتے۔ نہ لایا
گیا ہو، نہ مارا گیا ہو، وغیرہ۔

اِسی طرح ماضی شرطی مجہول میں جہاں علامت شرط یا تمنا۔ لفظ (ہوتا) ہو
نفی کے لئے لفظ (نہیں) نہیں لاتے، جیسے:۔ نہ بلایا گیا ہوتا۔ نہ بلائے گئے ہوتے
نہ بلائی گئی ہوتی، نہ بلائی گئی ہوتیں، وغیرہ

مضارع مجہول کے صیغوں پر بھی نفی کے لئے صرف لفظ (نہ) آئے گا، جیسے
نہ لائے جائیں، نہ بلائے جائیں۔ نہ بلائی جائیں، نہ لائی جائیں وغیرہ۔

تنبیہ:۔ الفاظ نفی و نہی کا دراصل اصلی فعل سے پہلے ہی لانا فصیح ہے۔

شبہ فعل

ایسا فعل جو اسم، صفت، فعل، تینوں طرح برتا جائے، جیسے:۔ لکھا ہوا مٹ
گیا، گرا ہوا مکان بنا، روکنے والے آئے،

اُردو میں یہ تین قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) **اسم فاعل**، کام کرنے والے کا جو نام کام کرنے کی نسبت سے رکھا جائے
اس کو اسم فاعل کہتے ہیں، جیسے:۔ محمود نے پڑھا، یہاں محمود فاعل ہے

اور پڑھنے والے نے پڑھا، یہاں پڑھنے والا اسم فاعل ہے نہ کہ فاعل۔ اسم فاعل کے بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ علامت مصدر یعنی لفظ (نا) کے نون کو زیر دے کر الف کو یائے مجہول سے بدل دیں اور اس کے بعد لفظ (والا) اور اس کی بدلی ہوئی صورتیں حسب موقع بڑھا دیں یعنی مذکر کے صیغوں میں واحد کے لئے 'والا' اور جمع کے لئے والے' اور مؤنث میں واحد کے لئے، والی' اور جمع کیلئے والیاں' یا والیں' لائیں گے' اور بصورت فعل متعدی جبکہ علامت فاعل بھی اس کے ساتھ ہو' واحد مذکر کے لئے (والے) اور جمع مذکر کیلئے (والوں) اور واحد مؤنث کے لئے (والی) اور جمع مؤنث کے لئے (والیوں) لائیں گے اور اگر صیغہ فعل لازم بطریق صفت استعمال کیا جائے' تو جمع مؤنث کیلئے بھی (والی) جو واحد کے لئے ہے لائیں گے۔ جیسے :۔

فعل متعدی	مذکر	پڑھنے والے نے پڑھا	پڑھنے والوں نے پڑھا
	مؤنث	پڑھنے والی نے پڑھا	پڑھنے والیوں نے پڑھا
فعل لازم	مذکر	آنے والا لڑکا	آنے والے لڑکے
	مؤنث	آنے والی لڑکی	آنے والی لڑکیاں
عام صورت	مذکر	جانے والا گیا	جانے والے گئے
	مؤنث	جانے والی گئی	جانے والیاں گئیں

(۲) اسم مفعول' جس اسم یا ضمیر پر فعل واقع ہو' اس اسم یا ضمیر کا جو نام اس نسبت وقوع فعل سے رکھیں اس کو اسم مفعول کہیں گے۔ جیسے :۔

بنایا ہوا۔ پڑھائی ہوئی۔ کھائے ہوئے، وغیرہ
اسم مفعول فعل لازم سے نہیں آتا۔ صرف فعل متعدی سے آتا ہے خواہ کسی قسم کا فعل متعدی ہو۔ البتہ جہاں فعل متعدی کا فاعل مذکور لفظاً ہو وہاں اسم مفعول کو اسم مالم یسمّٰی فاعلہٗ کہتے ہیں۔

اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق معروف مثبت کے صیغہ واحد مذکر پر لفظ (ہوا) اور جمع مذکر پر لفظ (ہوئے) اور واحد اور جمع مؤنث پر لفظ ہوئی زیادہ کر دیں، جیسے:۔ پکڑا ہوا، پکڑے ہوئے، پکڑی ہوئی، پکّا ہوا، پکّے ہوئے، پکّی ہوئی یعنی پکّا ہوا باغ، پکّے ہوئے گنّے، پکی ہوئی لیچی، پکّی ہوئی کھریاں وغیرہ۔

تنبیہ۔ اسم مفعول کے صیغے جب کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ آئیں تو صفت کا کام دیں گے۔ جیسے:۔ پکڑا ہوا کبوتر چھوٹ گیا۔ وہ دھوئی ہوئی دھوتی کھوئی گئی، اور بلا اسم یا ضمیر لانے کے یہ اسم مفعول کے صیغے اسم ہوں گے۔ جیسے: کھا یا ہوا اُگل دیا، پیا ہوا نکل گیا، وغیرہ۔

اسم مفعول فعل ناقص کا اسم ہوتا ہے جیسے:۔ پکا ہوا موجود ہے۔ پکّا ہوا خراب ہو گیا، وغیــرہ۔

تنبیہ۔ فعل متعدی کے ساتھ اسم مفعول کی جو صورت بیان کی گئی ہے ممکن ہے کہ اسم فاعل کا کام دے، جیسے:۔ سوئے ہوئے نے کروٹ لی، آئے ہوئے نے روٹی کھائی۔ یہاں سوئے ہوئے اور آئے ہوئے اسم فاعل ہیں۔

(۳) **حالیہ ماضی**۔ وہ شبہ فعل، جو فاعل یا مفعول کی حالت کا اظہار کر کے

کہ جس سے فعل کا تمام ہونا نہ پایا جائے۔
اگر اصل فعل لازم ہوگا، تو حالیہ ماضی سے صرف فاعل کی حالت کا اظہار ہوگا۔
اور اگر اصل فعل متعدی ہے تو فاعل یا مفعول میں سے ہر ایک کی حالت حسب موقع ظاہر ہوگی۔
اصل فعل لازم کی مثالیں۔ وہ بھاگتی ہوئی آئی۔ وہ کودتا ہوا گیا۔ وہ جاتے ہوئے ملے، وہ جاتی ہوئی ملیں۔
اصل فعل متعدی، پاربتی نے گاتے ہوئے کہا، وہ سوتا ہوا مارا گیا۔ وہ گھوڑوں کو بھگاتے ہوئے لائے۔ وہ ترکاری بیچتی ہوئی پکڑی گئیں۔
حالیہ ماضی کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی شرطی جس کو ماضی تمنّی بھی کہتے ہیں اس کے صیغہ واحد پر (ہوا) اور جمع مذکر اور جمع متکلم مذکر و مؤنث پر (ہوئے) اور واحد اور جمع مؤنث پر (ہوئی) بڑھا دیں، جیسے :۔
وہ یا تو یا میں، ہنستا ہوا آیا، وہ یا تم، یا ہم، ہنستے ہوئے آئے، وہ یا تو یا میں ہنستی ہوئی آئی، وہ یا تم ہنستی ہوئی آئیں، یہ فعل لازم کی مثالیں ہیں جو فاعل کی حالت ظاہر کرتی ہیں۔
وہ یا تو، یا میں، آتا ہوا لٹا، وہ یا تم یا ہم آتے ہوئے لٹے۔ وہ یا تو یا میں آتی ہوئی لٹی، وہ یا تم یا ہم آتی ہوئی لٹیں، ان مثالوں سے مفعول مالم یسمّ فاعلہٗ کی حالت کا اظہار ہوتا ہے۔
وہ یا تو یا میں چڑھتا ہوا ملا، وہ یا تم یا ہم چڑھتے ہوئے ملے۔ وہ یا تو یا میں چڑھتی

ہوئی ملی۔ وہ یا تم چڑھتی ہوئی ملیں۔
یہاں اصل فعل متعدّی ہے اور فاعل کی حالت کا اظہار ہے۔
اس نے یا تو نے یا میں نے کھاتا ہوا دیکھا۔ انہوں نے یا تم نے یا ہم نے کھاتے ہوئے دیکھے۔ اس نے یا تو نے یا میں نے کھاتی ہوئی دیکھی۔ انہوں نے یا تم نے کھاتی ہوئی دیکھیں۔ ان مثالوں میں مفعول کی حالت ظاہر کی گئی ہے۔
حالیہ ماضی کی تکرار کی صورت میں (ہوا) اور اس کی بدلی ہوئی صورتیں نہیں بولی جاتیں۔ جیسے:۔ وہ پڑھتے پڑھتے تھک گیا۔ وغیرہ۔
حالیہ ماضی، ماضی مُطلق سے بھی آتا ہے، جیسے:۔ بیٹھا ہوا، بیٹھے ہوئے، بیٹھی ہوئی، بیٹھی ہوئیں، لیکن یہ حالیہ صرف فاعل کی حالت بتائے گا۔ خواہ اصل فعل لازم ہو یا متعدی۔ لیکن اگر اصل فعل مجہول معنوی ہوگا تو مفعول مالم یسمّٰی فاعلہٗ کی۔ جیسے:۔
وہ بھاگا ہوا آیا۔ وہ کھڑے ہوئے تیرے۔ وہ آئی ہوئی گئی، وہ بیٹھی ہوئی گاتی رہیں۔ وہ آیا ہوا بکا۔ وہ بھاگے ہوئے پٹے۔ وغیرہ۔
تنبیہ۔ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ حالیہ ماضی اپنے فاعل یا مفعول کی صفت ہے اور صفت اور موصوف مل کر فاعل یا مفعول ہوتے ہیں، یا حالیہ ماضی متعلق فعل ہے۔ اگر ہم کہیں کہ زید ہنستا ہنستا رو پڑا۔ تو یہاں ہنستا ہنستا زید کی صفت ہے جو فاعل ہے، اور زید بیٹھا بیٹھا پٹا، یہاں بیٹھا زید کی صفت ہے جو مفعول مالم یسمّٰی فاعلہ ہے، اور زید لیٹے لیٹے گاتا رہا، یہاں لیٹے لیٹے متعلق فعل ہے۔

متعلقاتِ فعل

ایسا کلمہ جو سوائے اسم یا ضمیر کے، کسی فعل یا صفت یا خبر، یا کسی دوسرے فعل کی وضاحت کرے۔ جیسے :-

گھوڑا تیز دوڑا، تم جلدی آئے ۔ وہ سہج سہج چلا وغیرہ۔

متعلق فعل کی اُردو میں تیرہ قسمیں ہیں،

(۱) **متعلق عام**" وہ لفظ جو فعل کی حالت یا کیفیت کی وضاحت کرے جیسے تم نے یہ بات اچھی کہی۔ تم یہ کام ہرگز نہ کرنا۔ اس نے بجا کہا۔ وہ قرضہ لے دے آیا۔ میں تیزی سے جا رہا تھا۔ وغیرہ۔

متعلق عام اکثر یہ کلمات ہوتے ہیں۔

ٹھیک، برابر، پیہم، کبھی، بھول کر، کانوں کان، اچھا، بُرا، سیدھا۔ ضرور۔ سراسر، دُرست، کا، کی، کے وغیرہ،

چند مثالیں اور سُنو۔ وہ سیدھا گیا۔ وہ ضرور جائے گا۔ میں نے اسے اور دیا (یہاں اور بمعنی زیادہ ہے) تم نے مجھے مُطلق خبر نہ کی، ڈھیر کا ڈھیر بہ گیا۔ سب کے سب آگئے، ساری کی ساری گانے لگیں۔ وغیرہ

(۲) **متعلق زمانی**۔ ایسا کلمہ جو وقت اور زمانہ پر دلالت کرے خواہ وہ وقت اور زمانہ معیّن ہو یا غیر معین۔ جیسے :۔ وہ شام آیا۔ تم ایک گھڑی ٹھہرو۔ تمام رات سفر میں گزری، تم کبھی تو آیا کرو۔ میں کسی وقت آؤں گا۔ فوراً چلے آؤ، وغیرہ

متعلقات فعل

ایسا کلمہ جو سوائے اسم یا ضمیر کے کسی فعل یا صفت یا خبر یا کسی دوسرے فعل کی وضاحت کرے۔ جیسے:-

گھوڑا تیز دوڑا، تم جلدی آئے۔ وہ سہج سہج چلا وغیرہ۔

متعلق فعل کی اُردو میں تیرہ قسمیں ہیں،

(۱) **متعلق عام**" وہ لفظ جو فعل کی حالت یا کیفیت کی وضاحت کرے جیسے تم نے یہ بات اچھی کہی۔ تم یہ کام ہرگز نہ کرنا۔ اس نے بجا کہا۔ وہ قرضہ لے دے آیا۔ میں تیزی سے جا رہا تھا۔ وغیرہ۔

متعلق عام اکثر یہ کلمات ہوتے ہیں۔

ٹھیک، برابر، بہم، کبھی، بھول کر، کانوں کان، اچھا، بُرا، سیدھا۔ ضرور۔ سراسر، دُرست، کا، کی، کے وغیرہ،

چند مثالیں اور سُنو۔ وہ سیدھا گیا۔ وہ ضرور جائے گا۔ میں نے اسے اور دیا (یہاں اور بمعنی زیادہ ہے) تم نے مجھے مُطلق خبر نہ کی، ڈھیر کا ڈھیر بہ گیا۔ سب کے سب آ گئے، ساری کی ساری گانے لگیں۔ وغیرہ

(۲) **متعلق زمانی**۔ ایسا کلمہ جو وقت اور زمانہ پر دلالت کرے خواہ وہ وقت اور زمانہ معیّن ہو یا غیر معین۔ جیسے:۔ وہ شام آیا۔ تم ایک گھڑی ٹھہرو۔ تمام رات سفر میں گزری، تم کبھی تو آیا کرو۔ میں کسی وقت آؤں گا۔ فوراً چلے آؤ، وغیرہ

(۳) **متعلق مکانی**، وہ کلمہ جو جگہ یا سمت کے لئے بولا جائے۔ جیسے:۔
وہ یہاں نہیں، میں وہاں جاؤں گا، تم کہیں مت جاؤ، وہ ادھر نہیں آیا۔
تم اودھر گئے تھے، تم ورے آؤ، وغیرہ۔

(۴) **متعلق عددی**۔ وہ کلمہ جو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی تعداد معین
ہو یا غیر معین ظاہر کرے۔ جیسے:۔ ان کو چار چار آم دو یہ ایک بھی نہیں لایا،
میں تیسری بار آیا ہوں، وہ کئی مرتبہ آئے۔ میں نے کتنی ہی دفعہ اسے
سمجھایا۔ وہ کئی بار مجھے ملا۔ وغیرہ۔

(۵) **متعلق مقداری**۔ وہ کلمہ جو غیر معین مقدار بیان کرنے کے لئے بولیں
جیسے:۔ ذرہ سا پانی لانا۔ اس قدر کیوں لائے، کچھ کچھ بوندیں پڑیں، تھوڑا
سا مجھے بھی دینا۔ وغیرہ۔

(۶) **متعلق سببی**، وہ کلمہ جو علت اور سبب کے ظاہر کرنے کیلئے بولا جائے
جیسے:۔ میں تم سے ملنے کے لئے آیا تھا، تم کس لئے یہاں آئے ہو۔ فرمائیے کیسے
آنا ہوا۔ یہ کھیس میں تمہارے واسطے لایا ہوں۔ وغیرہ۔

(۷) **متعلق ایجابی**۔ وہ کلمہ جو ندا کے یا کسی بات کے تسلیم کرنے کے اظہار
کے لئے بطور جواب بولا جائے۔ جیسے:۔ ہاں وہ آگیا، جی حاضر ہوا۔ ہاں جی یہ
سودا میں ہی لایا تھا، اچھا تم چلے آؤ۔ وغیرہ۔

(۸) **متعلق انکاری**۔ ایسے کلمات جو نفی کے لئے برتے جائیں۔ جیسے
تم بغیر ملے مت جانا، وہ بن کہے چلا گیا، تم بے پوچھے کپڑا کیوں خرید لائے

ایسا تھوڑا ہی ہو سکتا ہے کہ تم سے نہ ملوں، یہ ان کہنی کہو نکر کہوں وغیرہ
(۹) **متعلق طور وطریقہ**۔ ایسے کلمات جن سے کسی فعل کے عمل میں لانے کا طریقہ بتایا جائے۔ جیسے :۔ یوں نہیں یوں کرو، اس طرح مت بیٹھو۔ ایسے نہیں ایسے کھانا چاہیئے۔ وغیرہ۔
(۱۰) **متعلق تاکیدی**۔ وہ کلمات، جو کسی فعل کی اثبات یا نفی یا دونوں کی تاکید کے لئے بولے جائیں۔
اثبات کی تاکید کیلئے جیسے :۔ کہو تو سہی، لکھو تو سہی، پڑھو تو سہی، وغیرہ۔
نفی کی تاکید کے لئے۔ جیسے :۔ یہ کام کبھی نہ کرنا۔ تم وہاں ہرگز نہ جانا۔ یہ بات زنہار نہ کہنا۔ وغیرہ
نفی واثبات دونوں کی تاکید کیلئے۔ بیشک میں وہاں نہیں گیا۔ بیشک مجھے جانا چاہیئے تھا، واقعی میں گیا تھا، میں نے یہ خط واقعی نہیں لکھا۔
فی الحقیقت یہ اسی کا کام ہے، درحقیقت یہ کام اُس کا نہیں، وغیرہ
(۱۱) **متعلق ظنی**۔ ایسے کلمے جو ظن اور شک ظاہر کرتے ہوں۔ جیسے :۔
شاید وہ چلا گیا ہو، غالباً وہ نہیں آئیں گی۔ دیکھئے وہ آتے ہیں یا نہیں۔ ہو نہ ہو کوئی آیا ضرور، ہوں نہوں تمہارے بھائی وہی تھے۔
(۱۲) **متعلق استفہامی**، ایسے کلمات جو دریافت یا سوال کے لئے بولے جائیں، یہ دریافت خواہ زمانہ کے متعلق ہو، جیسے :۔ تم کس وقت جاؤ گے وہ کب آئے، خواہ مکان کے لئے ہو۔ جیسے :۔ تم کہاں گئے تھے۔ وہ کہیں

نہیں گیا۔ میں کس جگہ آؤں۔ خواہ دریافت سمت کے لئے ہو۔ جیسے:۔ کدھر سے آنا ہوا، کس طرف کا ارادہ کیا۔ خواہ تعداد و مقدار کی دریافت کے لئے ہو جیسے:۔ کتنے آدمی آئے۔ کس قدر گھی چاہئے۔ کتنا آٹا پسوایا ہے۔ خواہ دریافت حالت یا صفت کے لئے ہو، جیسے:۔ آپ کا مزاج کیسا ہے۔ یہ بریاں کیسی ہیں، آجکل امرود کیسے ہیں۔ خواہ دریافت طور اور طریقہ کے لئے ہو۔ جیسے:۔ آپ کیونکر آئے، فرمایئے آپ کا آنا کیسے ہوا۔ خواہ دریافت سبب یا علت کے لئے ہو، جیسے:۔ تم کیوں جاتے ہو، وہ کاہے کو آئے تھے۔ تم کس واسطے رونے لگے، وہ کس لئے مدرسہ نہیں گیا۔ خواہ دریافت خبر یا مضمون جملہ کے لئے ہو۔ جیسے:۔ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ آیا وہ جائیں گے یا نہیں۔

ان کے علاوہ اور بھی کلمات ہیں جو متعلق ہوتے ہیں۔ اور اکثر کلمے بصورت تکرار متعلق فعل ہوتے ہیں۔ چند مثالیں لکھتا ہوں۔

جیسے:۔ حتی الامکان تمہیں کوشش کرنی چاہئے۔ القصہ انہوں نے ایک بات بھی نہ مانی۔ آہستہ چلا کرو۔ سہج سہج باتیں کرو۔ میں بسر وچشم حاضر ہوتا ہوں آپ کس سوچ میں بیٹھے ہیں۔ پرسوں تک میری واپسی ہوگی۔ وہ جلدی سے آگئے، میرے مکان پر کب آیئے گا۔ یہ اخبار ہفتہ وار آتا ہے۔ سڑکوں پہ گزوں پانی چڑھ گیا۔ میں کب تک انتظار کروں۔ تم الگ تھلگ کیوں رہنے لگے ان کے پاس الگ الگ جایا کرو۔ وہ ہم سے دور دور رہتا ہے۔ وغیرہ۔

نوعیتِ فعل

افعال کی نوعیت بیان کرتے وقت یہ سات باتیں بتانی چاہئیں۔

(۱) **فعل کی قسم**۔ آیا فعل لازم تام ہے یا لازم ناقص، یا اقسام متعدی میں سے کس قسم کا متعدی ہے۔ فعل مثبت ہے یا منفی، مفرد ہے یا مرکب یا شبہ فعل ہے۔

(۲) **فعل کا** حاضر یا غائب یا متکلم ہونا۔

(۳) **فعل کا** واحد یا جمع ہونا۔

(۴) **فعل کا** کسی قسم کی ماضی یا کسی قسم کا حال یا مستقبل یا مضارع یا امر یا مصدر ہونا۔

(۵) **فعل کا** معروف، یا مجہول وضعی یا مجہول معنی ہونا۔

(۶) **فعل کا**۔ مذکر یا مؤنث کے لئے ہونا۔

(۷) **فعل کا** متعلق فعل کی قسموں میں سے کسی قسم کا ہونا۔ اور اس کا تعلق کسی اور فعل متعلق یا شبہ فعل یا صفت کے ساتھ ہونا۔

مشقی جملے

ان جملوں میں جو فعل برتے گئے ہیں اُن کی نوعیت بیان کرو۔

میرا دہلی جانا نہیں ہوا۔ ہمیں بھی سبق پڑھانا چاہئے۔ تم یہاں سو جانا۔ لڑکے کو کتاب دے دینا۔ وہ اب تک نہیں آئے۔ یہ میری بہن آئی۔ کیا وہ آیا ہے، کیا وہ گئی ہیں۔ یہ آم ہم لائے تھے۔ سوئی میں لائی تھی۔ زید ہل چلاتا تھا۔ عورتیں گاتی تھیں، اس وقت لڑکا آیا ہوگا۔ یا لڑکی آئی ہوگی

ممکن ہے کہ نہ وہ آئے ہوں نہ وہ آئی ہوں۔ کاش میں بھی تماشہ دیکھتی، اچھا ہوتا
اگر تم آ جاتے۔ تم میں سے کوئی تو آیا ہوتا۔ اگر اور کوئی نہ آتا تھا تو تم ہی
آئی ہوتیں۔ ذرہ ٹھیرو لڑکے آتے ہیں۔ وہ دیکھو لڑکیاں مدرسہ جاتی ہیں
شاید بکرا آتا ہوگا۔ شاید ہندہ آتی ہوگی۔ مجھے کیا خبر کہ وہ آتا ہو یا نہ آتا ہو۔
شاید یہ لڑکی پڑھتی ہو۔ یہ کتاب میں لوں گا۔ یہ اوڑھنی ہم لیں گے۔ کیا معلوم
اب وہ جائیں یا نہ جائیں۔ کیا خبر یہ لڑکی اس کام کو کرے یا نہ کرے۔ تم ادھر آؤ۔
لکڑی اُٹھائی گئی۔ بانس چرایا گیا۔ کیا تم بلائے گئے ہو۔ کیا وہ بلائی گئی ہے
مجھے بُلایا گیا تھا۔ کیا تم بھی بُلائی گئی تھیں، دودھ ہمیشہ لایا جاتا تھا۔ ان کو
ہر چیز دکھائی جاتی تھی۔ اسباب اٹھایا گیا ہوگا۔ جاجمیں بچھائی گئی ہونگی
ممکن ہے کہ سنگھاڑے لائے گئے ہوں، شاید جو کی نکالی گئی ہو۔ کاش تمہیں میرے
پاس بٹھایا گیا ہوتا۔ کاش اس کی بھی اوڑھنی رنگوائی گئی ہوتی، کیا اچھا ہوتا
اگر تم بھی بُلائی جاتیں اور میں بھی بُلایا جاتا، کس کو پکارا جاتا ہے۔ کس کو آواز
دی جاتی ہے۔ شاید دال پکائی جاتی ہوگی، شاید کھانا کھایا جاتا ہوگا، کیا
خبر ہم بُلائے جاتے ہوں یا وہ بلائی جاتی ہوں۔ یہ کام ضرور کیا جائے گا
اب تو جس طرح ہو سکے گا کھیتی کی جائے گی۔ کھیر پکائی جائے۔ کھانا اتارا جائے
اُن کو خط لکھا جائے یا نہ لکھا جائے۔ تمہارے لئے عیدی لکھی جائے یا نہیں
یہ لڑنے والی عورتیں ہیں، یہ جھگڑنے والے مرد ہیں۔ ڈھول بجنے والا ہے
گیہوں بکنے والے ہیں۔ وہ سوتے سوتے جاگے۔ یہ روتے ہوئے ہنس پڑے

میں نے روٹھے ہوئے کو منایا۔ یہ لیمپ میرا لایا ہوا ہے۔ کن پھڑے جا رہے ہیں
وہ ہانپتے ہوئے آئے۔ وہ روتی ہوئی گئی۔ لڑکے جاتے ہوئے پٹے۔ وہ بڑبڑاتی
چلی گئی۔ وہ پڑھتے پڑھتے سو گئی۔ وہ روتا روتا ہنس پڑا۔ تم آہستہ آہستہ
چلا کرو، وہ سہج سہج گا رہی تھی۔ یہ بتاؤ کہ تم کب آؤ گے۔ وہ کس وقت جائیں گی
تم پیچھے رہو، آگے مت جاؤ۔ تم کیوں ہنستے ہو۔ وہ یہاں کس لئے آئی تھی۔
جی ہاں میں جا رہا ہوں، اچھا آتا ہوں، تم ہرگز شراب نہ پینا۔ تم کبھی بھول کر
بھی گالی نہ دینا۔ میاں چلے جانا بیٹھو تو سہی۔

کہانی

(اس کہانی میں سے ہر قسم کے افعال پہچانو، اور ان کی نوعیت بیان کرو)
کسی شہر میں ایک امیر زادہ تھا۔ بلبلیں پالتا۔ مرغے لڑاتا۔ کبوتر اڑاتا تھا۔
اور اسی کھیل میں اپنی دولت کھوتا، اور اپنی عمر ضائع کرتا تھا، ایک دن وہ لڑکا
مرغ کی بازی جیت کر آ رہا تھا۔ چند نوکر اور بہت سے خوشامدی اس کے
ساتھ تھے۔ کوئی مرغ لئے ہوئے تھا۔ کوئی بلبلوں کے اڈے پکڑے ہوئے
تھا، بازی جیتنے کی خوشی میں اپنی بڑائیاں اور مرغ کی تعریفیں ہو رہی تھیں
ایک نے کہا کہ مرغ کو گھی کی روٹی جس میں بادام ڈالے جاتے تھے۔ میں
برابر کھلاتا رہا۔ دوسرا بولا کہ جناب میں نے اس کے لئے وہ معجون بنوائی
تھی جس میں چھ ماشے موتی اور پانچ روپے کے سونے کے ورق پڑے
تھے، لڑکا بولا کہ اس سال میرا ساٹھ روپیہ ماہوار اس کی تیاری میں خرچ ہوا۔

کسی نے کہا کہ یہ مُرغ ٹیپ بہت اچھی مارتا ہے۔ اگر خاروں پر گھنڈی نہ ہوتی تو اپنے مقابل کا کام تمام کر دیتا،

اتفاق سے ایک شریف بوڑھا زمیندار بھی اس بیہودہ مجمع کے ساتھ ہو لیا تھا وہ سُنتا رہا۔ جب یہ گروہ امیرزادہ کے مکان پر پہنچا تو چاروں طرف سے آوازیں آئیں کہ حضور اس جیت کی بہت بڑی خوشی ہوئی ہے کیونکہ جس مُرغ کو ہرایا ہے وہ دس بازیاں جیت چکا تھا۔ یہ ہماری دعاؤں کا اثر ہے۔ اس لئے ہم دُعاگوؤں کا مُنہ میٹھا کیجیے۔ امیرزادہ نے کہا کہ بیس روپیہ کی مٹھائی لے آؤ، ایک بولا کہ حضور، یہ تو ہمارے لئے بھی کافی نہ ہوگی۔ ہمارے بال بچے مُنہ پھاڑے رہ جائیں گے۔ آپ نے پہلے تو صرف بُلبُل کی بازی جیتنے پر دو سو روپیہ خرچ فرما دیا تھا۔ غرض امیرزادہ کو خوب خوب بھرے دئے اور سو روپیہ کی مٹھائی منگوائی۔ شیرینی تقسیم ہوئی۔ اس وقت اُس اجنبی بڈھے پر بھی نظر پڑی۔ شیرینی دیکر اُسے امیرزادہ نے کہا کہ آپ جائیے۔ اس نے کہا کہ مجھے آپ سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔ میں شیرینی کے لالچ سے نہیں آیا تھا۔ قصہ مختصر یہ کہ سب لوگ چلے گئے۔ تب اُس بڈھے نے امیرزادہ سے پوچھا کہ آپ کی آمدنی کیا ہے اور خرچ کتنا ہے؟ امیرزادہ نے جواب دیا کہ آمدنی سے دُگنا خرچ ہے جو قرض سے پورا کرتا ہوں گھر کے خرچ کو تو آمدنی بہت کافی ہو سکتی ہے بلکہ بچت بھی ہو جائے مگر ان جانوروں پر قریب پانچسو روپیہ ماہوار خرچ ہوتا ہے۔ بڈھے نے کہا کہ کیا

ان جانوروں میں سے کوئی دودھ دیتا ہے؟ لڑکا ہنسا، اور کہا کہ نہیں۔
پھر کہا کہ ان کے انڈے بچوں سے کوئی آمدنی ہوتی ہے؟ کہا کہ نہیں
پھر کہا کہ کسی ایسی چیز پر جس سے نہ کوئی دین کا فائدہ نہ دُنیا کا نفع۔ اتنی
بڑی رقم خرچ کر دینی کیا عقلمندی کی نشانی ہے۔ یہ سُن کر وہ لڑکا چُپکا ہو رہا
بڈھے نے کہا کہ میں کھیتی کرتا ہوں میرے پاس زمین تھوڑی تھی۔ میں نے پہلے
بھیڑیں پالیں اور اُن کو بیچ کر نفع حاصل کیا۔ پھر بھینسیں اور گائیں خریدیں
دودھ اور گھی سے فائدہ اُٹھاتا رہا۔ کٹیں اور بچھڑے بیچتا رہا۔ جو روپیہ میں
کماتا تھا یا تو اس سے کوئی شے خرید کر نفع حاصل کرتا تھا۔ یا زمین مول لیتا
تھا، رفتہ رفتہ سارا گاؤں میں نے لے لیا۔ اب میرے گھر گھوڑیاں بندھی ہیں، گائیں
بھینسیں دودھ دیتی ہیں۔ سوار ہو کر جہاں چاہتا ہوں جاتا ہوں، آپ پر
قرض ہے، اب یہ ہوگا کہ نالش ہوگی جائداد نیلام ہو جائے گی۔ ان جانوروں
کا تو کیا ذکر ہے تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو بھی پیٹ بھر کھانا میسّر نہ ہوگا
یہ لالچی اور خوشامدی جو تمہارے اِرد گِرد پھرتے ہیں ایک بھی پاس نہ پھٹکے گا
اپنے اور اپنے گھر والوں پر رحم کرو اور اپنی جائداد کا انتظام کرو اِن پرندوں
کو چھوڑ دو۔ اور ان بے تعداد نوکروں کو برخاست کرو۔ لڑکے کی سمجھ میں کچھ بات
آگئی اس نے کہا کہ بڑے میاں اگر تم انتظام کا ذمہ لو تو میں تمہاری نصیحت پر عمل
کروں۔ بڑے میاں نے مان لیا، سب پرندے بیچ دئے، اور جائداد کا انتظام
کیا۔ آمدنی اور خرچ سب بڑے میاں نے اپنے ہاتھ میں لیا، ایک سال ہی میں

سب قرضہ اُتر گیا۔ گھوڑے تھان پہ اور گائیں بھینسیں کھریلوں پر نظر آنے لگیں۔ امیرزادی کو خود کام کرنے اور دیکھنے کی عادت ڈالی اور کفایت شعاری سکھائی۔ اب وہ لڑکا در اصل امیر ہوا اور انتظام خود کرنے لگا۔

کلمات ایصال

سوائے کلمات عطف اور کلمات طبعی کے ایسے کلمے جو اسم یا ضمیر کا تعلق اور کلموں سے ظاہر کریں۔ ایصال کے معنی ہیں ایک دوسرے کو جوڑنے کے (اردو میں یہ کلمے تین قسم کے ہیں):-

(۱) علامات

(۱) **علامت فاعل**۔ فاعل کی اکثر علامت تو (نے) ہوتی ہے اور بعض جگہ (سے) جیسے:۔ زید نے بکر کو مارا۔ خالد نے ولید کو سمجھایا۔ موہن نے سوہن کو پکڑا۔ یا مجھ سے نہیں آیا جاتا۔ اس سے نہیں چلا گیا۔ تم سے نہیں بولا گیا۔

تنبیہ۔ فعل معروف متعدی مثبت یا منفی کی، ماضی مطلق، یا ماضی قریب، یا ماضی بعید یا ماضی احتمالی، یا ایسی ماضی شرطی پر جس پر لفظ (ہوتا) بڑھا یا گیا ہو۔ علامت (نے) لاتے ہیں۔ جیسے اس نے کہا۔ اُس نے کہا، اس نے کہا تھا۔ اِس نے کہا ہو۔ تم نے کہا ہوتا۔ وغیرہ۔

یہ علامت بعض مصدروں کے صیغوں کے بعد آتی ہے بعض کے ساتھ نہیں آتی۔ تیسرے حصہ میں اس کی مفصل بحث ہوگی۔

(۲) **علامت مفعول**۔ اس کی اکثر جگہ علامت تو لفظ (کو) ہے اور بعض جگہ (سے) اور (تک) وغیرہ ہوتے ہیں۔ اور یائے مجہول واحد کے لئے اور یائے مجہول اور نون غنہ جمع کے لئے بطور علامت مفعول استعمال کرتے ہیں۔ اُردو زبان میں دو سے زیادہ مفعول نہیں آتے۔ بذریعہ حرف عطف اگر دو سے زیادہ مفعول ہوں تو وہ ایک کے ہی حکم میں ہیں۔

یہ علامات مفعول بعض جگہ تو بولی جاتی ہیں، بعض جگہ نہیں بولتے۔ ان کی مفصل بحث تیسرے حصہ میں ہوگی۔ یہاں ہر قسم کی مثالیں لکھی جاتی ہیں جیسے:۔
میں نے لڑکا دیکھا، اس نے لڑکیاں دیکھیں، میں نے یہ گھر بنایا، اس نے وہ باغ لگایا۔ زید نے اس شہر کو دیکھا۔ بکر نے ان بکریوں کو ہانکا۔ ولید نے مُرغیاں پالیں خالد نے بکری خریدی، طاہر نے جوہر کو پیار کیا۔ سوہن نے پاربتی کو گھڑا کا۔ تم بات کہنا۔ تم پگڑی باندھنا۔ تم گائیں چرانا۔ تم خوشی منانا۔ تم گھوڑی بیچ دینا، تم اونٹوں کو لدوا دو۔ زید نے بکر کو روٹی کھلائی۔ محمود نے حامد کو خیرات دی۔ تم نے مجھے بلایا تھا، تو نے کسے سلام کیا۔ میں آپ کو بلانے آیا ہوں۔ میں محمود سے ملا۔ میں نے وہ خط ان تک پہنچا دیا۔ تم اُس کو کہو۔ تم ان سے کہو۔ تم اِس تک جاؤ۔ وغیرہ

(۲) اضافت

اُردو میں اضافت ایسے تعلق یا لگاؤ یا نسبت کو کہتے ہیں۔ جس سے مضاف میں بوجہ نسبت مضاف الیہ، کوئی تخصیص یا تعریف، یا تخفیف پیدا ہو جائے۔ جس اسم کو نسبت دی جائے اسے مُضاف اور جس اسم یا ضمیر کی طرف نسبت دی جائے اسے مضاف الیہ

کہتے ہیں، موہن کا گھوڑا، اس میں گھوڑا مضاف ہے اور موہن مضاف الیہ۔

علامت اضافت۔ اُردو میں، کا، کے، کی، را، رے، ری، نا، نے، نی، ہیں۔ آخری تین علامتیں ضمیر آپ کے ساتھ بولی جاتی ہیں۔ اِس کی گیارہ قسمیں ہیں:۔

(۱) **اضافت مُطلق**۔ وہ اضافت جس میں قبضہ یا تشبیہ یا نسب وغیرہ سے تخصیص کی جائے اور مُضاف مضاف الیہ پر صادق نہ آئے۔ جیسے:۔ لیموں کا مُربّا۔ کھانے کے دانت۔ لہو کی بوند۔

(۲) **مِلک یا قبضہ**۔ ایسی اضافت جس میں تخصیص وغیرہ بہ نسبت قبضہ و ملک ہو۔ جیسے:۔ جوہر کا کوٹ، محمود کی کتاب۔ میرا گھر، تمہاری چھڑی۔ تیرے ہولڈر اپنا مکان۔ اپنی کوٹھری۔ اپنے گھر۔ وغیرہ

(۳) **اضافت نسبی**۔ ایسی اضافت جس میں قرابت یا رشتہ کی وجہ سے تخصیص کی جائے۔ جیسے:۔ اس کا باپ، میرا چچا، اپنا بھائی۔ اس کی خالہ۔ میری تائی وغیرہ۔

(۴) **اضافت ظرفی**، ایسی اضافت کہ جس میں ظرف زماں یا ظرف مکاں سے مضاف کی تخصیص کی جائے۔ جیسے:۔ صبح کا وقت۔ شام کی نماز۔ صراحی کا پانی۔ تالاب کی مٹی۔ جنم کا دُکھیا۔ پوتڑوں کا امیر۔ وغیرہ۔

(۵) **اضافت بادنیٰ تعلق**۔ ایسی اضافت جس سے تخصیص مضاف تھوڑے سے لگاؤ کی وجہ سے ہو، جیسے:۔ ہمارا ملک۔ اس کا محلّہ۔ اپنی گلی وغیرہ۔

(۶) **اضافت توضیحی**۔ ایسی اضافت جس میں مُضاف کی تخصیص بوجہ

وضاحت ہو اور مضاف ۔مضاف الیہ پر صادق آئے۔ جیسے: پھاگن کا مہینہ۔ عید کا چاند۔ آم کا درخت۔ وغیرہ۔

(۷) **اضافت مادّی**: ایسی اضافت کہ مضاف کی تخصیص اس کے مادّہ سے کی جائے۔ جیسے: شیشم کا صندوق۔ سونے کا ہار۔ چاندی کی انگوٹھی۔ ریشم کے کمربند

(۸) **اضافت علت وسبب**۔ ایسی اضافت کہ جس سے مضاف کی تخصیص کسی علت یا سبب کے بیان کرنے سے کی جائے۔ جیسے: بھوک کا مارا۔ راستہ کا تھکا دودھ کا جلا وغیرہ۔

(۹) **اضافت تشبیہی**۔ ایسی اضافت جس میں مضاف کی تخصیص تشبیہ سے کی جائے۔

تنبیہ۔ تشبیہ میں پانچ چیزیں ہوتی ہیں۔

(۱) وہ شخص یا وہ شے جس کو تشبیہ دی جائے اُس کو مُشبہ کہتے ہیں۔

(۲) وہ شخص یا شے جس سے تشبیہ دی جائے۔ یہ مشبہ بہ کہلاتا ہے۔

(۳) وہ بات جس میں تشبیہ دی جائے۔ اسے وجہ تشبیہ کہتے ہیں۔

(۴) وہ الفاظ جو تشبیہ کے لئے برتے جائیں۔ ان کو ادات تشبیہ کہتے ہیں۔ ادات کے معنی ہاتھ کے اوزار کے ہیں۔

(۵) غرض تشبیہ۔ یعنی تشبیہ کس غرض کے لئے ہے۔

اب مثالیں سنو:۔ آہ کا تیر۔ نظر کی تلوار۔ غم کی گھٹا۔ مصیبت کے بادل وغیرہ۔

(۱۰) **اضافت استعارہ**۔ وہ اضافت جس میں مضاف الیہ کو شخص یا شے

مان کر اس کے کلی یا جزئی لوازم سے مضاف کی تخصیص کی جائے۔
استعارہ کے معنی ہیں مانگ لینا، مانگنے میں تین چیزیں ہوتی ہیں:۔
(۱) وہ شخص یا شے جس سے مانگا جائے اُس کو مُستعار منہٗ کہتے ہیں۔
(۲) وہ شے جس کے لئے کوئی شے مانگی جائے۔ اُسے مستعار لہٗ کہتے ہیں۔
(۳) وہ شے جو مانگی جائے۔ اُسے مُستعار کہا جاتا ہے۔
جیسے:۔ عقل کے ناخُن۔ بال کی کھال۔ شوق کے پر۔ خیال کا قاصد وغیرہ۔
(۱۱) **اضافت وصفی**۔ ایسی اضافت کہ جس سے مضاف کی تخصیص وغیرہ کسی وصف کی نسبت کی جائے، جیسے:۔ دل کا کمزور، نیّت کا خراب، کانوں کا کچّا آنکھوں کا اندھا۔ طبیعت کا گندا، وغیرہ۔
تنبیہ مضاف الیہ اور مضاف کے مجموعہ کو مرکّب اضافی کہتے ہیں اور یہ سارا مرکّب جز و جُملہ ہوتا ہے۔ نہ کہ اس کا کوئی سا ٹکڑا۔
اُردو میں سوائے اضافت ظرفی اور اضافت وصفی کے اور اضافتوں میں اکثر مضاف الیہ پہلے ہوتا ہے اور مضاف اس کے بعد، اس کے خلاف غیر فصیح ہے
مثال اضافت ظرفی۔ پلاؤ کی قاب، زردہ کی دیگ۔ دودھ کی دوہنی۔ دہی کا کونڈا وغیرہ۔
مثال اضافت وصفی۔ پال کے آم۔ غضب کی گرمی۔ آفت کا پرکالا۔ تراقے کی دھوپ وغیرہ۔

(۳) کلمات ربط

کلمات جر:۔ وہ کلمے جو کسی اسم یا ضمیر کا لگاؤ کسی فعل یا شبہ فعل یا متعلق فعل

یا صفت کے ساتھ ظاہر کریں ان کلموں کو جار اور جس سے لگا وٗ ظاہر کیا جائے اُسے مجرور کہتے ہیں۔ ان کلموں میں سے چند یہ ہیں۔

میں (بکسرہ میم) سے تک، پر، اوپر، نیچے، آگے، پیچھے۔ ساتھ، سمیت، طرف پاس، نزدیک، کو (بمعنی طرف) اندر باہر اور اس قسم کے اور کلمے۔ جیسے:۔ وہ باغ میں نہیں گیا، وہ دہلی کو گیا۔ وہ آگے کو چلا گیا۔ تو پیچھے رہ گیا میرے سامنے مت آؤ۔ تم میرے ساتھ چلنا۔ وہ میرے واسطے آم لایا۔ یہ کتاب آپ کے لئے بھیجی ہے، اس طرف نہ آنا۔ وغیرہ۔

تنبیہ۔ بعض جگہ کلمات جر بعد کلمات اضافت کا، کے، کی، کے آتے ہیں وہاں اضافت کا شبہ پڑتا ہے، اس لئے بتادیا جاتا ہے کہ مضاف یا اسم ہوگا یا ضمیر ہوگی۔ اگر بجائے مضاف کے کلمہ جر ہو، تو اضافت نہیں ہوگی۔ مثلاً تم اس کے ساتھ رہو، تم زید کے پاس جاؤ۔ تم زید کے نزدیک نہ آنا۔ وغیرہ۔

کلمات شمول، ایسے کلمے جو دو شخصوں یا چیزوں کو ایک حکم میں شامل کریں شمول کے لئے (سوا، نیز، بھی، کا کے کی علاوہ برتے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ تیرے سوا یہ بھی آیا تھا، یہ بھی رویا اور وہ بھی، ہم گئے اور نیز ہمارے بچے۔ بات کی بات گئی اور کام کا کام بگڑا، وغیرہ۔

کلمات حصر و تخصیص۔ حصر و تخصیص کے لئے یہ کلمے برتے جاتے ہیں۔ تنہا۔ صرف۔ فقط۔ محض، اکیلا، ایک۔ اک۔ اکیلے۔ اکیلی، کی۔ ہی۔ نرا نرے۔ نری۔ اور اسی قسم کے کلمات۔

اب وہ رانی کہاں صرف باتیں رہ گئیں، سوہن ہی آیا تھا۔ اکیلی پاربتی گئی تھی، یہاں تو محض بچے ہیں۔ وہاں اکیلا لڑکا کھڑا تھا۔ نرے نمک سے کیا ہوگا۔ یہ فقط میرا حوصلہ تھا۔ رات کی رات ٹھہر جاؤ۔ ان کا گزارہ نری کھیتی پر ہے

کلمات تاکید۔ وہ کلمے جو کلام میں زور دینے کے یا تاکید کیلئے برتے جائیں جیسے:۔ ضرور۔ بیشک۔ ہرگز۔ ہی۔ پر۔ ہاں۔ آپ۔ خود۔ بھر۔ وغیرہ۔

مثالیں:۔ تم ضرور جانا۔ میں بیشک کہوں گا۔ وہ ہرگز نہ آئے۔ تم کو رات بھر گانا پڑے گا۔ ہاں میں نے کہا تھا۔ وغیرہ۔

کلمات قسم۔ وہ کلمے جو قسم کے لئے برتے جائیں۔ اِس قسم کے مستعمل الفاظ قسم، سوگند، اور بائے موحدہ قسمیہ، اور واؤ قسمیہ ہیں۔ جیسے:۔

تمہاری قسم۔ بخدا میں نے نہیں لیا۔ واللہ میں نے نہیں کہا۔ سوگند کم برتا جاتا ہے اور وہ بھی قسم ظاہر کرنے کے طریق پر۔ جیسے:۔

میں نے تو اِس کی سوگند کھائی ہوئی ہے۔

کلمات تشبیہ و مثال۔ وہ کلمے جو تشبیہ اور مثال کے لئے برتے جائیں اُردو میں برخلاف اصل وضع کے دونوں کلمے ایک ہی معنی میں برتے جاتے ہیں وہ کلمے یہ ہیں۔ ایسا، جیسا، ویسا، یہ الف حسب موقع (ی) یا (ے) سے بدل جاتا ہے۔ جیسے:۔ یہ ایسا نہیں، جیسا وہ تھا۔ جیسے تم ہو، ایسا کوئی نہیں۔ یہ ویسا نہیں، جیسا تم کل لائے تھے۔

علامت اضافت کیساتھ الفاظ (سا۔ سے۔ سی) بھی تشبیہ کے لئے آتے ہیں جیسے:۔

اُس کی سی محنت کون کرے۔ اِس کا سا شوق کسی کو نہیں۔
ہو بہو۔ اور این مین وغیرہ سے بھی تشبیہ کا کام لیا جاتا ہے۔ یہ تو ہو بہو وہی ہے
یہ تو این مین ویسا ہی ہے۔ وغیرہ۔
کلمات تصریح۔ ایسے کلمے جن سے حاصل مطلب بیان کیا جائے، اس کیلئے
اُردو میں تو (تے کے پیش اور واؤ مجہول سے) اور لفظ پس برتے جاتے ہیں:
جیسے:۔ تمہاری باتوں سے تو یہ معلوم ہوا۔ پس تمہارا مطلب یہ ہے۔
کلمہ تسلسل کلام۔ وہ کلمہ جو پہلی اور پچھلی بات میں ربط پیدا کرے۔ اس کے
لئے اردو میں لفظ (سو) بضمہ سین و واؤ مجہول ہے۔ جیسے:۔ تم نے بُلایا سو میں
آگیا۔ جو کام کہو سو کرتا رہوں، وغیرہ۔
کلمات خلاصہ کلام۔ وہ کلمے جو پوری بات کرنے کے بعد اس غرض سے
کہ اس کا خلاصہ بیان کیا جائے بولے جائیں۔ اس کے لئے الفاظ خلاصہ مختصر،
الغرض۔ سخن کوتاہ وغیرہ برتے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ خلاصہ یہ کہ میں وہاں سے چلا آیا۔
مختصر یہ کہ وہ راضی نہیں ہوتے۔ الغرض انہیں یہ فیصلہ تسلیم نہیں سخن کوتاہ
وہ یہ رسم نہیں چھوڑیں گے۔

کلمات عطف

اُردو میں کلمات عطف کی آٹھ قسمیں ہیں، جن کلموں یا جُملوں میں کلمات عطف
آتے ہیں، ان میں سے پہلے کو معطوف علیہ کہا جاتا ہے۔ اب ہم ان قسموں
کو جُدا جُدا بیان کرتے ہیں۔

یہ کلمات مختلف غرضوں کیلئے بولے جاتے ہیں جن کا ذکر تیسرے حصّہ میں ہم کریں گے۔
(۱) **کلمات عطف**۔ ایسے کلمے جو مفرد کلموں یا مرکب جملوں کو ایک حکم میں جمع کر دیں، وہ یہ ہیں۔ کر۔ کے۔ و۔ پھر۔ جیسے:۔ میں نہاکر سو گیا۔ میں کھانا کھاکے لیٹ رہا۔ زید و بکر آ گئے۔ پہلے موہن آیا پھر سوہن۔
(۲) **کلمات تردید**۔ ایسے کلمے جن سے کلام میں تردد پیدا ہو۔ وہ یہ ہیں چاہو۔ چاہے۔ خواہ، یا تو وغیرہ۔ جیسے تم چاہے آؤ چاہے نہ آؤ۔ خواہ تم پسند کرو خواہ نہ کرو۔ وہ خواہ اچھّا ہے یا بُرا۔
(۳) **کلمہ اضراب**۔ ایسا کلمہ جس سے اعلیٰ کو ادنیٰ یا ادنیٰ کو اعلیٰ بنایا جائے یہ صرف کلمہ "بلکہ" ہے وہ آدمی نہیں بلکہ فرشتہ ہے۔ یا۔ وہ انسان نہیں بلکہ گدھا ہے۔
(۴) **کلمہ استدراک**، ایسے کلمے جن سے پہلی کہی ہوئی مبہم بات کو صاف اور واضح کہا جائے، وہ یہ ہیں، البتہ، اگرچہ، گو، پر، اِلّا، بلکہ۔ وغیرہ۔ تم کہتے ہو مگر کرتے نہیں۔ یہ تو کیا لائے گا البتہ میں لاؤں گا۔ میں سمجھ گیا ہوں اگرچہ تم نے نہیں بتایا، وغیرہ۔
(۵) **کلمات استثناء**۔ ایسے کلمے جن کے ذریعہ سے چیز یا چیزوں یا شخص یا شخصوں میں سے دوسری چیز یا چیزوں یا شخص یا شخصوں کو جُدا کیا جائے۔ جو جُدا کی جائیں اُنہیں مُستثنیٰ۔ اور جن سے جُدا کی جائیں اُنہیں مُستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔ اگر چیز یا شخص کو اپنے ہم جنسوں سے جُدا کیا جائے تو استثناء متصل

کہلاتا ہے، اور غیر جنس ہوں تو استثنا منفصل، ہر ایک استثنا کے لئے
اس قسم کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ لیکن، سوا، بجز، الّا، وغیرہ
جیسے استثنائے متصل کی مثالیں زید کے سوا سب لوگ آ گئے۔ سب قلم
مل گئے۔ مگر میرا قلم نہیں ملا۔ بجز طاہر کے اور کوئی لڑکا شوق سے نہیں
پڑھتا۔ استثنائے منفصل کی مثالیں، تمہاری بیٹھک میں سوا بلّی کے آدمی
نہ تھا۔ بجز گوال کے ساری بکریاں بہ گئیں۔ اس جنگل میں ہرن ایک بھی نہ ملا
اِلّا خرگوش بکثرت ملے۔

حرف بیان، ایسا حرف جو اُس جملہ کے شروع میں بولا جائے، جو پہلے
جملہ کی وضاحت کرتا ہو۔ پہلے جملہ کو مبیّن اور دوسرے کو بیان کہتے ہیں۔
اُردو میں اس غرض کے لئے فارسی کا ایک حرف (کہ) ہے۔ جیسے: موہن کہتا
تھا کہ پڑھنے میں میرا دل نہیں لگتا، سوہن نے مجھ سے کہا کہ میں دہلی
نہیں جاؤں گا۔ وغیرہ۔

کلمات شرط و جزا۔ اوّل یہ سمجھ لو کہ ایک بات کو دوسری بات پر حصر کرنے
کا نام شرط و جزا ہے۔ جس بات کو حصر کیا جائے اس کو شرط یا موقوف علیہ
کہیں گے۔ اور جس بات کا انحصار کیا جائے اس کو موقوف یا جزا۔
کلمات شرط۔ جو، جب، چونکہ۔ ہر چند، کیوں۔ گو۔ ورنہ۔ اگر۔ بسکہ۔ وغیرہ۔
کلمات جزا۔ پھر بھی، تو (بواؤ مجہول) تب۔ مگر۔ کہیں۔ اس لئے وغیرہ۔
مثالیں: جب تم آؤ گے، تب میں جاؤں گا۔ چونکہ تم نہیں آئے، اس لئے میں چلا گیا۔

گو میں نے سمجھایا، مگر اس نے نہ مانا۔ ہر چند میں منع کرتا رہا، لیکن وہ بھاگ گیا، وغیرہ۔

کلمات ندا

ایسے کلمے جو پکارنے کے لئے بولے جائیں، جس کلمہ سے پکارا جائے اس کو ندا اور جس کو پکارا جائے اس کو منادی کہتے ہیں۔ کلمات ندا ہیں۔ اے۔ اجی۔ او۔ ارے۔ اری۔ ابے۔ یا۔ وغیرہ برتے جائیں۔

جیسے:۔ یاخدا۔ اجی حضرت۔ او لڑکے۔ اری لڑکی۔ ارے احمق۔ وغیرہ

کلمات جواب

وہ کلمے جو ندا کے جواب میں بولے جائیں، وہ یہ ہیں۔ ہاں۔ جی۔ ہاں جی اچھا۔ بھلا۔ حاضر۔ ہوت۔ جناب وغیرہ۔

مثالیں

ندا	جواب ندا	ندا	جواب ندا
او جانے والے	ہاں	ارے سائیس	ہوت
ارے لڑکے	جی	او چپراسی	جناب
ابے نوکر	حاضر		وغیرہ

کلمات ایجاب

وہ کلمات جو امر یا نہی یا متکلم کے کلام کی تصدیق کے لئے بولے جاتے ہیں

جیسے:۔ ہاں جی ہاں، اچھا، خوب، ٹھیک، درست، بجا، واقعی وغیرہ۔

مثالیں

قسم	بات	جواب
امر	تم چلے جاؤ	اچھا
نہی	تم مت آؤ	بہت خوب
تصدیق	میرے نزدیک تم تجارت کرو۔	بالکل ٹھیک

کلمۂ تفسیر

ایسا کلام جو اپنے سے پہلے کلمہ یا کلام کی شرح ہو۔ اِس کے لئے عربی کا لفظ (یعنی) اُردو میں مستعمل ہے۔ جیسے:۔ ہالی یعنی ہل جوتنے والا۔ گوال یعنی گائیں چرانے والا، ہائی کورٹ یعنی بڑی عدالت۔ وغیرہ۔

کلمات تمنّا

ایسے کلمے جو آرزو یا تمنّا کے ظاہر کرنے کے لئے بولے جائیں۔ اس کے لئے کاش اور کاشکے برتے جاتے ہیں۔ جیسے:۔ کاش میں بھی پڑھا لکھا ہوتا۔ کاشکے میری دولت برباد نہ ہوتی، وغیرہ۔

کلمات تحقیر

ایسے کلمات جو کسی دوسرے کی حقارت یا بطور طنز یا اپنے انکسار کیلئے بولے جائیں، ان کیلئے کیا۔ کہاں۔ کیوں نہیں۔ کیوں نہ ہو وغیرہ بولتے ہیں۔ جیسے:۔ تو کیا اور تیری تعلیم کیا۔ کیوں نہ ہو آپ تو بڑے نیک ہیں۔ میں کہاں کا

شہسوار ہوں۔ وغیرہ

کلمات تزئین کلام

ایسے کلمات جو صرف زیب کلام ہوں اور ان کے معنی مقصود نہ ہوں اس طرح کے کلمات یہ ہیں، ہاں۔ آخر۔ بارے۔ اچھا۔ بھلا۔ تو سہی۔ اُے ہے۔ وغیرہ جیسے:۔ اچھا اصل بات یوں تھی۔ بھلا وہ آنا نہیں چاہتے تھے۔ ہاں پھر کیا کہا میاں بیٹھو تو سہی۔ اُے ہے تمہاری عقل پر کیا پتھر پڑ گئے۔

کلمات طبعی

ایسے کلمات جو باقتضائے طبیعت زبان سے سرزد ہوں۔ اُردو میں یہ دس قسم کے کلمے ہیں:۔

(۱) **کلمات تنبیہ**۔ وہ کلمے جو جھڑکنے یا سختی سے روکنے کے وقت بولے جائیں۔ مثلاً۔ ہَیں۔ ہائیں۔ ہائے۔ خبردار۔ دیکھو۔ سُن۔ سُنو، دیکھو جی وغیرہ جیسے:۔ ہیں یہ کیا کیا۔ ہائیں تم نہیں مانتے۔ خبردار جو جھوٹ بولا۔ سُنو پھر ایسا مت کرنا۔ وغیرہ۔

(۲) **کلمات تاسف و ندبہ**۔ وہ کلمے جو دُکھ یا رنج یا ماتم کیوقت زبان پہ آئیں مثلاً۔ آہ۔ ہائے رے۔ ہے ہے۔ افسوس۔ حیف۔ وغیرہ۔ جیسے:۔ ہائے کچّی کلی مرجھا گئی۔ آہ کوئی نام لیوا بھی نہ رہا۔ ہائے رے یہ درد کسی طرح نہیں تھمتا۔ ہے ہے کیا جوان موت ہوئی وغیرہ۔

(۳) **کلمات تحسین**۔ ایسے کلمے جو بطریق دفع نظر بد، یا تعریف امر محمود

یا مذموم یا بطور داد استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً واہ واہ۔ واہ رے واہ کیا بات ہے، کیا کہنے۔ خوب۔ شاباش، آفریں۔ وغیرہ۔

جیسے:۔ واہ واہ بھئی واہ واہ۔ واہ رے خوب کرتب دکھائے۔ آفریں تیری ہمت کو چشم بد دُور کیا بدن پایا ہے۔ تمہاری کیا بات ہے۔ شاباش بڑی دلیری کی۔

(۴) **کلمات نفریں۔** ایسے کلمے جو پھٹکار یا لعنت کے موقع پر بولے جائیں مثلاً۔ خدا کی مار۔ پھٹے مُنہ۔ تُف۔ دُوف وغیرہ۔

جیسے:۔ ارے تجھ پر خدا کی مار۔ یہ کیا کہا پھٹے مُنہ۔ خدا تیرا کالا مُنہ کرے لعنت ہے ایسی دوستی پر۔ وغیرہ۔

(۵) **کلمات نفرت۔** وہ کلمے جو بیزاری کے وقت بولے جائیں۔ مثلاً ہشت۔ پرے ہٹ۔ چھی۔ آخ تھو۔ دور ہو۔ دُھت۔ وغیرہ۔

جیسے:۔ چل پرے ہٹ۔ دور ہو کمبخت۔ ہت تیری دم میں نمدا کیا صورت ہے آخ تھو۔

(۶) **کلمات سختی وشدت۔** ایسے کلمے جو کسی قسم کی تکلیف کے وقت زبان سے نکلیں۔ مثلاً۔ اوہ۔ اوخو۔ توبہ۔ اُف۔ الحفیظ۔ الاماں۔ وغیرہ۔ جیسے:۔

اوہو کیسی گرمی ہے۔ توبہ کیا آگ برس رہی ہے! اوخو کس قدر بخار ہے۔ وغیرہ

(۷) **کلمات تعجّب۔** ایسے کلمے جو تعجّب کے وقت بولے جائیں۔ مثلاً اللہ اللہ۔ اللہ اکبر۔ اوہو۔ آہا۔ آئیں! اوفو۔ اوخو۔ ہائیں۔ وغیرہ

جیسے:۔ اللہ اللہ کیا آواز ہے۔ اوہو کیسے پھول کھلے ہیں۔ آہا اس موسم میں یہ ٹھنڈی ہوا۔ ایں یہ کیا ہوا۔ وغیرہ۔

(۸) **کلمات انبساط**۔ ایسے کلمے جو خوشی کے وقت بولے جائیں۔
مثلاً۔ آہاہاہا۔ اوہو ہو ہو۔ واہ واہ۔ وغیرہ۔
جیسے:۔ اہاہاہا کھیرپکی ہے۔ اوہو ہو ہو کیا میٹھا خربزہ ہے۔ واہ واہ کیا نام ہوا ہے
(۹) **کلمات تہنیت**۔ جو کسی خوشی کے وقت باہم ایک دوسرے کو کہیں
یہ صرف دو لفظ ہیں۔ مُبارک۔ اس کا جواب سلامت۔ یا مبارک سلامت
جیسے:۔ لڑکا مبارک۔ ہم شادی کی خبر سُنکر مبارک سلامت کو آئے ہیں۔
(۱۰) **کلمات قدوم**۔ وہ کلمے جو کسی کے سفر سے آنے پر کہے جاتے ہیں
مثلاً جم جم۔ نت نت۔ وغیرہ۔ جیسے:۔ جم جم آؤ۔ نت نت بسو وغیرہ۔

بحث ترکیب یعنی علم نحو

پہلے یہ سمجھ لو کہ مُنہ سے جو آواز نکلتی ہے۔ اُس کو اس علم میں لفظ کہتے ہیں
اگر وہ آواز بے معنی ہو تو اُسے مہمل کہیں گے اور اگر بامعنی ہو تو کلمہ۔ پوری
بات یعنی کلام۔ کلموں سے مرکب ہوتا ہے۔ کلام میں کلموں کے صحیح ترتیب سے بولنے
کا قاعدہ جس علم میں ہو اُس کو علم نحو کہتے ہیں۔
کلموں کے باہمی تعلق کا اظہار علامات، یا اضافت یا کلمات ربط سے کیا جاتا
ہے۔ جس سے ان کو پہلے بتا دینا مناسب ہے۔
قول مرکّب۔ دو یا دو سے زیادہ کلموں کے ملانے سے جو بات ادھوری
پیدا ہو اس کو اردو میں قول مرکب کہتے ہیں۔ قول مرکّب کی دو قسمیں ہیں

(۱) مرکّب ناقص۔ اس کو مرکّب غیر مفید بھی کہتے ہیں ایسا مرکب جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے مرکّب ہو۔ لیکن اس سے پورا مطلب یا مدّعا نہ سمجھا جا سکے یعنی ادھوری بات ہو۔

جوہر کے کھلونے۔ محمود کی کتاب، سیدھا لڑکا۔ عمر بھر۔ چار طوطے۔ دو سو ایک جانے والا۔ لمبا قد۔ چھینا جھپٹی۔ وغیرہ۔

اُردو میں اکثر مرکّب ناقص انیس[19] طرح کے ہوتے ہیں۔ جو بطور نقشہ ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔

نمبر شمار	نام مرکب ناقص	ترتیب	مثالیں	کیفیت
۱	مرکب اضافی	مضاف الیہ، مضاف	محمود کا گھر۔ طاہر کی میز	.
۲	مرکب توصیفی	صفت۔ موصوف	نیک لڑکا۔ کالی لڑکی	.
۳	مرکّب عددی	+	اکتیس[31]۔ چھیاسی[86]	دو نام ملکر ایک ہو گئے
۴	مرکّب عطفی	معطوف علیہ معطوف	طاہر اور جوہر۔ میز اور کرسی	
۵	مرکّب ظرفی	مظروف، ظرف	سرمہ دانی۔ اگالدان	
۶	مرکب امتزاجی	+	محمد طاہر۔ محمود مختار کفگیر۔ ہاون دستہ گیارہ۔ باون	دو یا دو سے زیادہ اسم یا اسم و صفت سے مرکّب
۷	مرکب بالبدل	مبدل منہ۔ بدل	زید کا باپ خالد۔ میرا بھائی ندیم دایاں، نہیں بایاں ہاتھ	

نمبر شمار	نام مرکب ناقص	ترتیب	مثالیں	کیفیت
۸	مرکب بیانی	مبیّن۔ بیان	عرفی شیرازی نظامی گنجوی	
۹	مرکب تابع	متبوع۔ تابع	تابع محض، چال ڈھال، لوٹ کھسوٹ تابع مہمل، روٹی ووٹی، جانا وانا	
۱۰	مرکب تاکیدی	مؤکَد۔ تاکید تاکید۔ مؤکّد	ساری مرغیاں۔ تمام اونٹ گز بھر۔ عمر بھر۔ مٹھی بھر۔	
۱۱	مرکب تمیز عددی	عدد۔ معدود	دس گز کپڑا۔ دو بوتل سرکہ	
۱۲	مرکب تمیز	تمیز۔ مُمَیَّز	کتنے ہی کبوتر۔ متعدد لمپ	
۱۳	مرکب اشارہ	اشارہ۔ مشارٌ الیہ	یہ لڑکا۔ وہ گھوڑی	
۱۴	مرکب ربطی	جس کلمہ سے ربط دیا جائے اُسی کے بموجب ترتیب ہوگی	سوہن نے، کرشن کو میرا گھر، میز پر۔ اِلّا وہ اس کے سوا۔ دہلی تک	
۱۵	مُرکّب تفضیلی	مُفَضَّل۔ مفضّل منہ	وہ تم سے اچھا۔ بہت ہی موٹا	
۱۶	مرکب بمبالغہ	+	بہت لال، نہایت ہوشیار	یہ مرکب ایک معنی کیلئے آتا ہے
۱۷	مرکب تکبیر	+	شاہ راہ۔ بڑا اُستاد	ایضاً
۱۸	اسم فاعل ترکیبی	+	آنیوالا۔ پانی ہار۔ بےچین	ایضاً
۱۹	اسم مفعول ترکیبی	+	کھایا ہوا۔ بیاہتا۔ دل پسند	ایضاً

تنبیہ۔ مرکّب ناقص سب کا سب ہمیشہ جزو کلام ہوگا۔ اس کے الگ الگ کلمے جزو کلام نہیں ہوتے۔

(۲) مرکّب تام۔ وہ پوری بات جس کو سُنکر سُننے والا کہنے والے کا پورا مدّعا سمجھ لے، یہ پوری بات خواہ آپ ہی پوری ہو یا قرینہ کلام سے پوری ہو جائے۔ جیسے:۔ بابو شکرکندیاں لے آیا۔ یہ آپ ہی پوری بات ہے یا سوال کیا کہ کیا شکرکندیاں اُبال لیں؟ جواب ہاں اُبال لیں۔ یہ جواب آپ پوری بات نہیں۔ مگر قرینہ کلام سے پوری بات ہوگئی۔ مرکّب تام یا مرکّب مُفید یا کلام یا جُملہ ایک ہی چیز ہے۔ اور اس میں اسناد کا ہونا ضروری ہے۔

اسناد۔ اِس تعلق کا نام ہے جو کلام کے اجزا میں باہم ترکیب کے وقت اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ کہنے والے کی بات سُننے والا پُوری طرح سمجھ لیتا ہے۔ اِس کے اجزا مسند الیہ اور مسند ہیں، ان میں اسناد ہوتا ہے۔

مسندالیہ۔ جس شے کا تعلق کسی دوسری چیز سے بتایا جائے۔ اِس کو مسندالیہ کہتے ہیں۔

مسَنَد۔ اور جس شے سے تعلق بتایا گیا ہے وہ مسند ہے۔

اردو میں مسندالیہ پہلے آتا ہے اور مسند بعد میں۔ جیسے:۔

محمود کا لڑکا۔ اس میں محمود مسندالیہ ہے کیونکہ لڑکا ہونے کا تعلق محمود کے ساتھ بتایا گیا ہے۔ اور لڑکا ہے مسند۔ کیونکہ اس کا تعلق محمود کے ساتھ

قائم ہے اور لڑکا ہونے کا تعلّق جو ذہن میں آتا ہے۔ اسناد ہے۔
چند اور مثالیں سُنو۔

مُرکّب مفید یا کلام	مسند الیہ	مسند	اسناد
میرا بیٹا چلا گیا	میرا بیٹا	چلا گیا	بیٹے کا چلا جانا
اس نے اپنی داڑھ نکلوا دی	اس نے اپنی داڑھ	نکلوا دی	داڑھ کا نکلوا دینا
جوہر نہیں پڑھتا	جوہر	نہیں پڑھتا	جوہر کا نہ پڑھنا
میں نماز پڑھتا ہوں	میں نماز	پڑھتا ہوں	نماز کا پڑھنا

تنبیہ۔ یہاں یہ بتا دینا مناسب ہے کہ مسند الیہ اور مسند ذیل کے کلمات ہوتے ہیں۔ ایک یا ایک سے زیادہ ہر قسم کے اسم، یا صفت یا ضمیر (مگر صفت جب بطریق اسم برتی جائے۔ اُس وقت مسند الیہ واقع ہوگی۔ نہ کہ بحیثیت صفت) اسم یا ضمیر جو لفظ تک کے ساتھ برتی جائے۔ مصدر، مرکّبات ناقص کی تمام قسمیں۔ صلہ اور موصول مل کر مسند الیہ ہوتی ہیں۔ فعل یا کلمات ربط وعطف وغیرہ۔ جب بطور اسم برتے جائیں گے۔ مسند الیہ ہو سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

مثالیں۔ ولید اور خالد کام چور ہیں۔ نیکوں کے کام بھی نیک ہی ہوتے ہیں میں اور تم دونوں دہلی چلیں گے۔ نہ میں تم تک پہونچ سکا نہ تم مجھ تک پہنچے جوہر کا گھوڑا بہت دوڑتا ہے۔ جو حالت کل تھی سو آج ہے۔
آیا ماضی مُطلق کا صیغہ ہے۔ سے کلمہ جر ہے۔ اور عطف کے لئے بھی آتا ہے

متعلّقات مسند الیہ اور مسند کی توضیح یا تخصیص جن کلمات سے کی جائے
اُن کو متعلّقات کہتے ہیں۔ وہ اکثر کلمات ذیل ہوتے ہیں:۔
اسم ضمیر، صفت، مقدار، عدد۔ اضافت، مرکب ناقص، شبہ فعل، حالیہ ماضی
متعلّقات فعل۔ افعال معطوف۔ جار و مجرور۔
مثالیں۔ عید کا مہینہ بھی آرہا ہے۔ اُس کے پاس کتاب نہیں۔ محمود ذہین ہے
یہ امرود دو سیر ہوں گے۔ تمہارا لڑکا رو رہا ہے۔ آپ کا بھیجا ہوا خط ملا۔ وہ
سونے والا جاگ اُٹھا۔ وہ کھیلتا ہوا پڑھ رہا تھا۔ میں کھڑے کھڑے تھک گیا
تو ہڑبڑا کر کیوں اُٹھا، وہ دیکھ کر چلا گیا۔ تم میرے لئے کیا لائے۔
تنبیہ۔ اسم فاعل اور حالیہ ماضی۔ اگر اصل فعل لازم ہو۔ اور حالیہ ماضی
جس میں ماضی مطلق کے صیغے مکرّر بولے جائیں۔ اور متعلقات فعل اکثر
مسند الیہ کی وضاحت کرتے ہیں۔
اور اسم مفعول اکثر مسند کی۔
اور حالیہ ماضی جب کہ اصل فعل متعدی ہو، اور افعال معطوف اور جار و مجرور
مسند الیہ اور مسند دونوں کی وضاحت کے لئے برتے جاسکتے ہیں۔
مثالیں۔ وہ کودنے والا گر گیا، وہ گاتا گاتا رو پڑا۔ وہ شوق سے پڑھتا ہے
وہ گرے ہوئے کٹارے لے آیا، وہ کھاتا ہوا مجھ سے کہنے لگا۔ میں نے اس کو
کھیلتے ہوئے پایا۔ وہ کپڑے پہن کر جھپٹ ہوا۔ میں اُسے اکیلا چھوڑ کر چلا آیا
تم آج تک دہلی میں کیوں ہو۔ میں نے زید کو بکر سے باتیں کرتے دیکھا وغیرہ

فائدہ۔ اگر کسی جملہ میں دو اسم آئیں، ایک خاص دوسرا عام، خواہ وہ کسی قسم کے ہوں تو اسم خاص مسند الیہ ہوگا۔ اور اگر دونوں اسم عام ہوں تو جس اسم میں عمومیت کم پائی جائے وہ مسند الیہ ہوگا، اور اگر ایک اسم ہو اور ایک صفت تو اسم مسند الیہ ہوگا۔ اور اگر ایک اسم کو بطریق اسم برتا جائے اور دوسرے کو بطور صفت کے تو اسم ہی مسند ہوگا۔ اور اگر ایک ہی اسم مکرر ہو ایک بطور اسم دوسرا بطریق صفت تو بھی اسم مسند الیہ ہوگا۔ اور اگر دونوں کلمے صفت کے ہوں تو بمقابل ایک دوسرے کے جس میں عمومیت کم ہو وہ مسند الیہ ہوگا۔ اگر ایک جملہ میں مُشبہ اور مُشبہ بہ آئیں تو مُشبہ مسند الیہ ہوگا۔ اور جب کسی لفظ کا ترجمہ کیا جائے یا کلمات ربط و عطف وغیرہ میں بحیثیت لفظ بحث کی جائے یا کسی فعل کی نوعیت بتائی جائے۔ ان سب صورتوں میں اصل لفظ یا کلمہ یا فعل، مسند الیہ ہوں گے۔

مثالیں۔ خالد آدمی ہے۔ یہ بچّہ ذہین ہے، طاہر فرشتہ ہے۔ بیوقوف آخر بے وقوف ہے۔ لال رنگ ہلکا پڑ گیا۔ اس کے ہونٹ گلاب کی پتی جیسے ہیں۔ بینی ناک کو کہتے ہیں، پر کلمہ جر ہے۔ میں ظرف کے لئے آتا ہے اور کلمہ عطف ہے۔ بُلایا ہے، ماضی قریب کا صیغہ واحد مذکّر غائب ہے وغیرہ۔

مسند اور مسند الیہ کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع

مسند اور مسند الیہ میں بوقت وحدت و جمع مطابقت رکھّی جاتی ہے۔ البتہ مؤنث کے

صیغوں ہیں بصورت جمع، اصل فعل بطریق جمع نہیں بولتے۔ بشرطیکہ فعل کے بعد افعال تصریحی آئیں، جیسے:۔ میں جاتا ہوں۔ ہم جانا چاہتے ہیں۔ تو آتی ہے۔ وہ آتی ہیں۔

فعل لازم اور فعل متعدی مجہول معنوی کی وحدت وجمع اور تذکیر وتانیث فاعل یا مفعول مالم یسمّٰ فاعلہٗ کے بموجب ہو گی۔ جیسے:۔

فعل لازم۔ سوہن آیا۔ کشتی آئی۔ عورتیں آئیں۔ مرد آئے۔

مفعول مالم یسمّٰ فاعلہٗ۔ گڑ تُلا۔ کھانڈ تُلی۔ آم تُلے۔ کھریاں تلیں۔

فعل متعدی کا اگر مفعول لفظاً مذکور نہ ہو اور صرف فاعل بولا جائے تو فعل فاعل کے مُطابق ہو گا۔ جیسے:۔ کُندن لایا۔ رادھا لائی۔ تم لائے۔ تم لائیں۔ اور اگر فاعل کے ساتھ علامت (نے) اور مفعول کے ساتھ علامت (کو) ہو تو فعل واحد آئے گا۔ جیسے:۔ بُندو نے بیل کو پکڑا۔ کنسو نے گائے کو پکڑا۔ مردوں نے بیلوں کو پکڑا۔ عورتوں نے گایوں کو پکڑا۔

اور اگر فاعل کے ساتھ تو علامت (نے) ہو۔ مگر مفعول کے ساتھ علامت (کو) نہ ہو۔ تو فعل مفعول کے بموجب آئے گا۔ جیسے:۔ زید نے کھانا کھایا زید نے کھانے کھائے۔ زید نے نارنگی کھائی۔ زید نے نارنگیاں کھائیں

اور فعل متعدی بدو مفعول میں فعل مطابق مفعول ثانی آئے گا۔ جیسے:۔

اُس نے فقیر کو روٹی دی۔ اُس نے فقیر کو روٹیاں دیں۔

ماضی استمراری میں وحدت وجمع اور تذکیر وتانیث میں فعل فاعل کے

مُطابق آتا ہے ۔ وہ آم چوُستا تھا. تم آم چوستے تھے۔ وہ آم چوستی تھی۔ تم آم چوستی تھیں۔

جب حالیہ ماضی کسی اسم یا ضمیر یا صفت کے ساتھ مل کر فاعل واقع ہو تو فعل تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع میں فاعل کے مطابق ہوگا۔ یا یوں کہو کہ فعل اپنے قریب تر اسم کے موافق ہوگا. جیسے :۔ اڑتا ہوا کوّا گرا۔ اُڑتے ہوئے طوطے گرے۔ اڑتی ہوئی چیلیں گریں۔ اڑتی ہوئی چڑیا گری

جہاں مسند الیہ کے بعد ایسا مفعول آئے جس کے ساتھ علامت مفعول بھی ہو تو بصورت جمع بھی فعل واحد ہی آئے گا، جیسے :۔ میں نے بچوں کو کودتے ہوئے پایا، میں نے بچوں کو دتا ہوا پایا، اس نے ہرنیوں کو بھاگتے ہوئے دیکھا۔

بحالت اضافت مسند الیہ اور مسند کی باہم تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع میں مطابقت ہوگی۔ اس کا کُتّا کالا ہے۔ اس کے کتّے کالے ہیں، اسکی کُتیا بھوری ہے

اگر مسند الیہ دو اسم ہوں ایک مذکر کے لئے ایک مؤنث کیلئے تو خواہ کوئی سا اسم مسند کے قریب تر ہو فعل مذکر ہی بولا جائے گا۔ اس کے لڑکے اور لڑکیاں آگئے۔ اس کے بھائی اور بہن چلے گئے۔

جو صفت بطریق متعلق فعل آئے وہ تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع میں اپنے موصوف کے مطابق ہوگی۔ جیسے :۔ اس کا لڑکا سیدھا ہے۔ اس کی لڑکی بھولی ہے۔ اِس کے بچے سیدھے ہیں، اس کی بچیاں بھولی ہیں۔

اگر مسند الیہ جمع ہو یا اس کے لئے جمع کی ضمیر تعظیماً بولی جائے تو مسند کو

بھی جمع لائیں گے۔ جیسے:۔ ان کی مانند بھولے اب کہاں ہیں۔ تم سے سیدھوں کی اب قدر نہیں رہی۔

اگر مسند الیہ اضافی حالت میں ہو، اور مضاف بروئے عطف متعدد ہوں اور ان کے بعد الفاظ تمام، یا سب، یا کل وغیرہ آئیں تو فعل وحدت و جمع اور تذکیر و تانیث میں بعض جگہ تو آخر کے مضاف کے مطابق بولتے ہیں اور بعض جگہ آخر سے پہلے مضاف کے بموجب۔ جیسے میری میز اور سٹول اور کرسیاں تمام چوری گئیں۔ اس کے برتن اور سامان اور گھر نیلام ہو گیا۔ مٹی کے کونڈے اور چینی کل چور چور ہو گئے۔ وغیرہ۔

اور اگر لفظ سب کے بعد لفظ کچھ آئے تو فعل واحد آئے گا۔ جیسے:۔ منڈی میں سنگھاڑے۔ امرود۔ نارنگیاں سب کچھ ملتا ہے۔ میں نے برفیاں۔ پیڑے حلوے۔ جلیبیاں سب کچھ کھایا۔

اگر بطور عطف مختلف ضمیریں مسند الیہ ہوں۔ خواہ واحد ہوں یا جمع ہر حالت میں مسند جمع آئیگا۔ جیسے:۔ میں اور وہ دہلی گئے تھے۔ تم اور ہم سیر کو چلیں گے۔

اور جب ضمائر وحدت اور جمع اور حاضر و غائب و متکلم ہونے میں مختلف ہوں تو فصحا تو ترتیب ملحوظ رکھتے ہیں۔ گو عام بول چال میں اس کا لحاظ نہ کیا جائے ترتیب یوں ہے۔ ضمیر واحد سے پہلے ضمیر جمع آئے گی۔ اور اگر سب ضمیریں یا واحد ہوں یا جمع ہوں تو پہلے ضمیر متکلم، اور پھر ضمیر غائب اور پھر ضمیر حاضر لائیں گے۔ جیسے:۔ میں اور وہ ساتھ گئے۔ ہم اور تم چلیں گے۔ میں اور تو

وہاں کھڑے چاند دیکھ رہے تھے۔

اور جب مسند الیہ اور مسند دونوں مرکّب اضافی ہوں، اور مضاف الیہ دونوں میں اسم یا ضمیر ہوں، تو مسند وحدت اور جمع اور تذکیر و تانیث میں مسند الیہ کے مطابق ہوگا۔ اگر یہ لحاظ نہ کیا جائے گا تو مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے گا۔ جیسے:- ہمارا مصیبت کا وقت عیش کی گھڑی بن گیا۔ اگر یوں کہیں کہ ہمارا مصیبت کا وقت عیش کی گھڑی بن گئی، تو معنی یہ ہو جائیں گے کہ جو عیش کی گھڑی تھی وہ مصیبت کا وقت بن گئی۔

اگر مسند الیہ دو اسم مذکر ہوں۔ یا ایک مذکر اور ایک مؤنث تو فعل مذکر آئیگا۔ جیسے:- مرغا اور مرغی چگ رہے ہیں۔ تیتری اور بھونرا اُڑ رہے ہیں۔ بیل گائے اور شیر ہانپ رہے ہیں۔

اور اگر دونوں اسم مؤنث ہوں۔ تو مسند جمع مؤنث آئے گا۔ جیسے:- ڈومنیاں اور لڑکیاں گا رہی ہیں۔

اگر دو اسم مل کر ایک اسم ہو گئے ہوں اور الگ الگ چیزوں کے نام ہوں تو فعل اسم ثانی کے بموجب ہوگا۔ جیسے:- بیل گاڑی آگئی۔ پالکی گاڑی جا رہی ہے۔ گاڑی اور تانگا کھڑے ہیں۔ گاڑی اور گڈا آگئے۔

جہاں مصدر اور افعال تصریفی میں سے کوئی فعل مسند ہو۔ وہاں اسم مصدر پر وحدت و جمع اور تذکیر و تانیث مسند الیہ کا اثر پڑے گا، جیسے:- مجھے جلیبیاں لانی ہیں، اسے آم لانے ہیں، تمہیں مرغا پکڑنا ہے۔ مجھے مچھلی پکڑنی ہے۔ وغیرہ۔

افعالِ ناقصہ اور افعالِ قلوب میں فعل مسند الیہ کے مطابق بولا جاتا ہے جیسے:۔
یہ بچہ میری بات نہیں سمجھا۔ اس بچی نے میری رائے نہیں مانی۔ تم نے غور
نہیں کیا، تم نے تصدیق نہیں کی۔ وغیرہ۔
فعل ناقص وحدت و جمع میں، اپنے اسم کے مطابق ہو گا۔ جیسے:۔ یہ لوگ
حاضر ہیں۔ یہ مزدور پاگل ہے، یہ دائی اندھی ہے۔ یہ ڈومنیاں کانی ہیں۔
اگر دو یا دو سے زیادہ اسم، یا فعل یا مفعول مالم یسمّٰی فاعلہٗ یا اسم فاعل، یا
اسم مفعول مالم یسمّٰی فاعلہٗ کلمات عطف سے ملائے جائیں تو ان کے ذوی العقول
ہونے کی صورت میں تو خبر اور فعل خواہ کسی قسم کا ہو بصیغہ جمع بولیں گے۔
جیسے:۔ طاہر اور محمود ذہین ہیں۔ زید اور بکر بیٹھے۔ آنے والے اور جانیوالے
گانے لگے۔ وغیرہ۔ اور غیر ذوی العقول ہونے کی صورت میں کوئی کلیہ قاعدہ
نہیں۔ کہیں فعل کو جمع بولتے ہیں۔ کہیں واحد۔ جیسے:۔ اخروٹ اور لیچیاں
توڑ لیں۔ کنڈالی اور کونڈا ٹوٹ گئے۔ کلاک اور گھڑی بند ہو گئے۔
قلم اور دوات طاق میں رکھی ہے۔ دوات اور قلم میز پہ رکھے ہیں۔ پیمانہ
اور رول میز پہ پڑا ہے۔ وغیرہ۔
اگر کلمہ تاکید جمع معطوف علیہ اور معطوف واحد کے بعد آئے تو فعل جمع مذکر
آئے گا۔ جیسے:۔ پنسل اور ہولڈر دونوں نہیں ہیں۔ گھڑا۔ گھڑیا۔ آبخورہ۔
گلاس چاروں ٹپکتے ہیں۔
اگر عطف بذریعہ کلمات تردید ظاہر کیا جائے، تو تذکیر و تانیث اور وحدت و

جمع میں فعل معطوف قریب تر کے مطابق بولا جائے گا۔ جیسے:۔ لڑکا یا لڑکیاں پڑھ رہی ہیں، لڑکیاں یا لڑکا پڑھ رہا ہے۔ لڑکے یا لڑکیاں کھیل رہی ہیں۔ لڑکیاں یا لڑکے کھیل رہے ہیں۔

کلام یا جُملہ

یہ تو تم پڑھ چکے ہو کہ کلام یا جُملہ یا مرکّب تام یا مرکّب مُفید اُس پوری بات کو کہتے ہیں جس کو سُننے کے بعد سُننے والے کو کہنے والے کا پورا مدعا بلا کسی ابہام کے معلوم ہو جائے اور کسی اور کلمہ کے سُننے کا منتظر نہ رہے۔ اس مقام پر ہم تمہیں جملہ کی قسمیں بتاتے ہیں جو اُردو میں مُستعمل ہیں اور وہ تین قسم کے ہیں۔

(۱) جُملہ مفرد (۲) جُملہ مرکّب (۳) جُملہ مخلوط

(۱) جملہ مُفرد۔ ایسا جملہ جس میں لفظاً یا تقدیراً ایک فعل لایا جائے۔ اُردو میں جملہ مفرد کی ضمنی تقسیم نہیں ہوتی یعنی جُملہ اسمیہ اور جُملہ فعلیہ، کیونکہ اُردو میں صرف دو کلموں یعنی اسم و خبر سے پوری بات نہیں ہوتی جب تک کوئی فعل ناقص نہ بولا جائے اس لئے جملہ اسمیہ تو ہوتا نہیں صرف جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ جیسے:۔ زید کالا ہے۔ یا زید بیٹھا ہے جملہ فعلیہ ہے نہ کہ اسمیہ اس لئے کہ (ہے) فعل ناقص کے بغیر زید کالا۔ یا زید بیٹھا مرکّب ناقص ہیں نہ کہ جملہ، یعنی ادھوری بات ہے، نہ کہ پوری بات۔

تنبیہ:۔ جملہ کی ابتداء، اسم یا ضمیر یا متعلق فعل یا مرکّب ناقص سے ہوتی ہے اور یہ یا تو اسم یا فاعل، یا اسم فاعل، یا مفعول مالم یسمّٰی فاعلہ، یا اسم

مفعول مالم یسمّٰی فاعلہٗ کہلاتے ہیں۔
اگر جملہ کی ابتدا میں کوئی کلمہ متعلق فعل واقع ہو، تو فاعل یا مفعول مالم یسمّٰی فاعلہٗ کی ضمیر اس میں پوشیدہ ہوگی۔

مثالیں

(۱) اسم کی مثال، بھوندو پاگل ہے۔ اس جملہ میں بھوندو اسم پاگل خبر ہے فعل ناقص، سب مل کر جملہ مفرد فعلیہ ہوا۔
(۲) فاعل کی مثال۔ محمود جاتا ہے۔ اس جملہ میں محمود فاعل، جاتا ہے صیغہ واحد غائب مذکر، حال مطلق مثبت معروف، فعل، فعل اور فاعل مل کر جملہ مفرد فعلیہ ہوا۔
(۳) اسم فاعل کی مثال۔ سونے والے جاگے، اس جملہ میں سونے والے اسم فاعل، اور جاگے، صیغہ جمع مذکر غائب ماضی مطلق مثبت معروف فعل، فعل اور اسم فاعل مل کر جملہ مفرد فعلیہ ہوا۔
(۴) مفعول مالم یسمّٰی فاعلہٗ کی مثال۔ زید لوٹا گیا، اس جملہ میں زید مفعول مالم یسمّٰی فاعلہٗ ہے اور لوٹا گیا صیغہ واحد غائب مذکر ماضی مطلق مثبت مجہول وضعی فعل، فعل اور مفعول مالم یسمّٰی فاعلہٗ مل کر جملہ مفرد فعلیہ ہوا۔
دوسری مثال۔ ڈھول بجا، اس میں ڈھول مفعول مالم یسمّٰی فاعلہٗ ہے اور بجا صیغہ واحد غائب مذکر ماضی مطلق مجہول معنوی مثبت فعل، فعل اپنے مفعول مالم یسمّٰی فاعلہٗ سے مل کر جملہ مفرد فعلیہ ہوا۔

(۵) اسم مفعول مالم یسمّ فاعلہ کی مثال، کوسنے والی پیٹی گئی۔ کوسنے والی اسم مفعول مالم یسمّ فاعلہ، پیٹی گئی صیغہ واحد غائب مؤنث ماضی مطلق مجہول وضعی مثبت فعل، فعل مفعول مالم یسمّ فاعلہ سے مل کر جملہ مفرد فعلیہ ہوا۔

دوسری مثال۔ گانے والیاں لٹیں۔ گانے والیاں اسم مفعول مالم یسمّ فاعلہ ہے۔ لٹیں صیغہ جمع غائب مؤنث ماضی مطلق مجہول معنوی مثبت فعل۔ فعل مفعول مالم یسمّ فاعلہ سے مل کر جملہ مفرد فعلیہ ہوا۔

(۶) متعلق فعل کی مثال، تم سہج سہج پڑھو۔ تم ضمیر جمع حاضر مستتر۔ سہج سہج متعلق فعل، پڑھو صیغہ جمع امر۔ فعل فعل اپنے فاعل اور متعلقات سے ملکر جملہ مفرد فعلیہ ہوا، دوسری مثال:۔

تو جلدی جا۔ تو ضمیر واحد حاضر، فاعل۔ جلدی متعلق۔ جا صیغہ واحد امر فعل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ مفرد فعلیہ ہوا۔

نتیجہ (۱) فعل لازم ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ مفرد فعلیہ ہوگا۔

(۲) فعل لازم تام اپنے فاعل یا اسم فاعل سے مل کر جملہ مفرد فعلیہ ہو جائیگا

(۳) فعل متعدی معروف اپنے مفعول یا اسم مفعول اور فاعل یا اسم فاعل کے ساتھ مل کر جملہ مفرد فعلیہ ہوگا۔

(۴) فعل متعدی مجہول خواہ وضعی ہو یا معنوی اپنے مفعول مالم یسمّ فاعلہ یا اسم مفعول مالم یسمّ فاعلہ سے مل کر جملہ مفرد فعلیہ ہوگا۔

تنبیہ۔ فاعل یا مفعول مالم یسمّ فاعلہ یا تو اسم ہوگا یا ضمیر ہوگی، یا

ایسی صفت جو اپنے موصوف کے اسم کی جگہ برتی جائے۔

اجزائے جملہ مفرد

جملہ مفرد کے اجزا دو سے کم اور چار سے زیادہ نہیں ہوتے۔ ان کی تفصیل یہ ہے

(۱) مسند الیہ اور مسند۔

(۲) مسند الیہ اور متعلقات مسند الیہ اور مسند۔

(۳) مسند الیہ اور مسند اور متعلقات مسند

(۴) مسند الیہ اور متعلقات مسند الیہ۔ اور مسند اور متعلقات مسند۔

مفرد جملہ کی ترکیب

جملہ کے اجزا اور ان کے تعلق کو بتانے کا نام علم نحو میں ترکیب کرنا ہے، اس کے دو طریقے ہیں۔ ان میں سے سہل طریقہ ہم یہاں درج کرتے ہیں، دوسرا طریقہ تیسرے حصہ میں لکھیں گے

نقشہ ترکیب

جملہ	مسند الیہ	متعلقات مسند الیہ	مسند	متعلقات مسند	نام جملہ
جوہر کھیلتا ہے	جوہر	.	کھیلتا ہے	.	مفرد فعلیہ
وہ رونے والا ہنسا	وہ	رونے والا	ہنسا	.	〃
طاہر نے پیڑے کھائے	طاہر نے	.	کھائے	پیڑے	〃
اس نے بھاگتے ہوئے ایک بیٹھے ہوئے کتے کے ٹھوکر ماری	اس نے	بھاگتے ہوئے	ٹھوکر ماری	ایک بیٹھے ہوئے کتے کے	〃

ناقص لازم کی مثال ہم علیحدہ لکھتے ہیں۔
آپ صاحبوں کو ان کی صحیح رائے معلوم کرنی چاہیے۔ آپ صاحبوں کو مسند الیہ اسم، چاہیے فعل ناقص لازم، ان کی صحیح رائے بہ ترکیب اضافی متعلق فعل، معلوم کرنی خبر فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور متعلقات سے مل کر جملہ مفرد فعلیہ ہوا۔
تنبیہ۔ جس جملہ میں ایک ہی فعل ہو خواہ وہ فعل مفرد ہو یا مرکّب وہ جملہ مفرد فعلیہ ہو گا۔
دو باتیں اور سمجھ لو۔ اوّل یہ کہ فعل لازم تام کا مفعول اُردو میں نہیں آتا اس جُملہ کی۔ کہ مجھے ہنسی آتی ہے، ترکیب صحیح یہ ہے کہ آتی ہے فعل لازم ناقص مجھے اسم، ہنسی خبر، جُملہ مفرد فعلیہ ہوا۔
دوم۔ مجھ سے نہیں چلا جاتا، اس کی ترکیب یہ ہے کہ نہیں چلا جاتا صیغہ واحد مذکر ماضی مطلق مرکب منفی، فعل، مجھ فاعل، سے علامت۔ فعل اور فاعل مل کر جُملہ مفرد فعلیہ ہوا۔

جملہ مرکّب

ایسا جُملہ جس میں لفظاً یا تقدیراً دو یا دو سے زیادہ افعال واقع ہوں، اور جو فعل تقدیراً آئے۔ قرینہ کلام اس پر دلالت کرتا ہو۔
مرکّبات جن سے جملہ مرکّب ترکیب پاتا ہے۔ دو قسم کے ہوتے ہیں۔
(۱) مرکّب مفید۔ وہ مرکب ہے جو باوجود اُن کلمات کے علیحدہ کر دینے کے جن کے ذریعہ سے اِن مرکّبات میں ربط دیا گیا ہے، ہر ایک بجائے خود پوری

بات ہو اور اس میں کوئی ابہام نہ پایا جائے یعنی ہر ایک الگ الگ کلام تام ہو جیسے:۔ طاہر بیٹھا ہے اور جوہر کھیل رہا ہے اگر اس مرکب جملہ میں سے (اور) کلمہ عطف نکال دیا جائے تو یہ دونوں جملے الگ الگ کلام تام ہیں۔ اور کلمہ عطف کے ساتھ ربط پانے پر ان میں سے ہر ایک مرکب مفید کہلائے گا۔

مرکب غیر مفید:۔ ایسا مرکب جو ان کلمات کو الگ کر دینے کے بعد جن سے مرکبات میں باہم ربط دیا جاتا ہے اپنے پورے معنی نہ دے۔ جیسے:۔

زید نے کہا کہ میں اس وقت نہیں جا سکتا۔ اس مثال میں پہلا مرکب "زید نے کہا"، غیر مفید ہے کیونکہ یہ بات مبہم ہے کہ کیا کہا۔ البتہ میں اس وقت نہیں جاتا۔ مرکب مفید ہے۔

انہیں ہر دو مرکبات سے جملہ مرکب ترکیب پاتا ہے، خواہ یہ مرکبات مفید ہوں یا غیر مفید، یا دونوں قسم کے۔

ان مرکبات کے ربط دینے کے لئے، کلمات شمول، یا کلمات حصر و تخصیص یا کلمات تسلسل کلام، یا کلمات عطف۔ یا کلمات تردید، یا کلمہ اضراب، یا کلمات استدراک، یا کلمات استثناء، یا حرف بیان یا کلماتِ علت، یا کلمات شرط و جزا۔ یا کلمات ایجاب، یا کلمات تزئین کلام برتے جاتے ہیں۔ اور کلمات ندا، اور کلمات ندبہ، اپنے منادی اور مندوب سے مل کر مرکب مفید ہو جاتے ہیں۔

اب ہم جملہ مرکب کی ترکیب کا قاعدہ چند مثالوں میں بیان کرتے ہیں۔

(۱) جوہر پڑھتا رہا اور طاہر سنتا رہا۔ جوہر پڑھتا رہا مرکب مفید معطوف علیہ اور کلمہ عطف، طاہر سنتا رہا مرکب مفید معطوف، معطوف علیہ اور معطوف جو دونوں مرکب مفید ہیں بذریعہ اور کلمہ عطف کے ربط پاکر جملہ مرکب عاطفہ یا معطوفہ ہوئے۔

(۲) خالد نے عرضی دی کہ ولید نے مجھے مارا۔ خالد نے عرضی دی مرکّب مفید مبیّن، کہ حرف بیان رابط، ولید نے مجھے مارا، مرکّب مفید بیان مبین اور بیان مل کر جملہ مرکّب بیانیہ ہوا۔

(۳) تم محنت کیا کرو کیونکہ اسی سے راحت نصیب ہوگی۔ تم محنت کیا کرو مرکّب مفید معلول۔ کیونکہ علّت رابط، اسی سے راحت نصیب ہوگی مرکب غیر مفید علّت۔ معلول و علت مل کر جملہ مرکّب معلّلہ ہوئے۔

(۴) تیرے سر کی قسم میں نے پتنگ نہیں اُڑایا۔ اس جملہ میں پہلے مرکّب مفید کی تقدیر یوں ہے کہ میں تیرے سر کی قسم کھاتا ہوں اس لئے یہ مرکب مفید قسم، (کہ) حرف بیان مستتر رابط، میں نے پتنگ نہیں اُڑایا مرکب مفید جواب قسم۔ قسم اور جواب قسم مل کر جملہ مرکّب قسمیہ ہوا۔

اور اگر پہلے مرکب مفید کو تقدیراً جملہ نہ مانا جائے اور حرف بیان کو پوشیدہ تسلیم کر لیا جائے تو یہ جملہ مفرد قسمیہ ہوگا۔ اس طرح کہ:۔

تیرے سر یہ ترکیب اضافی مقسم مضاف الیہ کی علامت اضافت، قسم مضاف یہ سب مل کر قسم ہوئے ہیں فاعل نے علامت فاعل، پتنگ مفعول، نہیں اُڑایا

فعل منفی، یہ سب مل کر جواب قسم ہوئے۔ قسم اور جواب قسم ملکر جملہ مفرد ہوئے۔
(۵) الٰہی اس دُکھیا پر مہر کی نظر کر۔ کلمہ الٰہی کی تقدیر یہ ہے کہ اے اللہ میں تجھے پکارتا ہوں اس لئے یہ ندا اور منادی قائم مقام مرکب مفید ندا، کاف بیانیہ رابط اور تو ضمیر واحد حاضر مستتر بقرینہ کلام یعنی تو اس دُکھیا پر مہر کی نظر کر، یہ بھی مرکب مفید جواب ندا۔ ندا اور جواب ندا مل کر مرکب ندائیہ ہوئے۔
(۶) ہائے میری بچی ہمیشہ کیلئے مجھ سے جُدا ہو گئی، تقدیراس مرکب جملہ کی یہ ہے کہ میں اپنی بچی کے مرنے پر افسوس کرتا ہوں کیونکہ وہ ہمیشہ کیلئے مجھ سے جدا ہو گئی، اس صورت میں پہلا جملہ تقدیراً مرکب مفید ندا کیونکہ ندا اور مندوب مل کر جملہ مفرد ہوتے ہیں۔ دوسرا جملہ لفظاً مرکب غیر مفید جواب ندا۔ ندا اور جواب ندا مل کر جملہ مرکب مندوبہ ہوئے۔
(۷) میں اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتا ہوں کہ میں اور تم جلدی ملیں۔ پہلا جملہ مرکب مُفید مبیّن (کہ) رابط، دوسرا جملہ غیر مُفید بیان، مبین اور بیان مل کر جملہ مرکب دعائیہ ہوئے۔
(۸) اگر تم سیر کو چلو گے تو میں بھی چلوں گا۔ اگر کلمہ شرط، تم سیر کو چلوگے جملہ مرکب مفید شرط، تو کلمہ جزا میں بھی چلوں گا مرکب مفید جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ مرکب شرطیہ ہوئے۔
(۹) گا جو قید ہو گیا، یعنی وہ آدمی جس نے ڈاکہ ڈالا تھا، گا جو قید ہو گیا مرکب مفید، مُفسّر یعنی کلمہ تفسیر، وہ آدمی جس نے ڈاکہ ڈالا تھا مرکب غیر مفید مُفسِّر

مُفسَّر اور مُفسِّر مل کر جملہ مرکب تفسیریہ ہوئے۔

(۱۰) ہُنرمند کی قدر وطن میں نہیں ہوتی۔ سُرمہ کو اس کے وطن میں کوئی نہیں پوچھتا۔ جب وطن چھوڑتا ہے تو لوگ اس کو اپنی آنکھوں میں بٹھاتے ہیں۔ ہُنرمند کی قدر وطن میں نہیں ہوتی۔ مرکبؔ مُفید مدلل، سُرمہ کو اس کے وطن میں کوئی نہیں پوچھتا مرکب مفید جب وطن چھوڑتا ہے۔ مرکب غیر مُفید شرط۔ تو لوگ اس کو اپنی آنکھوں میں بٹھاتے ہیں مرکبِ غیر مفید جزا، ایک مرکب مُفید اور دو مرکبؔ غیر مفید مل کر دلیل ہوئے مدلل اور دلیل مل کر جملہ مدللہ ہوا۔ غرض جملہ مرکب اپنے مضمون اور کلماتِ رابطہ کے نام سے خصوصیت اور تمیز حاصل کرتا ہے۔

مگر اس تخصیص اور تمیز کا بیان کرنا ضروری نہیں مانا گیا۔

جُملۂ مخلوط

ایسے جملۂ مرکب کو جس میں جملہ معترضہ یا جملہ مستانفہ ہو اس کو جملہ مخلوط کہتے ہیں

(۱) جُملہ معترضہ۔ وہ جملہ کہلاتا ہے جو کسی مرکب جملہ کے اوّل یا آخر یا بیچ میں بولا جائے، مگر اصل جُملہ کے مضمون سے اس کا کوئی لگاؤ لفظاً یا معناً نہ ہو۔ بغیر جُملہ معترضہ کے اصل جملہ اپنے پُورے معنی دے۔

مثال۔ چشمِ بد دُور تم بڑے ذہین ہو۔ تقدیراً چشم بد دور۔ مرکب

مفید جُملہ معترضہ، کیونکہ اس کی تقدیر یہ ہے کہ تم سے چشم بد دور رہے۔ تم بڑے ذہین ہو مرکب مُفید، دونوں مل کر جُملہ مخلوط ہوئے۔

(۲) مُستانفہ۔ ایسا مرکّب جو دو یا دو سے زیادہ مرکّبوں میں سے ایک ہو۔ اور اس کا لفظاً کوئی تعلق دوسرے مرکّب یا مرکبوں سے گو نہ ہو۔ مگر معناً تعلق ہو۔

مثال۔ وہم کا تو کوئی علاج نہیں، تم کسی کے گھر کا نہیں کھاتے کیا سارا جہان تمہارا دُشمن ہے۔ وہم کا تو کوئی علاج نہیں مرکب مُفید جملہ مستانفہ، تم کسی کے گھر کا نہیں کھاتے مرکب مفید، کیا سارا جہان تمہارا دشمن ہے مرکّب مفید۔ جملہ مستانفہ اور ہر سہ مرکب مفید مل کر جُملہ مخلوط ہوئے۔

ترکیب کی مفصل بحث تیسرے حصہ میں ہوگی۔

باب نحو

(کتبہ ظہور حسین شوراب گیٹ میرٹھ)